

تایخ عرب الاسلام

ترجمہ

التیخ الکامل للعلامة ابی الحسن علی بن ابی الکریم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحید الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجوزی الملقب ببغز الیدین رحمہ اللہ

جس میں ابتداء خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم و خلفائے راشدین و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ و اقوام معاصرین کی بیان شدہ تک ایسی شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار صفحہ میں یہ کتاب ختم ہوگی

جلد چہارم

جس میں اہل عرب کے اون لڑائیوں کا بڑی شیخ سر بیان کیا گیا ہے جو ان کے درمیان مانہ جاہلیت میں ہوئیں اور جس و عرب کی قدیمی حالت معلوم ہوتی ہے اور جس میں ایام عرب کے کثرت عربی اشعار معجمہ لکھے گئے ہیں

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان متوطن امپور مترجم سرشتہ علوم فنون کا نظام

نے

عربی سے اردوئے سلیس میں ترجمہ کیا

مطبع عجمی واقع حیدرآباد دکن میں چھاپی گئی



تیسرا جلد دوسرا جلد چہارم

حق طبع محفوظ ہے

1
2
3
4
5
6
7
8
9
10
11
12
13
14
15
16
17
18
19
20
21
22
23
24
25
26
27
28
29
30
31
32
33
34
35
36
37
38
39
40
41
42
43
44
45
46
47
48
49
50
51
52
53
54
55
56
57
58
59
60
61
62
63
64
65
66
67
68
69
70
71
72
73
74
75
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
86
87
88
89
90
91
92
93
94
95
96
97
98
99
100

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۲۹	حجر کا مزار کو کہانا اور اس کا لقب آکل المرار ہونا۔	۱۲	۵ بکر و تغلب پر زہیر کی ولایت اور ابن زیا بہ کا اسے مانا مگر اس کا بچکر نکل جانا۔	۲۰
۳۰	حجر کا شامیون سے لڑکر او خنین شکست دینا اور زیاد اور ہند کا قتل۔	۱۳	۶ زہیر کا یمن والوں کو لے کر بکر و تغلب پر جانا اور اس کی فسخ۔	۲۲
	حجر اور ابن ہبولہ کے معر ہونے پر اعتراض اور اس کی توجیہ	۱۴	۷ زہیر کی لڑائی نبی القین سے	۲۳
			۸ زہیر کا خالص شراب پیکر مرنے	۲۴
حجر ام القین کا قتل اور اس کے قتل سے جو لڑائیاں ہوئیں ام القین کی وفات تک		یوم البدر ان		
۳۲	۱۵ بکر پر حجر اور عمرو اور حارث کی حکومت	۲۴	۹ زیاد کی تاخت حجر و ربیعہ پر اور حجر کا اس کے پیچھے جانا	۲۴
۳۳	۱۶ حارث کا مژد کی ہو کر حیرہ کا پادشا ہونا اور نو شیردان کے وقت منذر کا حارث کے خاندان کو قتل کرنا	۲۵	۱۰ عوف اور عمرو کا زیاد کے پاس جانا اور ام اناس کی پیدائش اور عمرو کی زیاد سے ناراضی	۲۵
		۲۶	۱۱ سدوس اور صلیح کی جاسوسی اور ہند حجر کی جو رو کی بیو فانی۔	۲۶

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۲	منذر کا امر القیس پر فوج بھیجنا اور اس کا عریکے قبائل میں پناہ لیتا پھرنا۔	۲۳	حارث کی موت ایک ہرن کا گرم گوشت کھانے سے۔	۱۷
۳۲	سماں کی سفارش سے امر القیس کی قیصر کے پاس جانا اور طاح کی خبی سے قیصر کا امر القیس کو مار ڈالنا۔	۲۴	حارث کا اپنے چار بیٹوں کو عرب کے قبائل پر جدا جدا حاکم مقرر کرنا۔	۱۸
۳۴	حارث غسانی کا سماں سے امر القیس کی امانت طلب کرنا اور اس کا نہ دینا۔	۲۵	حجر کا بنی اسد کو اور بنی اسد کا حجر کو قتل کرنا۔	۱۹
یوم خزاز		۲۶	حجر کے قتل کی خبر اور مصیبت امر القیس کو پھونچنا اور اس کا بنی اسد سے انتقام لینے کا ارادہ	۲۰
		۲۷	امر القیس کا بکرا اور تغلب کو بنی اسد پر لیجانا اور دھوکہ سے بنی کنانہ کو مارنا اور بنی اسد کا قتل کرنا۔	۲۱
۳۷	یمین کے پادشاہ کے پاس عرب کے سرداروں کا قیدیوں کے چھڑانے کو جانا اور اس کا بعض سرداروں کو پکڑ کر کہنا۔	۲۸	امر القیس کو بکرا و تغلب کا چھڑ دینا اور اس کا مرثدا اور قریل کی مدد سے بنی اسد پر غزا کرنا۔	۲۲

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۵۹	جاس اور اسکے بچائے یون کا بھاگ کر اپنی قوم میں جانا اور کلیب کا دفن۔	۳۳	کلیب کا تمام معد کو لیکر بیچ پر جانا اور اسکی فتح اور یہ نہ معلوم کہ اسوقت معد کا رئیس کون تھا	۲۷
۶۰	جلیلہ کا مرہ پاس جانا اور لڑائی کی خبر سنانا اور اپنے سرالوں سے غدر کرنا۔	۳۴	کلیب کا قتل اور بکر تغلب کی لڑائی	
۶۱	مہلہل کا کلیب کے قتل پر جانا اور اسکا مرثیہ کہنا۔	۳۵	کلیب کا نسب اور کلیب کے لقب کی وجہ اور ربیعہ سے صاحبان کے تعلق	۲۸
۶۲	مہلہل کے سفیرون کا مرہ پاس بکر اور تغلب میں لڑائی کا	۳۶	تمام نبی معد کے تین سردار اور کلیب کا غور اور جاس کی بہن جلیلہ سے بیاہ	۲۹
۶۳	بقرا اور تغلب میں غنیمت اور اور فنانس اور واردات اور	۳۷	لبوس کی جہان سعد کی اونٹنی کا کلیب کے حامین جانا اور اس کا اونٹنی کو مارنا۔	۳۰
۶۴	قصیبات اور قرضہ کی لڑائی	۳۸	سعد اور لبوس کا دہائی دینا اور جاس کا غفلت میں کلیب کو قتل کرنا	۳۱
۶۵	جاس اور ابو نویرہ کی کشتی	۳۹	جاس اور اس کے باپ مرہ کی گفتگو اور بکر کی تیاری لڑائی	۳۲
۶۶	ابو نویرہ اور جاس کا قتل اور کلیب کا بیٹا ہجرس	۴۰	کے لئے۔	۵۸

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۸۰	۴۸ بکر و تغلب کی صلح اور تغلب کا شام کو جانا اور بکر و تغلب کی مکرر لڑائی۔	۴۱	مرہ کے صلح کے پیغام کو مہلہل کا نہ ماننا اور بچیر کے قتل کے سبب سے حارث بن عباد کا بھی لڑائی میں شریک ہونا۔	۴۱
۸۱	۴۹ حارث کے پاس عمرو بن کلثوم کا جانا اور حارث کی تغلب کے چڑھائی اور شکست۔	۴۲	بکر کا قضیہ کی لڑائی میں سمرزہ کا اور جدر کا ابن غحاق کو مارنا۔	۴۲
		۴۳	حارث کا مہلہل کو گرفتار کر کے ایک دھوکہ سے چھوڑ دینا۔	۴۳
		۴۴	بکر و تغلب کی بڑی لڑائی ان اور مدت جنگ۔	۴۴
		۴۵	مہلہل کا لڑائی موقوف کر کے یمن کو چلا جانا۔	۴۵
		۴۶	مہلہل کا جنب میں جانا اور اون کا اوس کی بیٹی کو چھین لینا۔	۴۶
		۴۷	مہلہل کو عمر کا قید کرنا اور پیا رکھ کر مار ڈالنا۔	۴۷
۸۲	۵۰ حارث الاعرج کا نسب	۴۸		
	۵۱ منذر کا حارث پر چڑھائی کرنا اور اپنی اپنی ادلاؤ کی لڑائی کا معاہدہ۔	۴۹		
	۵۲ منذر کا خلافت معاہدہ پی در کو بھیج کر حارث کے بیٹوں کو قتل کرنا اور شمر کا حارث کے پاس جا کر دغا کا حال کہنا۔			

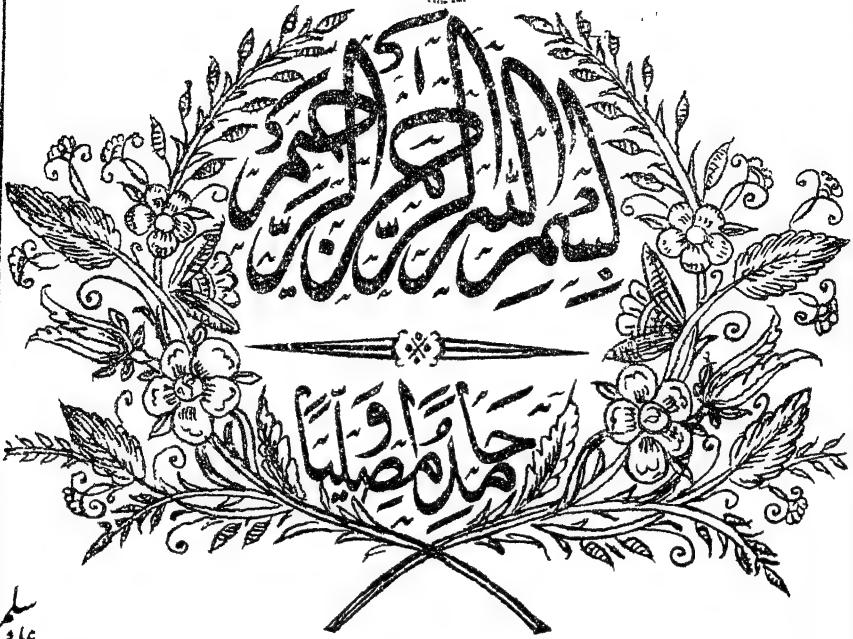
صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
	مضرط الحجارہ کا قتل		۵۳ حارث کا مندر کو قتل کر کے حیرہ کو لوٹنا اور غریبان بت ۸۵	
۹۰	عمرو بن ہند کا عمرو بن کلثوم اور اوسکی ماں لیلیٰ کو بلانا۔ ۹۶	۹۱	ابن کلثوم کا ابن ہند کو اپنی ماں کے خدمت کرانیکے سبب مار ڈالنا۔	
	کلاب کی اول لڑائی		حلبیہ مندر ابن ہند بن الساکل قتل	
۹۲	کندہ کی حکومت اور حارث اور بیٹوں کی معد کے قبائل پر حکومت ۹۸	۹۳	حارث کے بیٹوں شرییل اور لڑائی اور ابو خش کا شرییل کو قتل	
۹۹	کرنا اور سلمہ کی اوس کے ناراضی ابو خش کا جواب اور ضبیعات کے واقعہ کا بیان۔ ۱۰۲	۹۴	کرنا اور سلمہ کی اوس کے ناراضی ابو خش کا جواب اور ضبیعات کے واقعہ کا بیان۔ ۱۰۲	
	شرجیل کے اہل و عیال کو بنی تمیم کا بچانا اور معدی کرکے مرثیہ۔	۹۵	دھوکہ سہا کر غسانہ کو قتل کرنا پچھلے واقعہ کے اختلافات اور اوسکی اصلیت۔ ۹۶	
		۹۶	منذر اسود کا حارث الاعرج پر چڑھائی کرنا۔ ۸۶	
		۸۷	حارث کی منادی پر لبید کا مندر کو جا کر قتل کرنا اور لبید کا قتل اور حارث کی فتح۔ ۸۷	
		۸۸	مندر کا حارث کو بیٹی دیکر روک رکھنا اور لڑائی میں مارا جانا۔ ۸۹	
		۸۹	علقمہ کا اپنے بھائی ساس اور بنی قوم کے قیدیوں کو حارث سے چھڑا دینا۔ ۹۰	
		۹۰	مندر کو اور اوس کے سردار کو دھوکہ سہا کر غسانہ کو قتل کرنا۔ ۹۱	
		۹۱	پچھلے واقعہ کے اختلافات اور اوسکی اصلیت۔ ۹۲	

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
	زہیر بن عبدیہ و خالد بن جعفر بن کلاب و ریحار		اوارہ کی اول لڑائی	
	بنی المہجر کی قتل اور حران کی لڑائی	۶۶	سلمہ کا قتل کے پاس سے بکر کے پاس جانا اور منذر کی بکر پر چڑھا	
			اور اوارہ پر اوٹکان فتح کرنا۔ ۱۰۳	
			اوارہ کی دوسری لڑائی	
۷۱	زہیر کے بیٹے شاس کو راج غنوی کا مار ڈالنا اور زہیر کے برخلاف عامر بن کاغنیوں کی حمایت کرنا ۱۰۹	۶۷	عمرو بن منذر کے بیٹے کو سوید کا قتل کرنا اور ابن لقط الطائی کا ابن منذر کو زرارہ کے برخلاف بھڑکانا۔ ۱۰۵	
۷۲	زہیر کا ایک عہد کے ذریعے شاس کے قاتل کا پتا لگانا اور بنی عیس اور بنی عامر کی لڑائی ۱۱۱	۶۸	زرارہ کا مرنا اور عمرو بن عمرو کا طی پر جا کر طریفون کو قتل کرنا۔ ۱۰۶	
۷۳	ہوازن کا زہیر کے برخلاف خالہ سے ملنا اور حاضر کے بھائی کا زہیر کی خبر خالہ کو دینا۔ ۱۱۲	۶۹	ابن منذر کا تمیم کو قتل کرنا اور برجی شاعر کا قتل ۱۰۷	
۷۴	خالہ کا ہوازن کو لیکر زہیر پر آنا اور اسے قتل کرنا۔ ۱۱۳	۷۰	بنی تمیم اور قریش کی شرم دلائینوالی باتیں۔ ۱۰۸	
۷۵	خالہ کا نعان کے پاس جا کر نیا گہ ہونا اور حارث کا وہاں جا کر اسے دھوکہ سے قتل کرنا۔ ۱۱۵			

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۸	ایام و اس و خبر اجونی عیسیٰ و بنی زیان کے درمیان ہوئے تھے	۱۱۸	حارث کا بنی تیسرے میں پناہ گیر ہونا اور نغان در ہوا زن اور عامر کو رام پر جانا اور ایک عورت کا زرارہ کو اونکی تفصیلی خبر دینا۔	۷۶
۱۳۰	قیس کا بیچ ذات الحواشی کے سبب جھگڑا اور قیس کا اسکے اونٹ پر فروخت کرنا۔	۱۲۰	زرارہ کا اہل عیال کو بلا و بغض کی طرف روانہ کرنا اور بنی عامر کا اون کے پیچھے جانا اور بنی وارم اور بنی عامر کی لڑائی۔	۷۷
۱۳۱	واحد و خبر اکا اون سے لینا۔	۱۲۲	پادشاہ جبرہ کا حارث کے دوست ستانا اور حارث کا پادشاہ کے بیٹے کو مار ڈالنا۔	۷۸
۱۳۳	قیس کا قریش کی مفاخرت سے آڑہ ہو کر بنی بدر میں چلا جانا۔	۱۲۴	حارث کا استجارہ زرارہ اور ضمیر کے پاس در عمر بن لاٹنا بہر پر پاکراؤ سے چھوڑ دینا۔	۷۹
۱۳۴	خدیفہ کا قیس کے گھوڑوں کو ادب و بیچ کا اور قیس کے اجارہ منع کرنا ورد اور خدیفہ کی قیس اور خدیفہ کے گھوڑوں کی تیز رفتاری کی نسبت شرط لگانا۔	۱۲۶	حارث کا شام میں بیکہ پاچا کر پناہ گیر اور وہاں اسکی اونٹنی کو اور ایک رت کو اکوہن کو قتل کرنا اور بیکہ اور مروادینا	۸۰
۱۳۶	واحد و خبر اور خطار و خفا گھوڑوں	۱۲۷		

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۷	توڑنا اور انصار کا صلح کے لئے کوشش کرنا اور کچھ فائدہ سترتب نہ ہونا	۱۳۸	ادھر شہر اور غایت کی تعداد اور کما کو اس کے بکھانے کو ایک آدمی کا کھڑا کرنا۔	۸۸
۱۴۹	فرارہ اور عبس کی سخت لڑائی اور مالک حارث وزید کا اور ریا کے بیٹوں کا قتل۔	۱۳۹	وحس کے روکنے پر قیس اور خذیفہ میں اختلاف پڑنا۔	۸۹
۱۵۰	خذیفہ اور قیس کی صلح اور قیس اور بریع کے مرہون بیٹوں کا قتل۔	۱۴۰	قیس و خذیفہ میں شہر و فساد کا بڑھنا اور قیس کا مذہب کو قتل کرنا اور فرارہ سے بھاگنا	۹۰
۱۵۱	عبس اور فرارہ میں مکرر لڑائی کا آغاز اور خذیفہ کا تمام بطون غطفان لیکھ عبس پر آنا اور عبس کا مقابلہ کیلئے	۱۴۱	خذیفہ کا مالک بن زہمیر کو مارنا اور نبی عسک اس سے ناراض ہونا	۹۱
۱۵۳	فرارہ کا لوٹ بین پڑ جانا اور عبس کا اٹھن غنیمت میں لینا اور خذیفہ کے قتل فرارہ اور بنی بدر کے اتھام کے واسطے	۱۴۲	بریع کا خذیفہ کے جوار میں جانا اور مالک کے قتل پر وہاں سے بھاگنا	۹۲
۱۵۵	سنان بن شیباء عربوں کو عبس پر لانا دور وز کی لڑائیوں کے بعد فرارہ کا لڑائی موقوف کر کے لوٹ جانا	۱۴۳	فرارہ اور عبس کی پہلی لڑائی اور خذیفہ کی گرفتاری اور دونوں فریق میں صلح۔	۹۳
۱۰۰	عبس کا شیبان میں جانا اور اس کے	۱۴۴	سنان کے بھڑکانے سے خذیفہ کا صلح	۹۴

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۶۴	دختوس کا بچپان جانا کہ دشمن کی ہماری خبر ہو گئی۔	۱۵۷	جھگڑا اور جاوید پادشاہ ہجر کی نخت اور شکست عیس سے۔	۱۰۱
۱۶۵	پیا سے اونٹوں کے دوڑنے کے تیمم کی رستی میں فرق آنا اور عیس عامر کا اون پر حملہ اور تیمم کی شکست اور دختوس کا شہرہ لقیط پر۔	۱۵۸	عسک کا کلیسا اور بنی خنیفہ اور ضبہ بنی عامر اور تیمم الرباب بن جانا اور اون سے لڑائی جھگڑے	۱۰۲
۱۶۸	قیس کا بنی خندف کو کچھ خوراک دینا اور انکار پر اوپر کی لڑائی کا ہونا	۱۶۰	عیس کا لڑائیوں سے دل تنگ ہونا اور فرارہ و صلح کے اذین لٹ آنا۔	۱۰۳
۱۶۹	بحرین عربوں میں جو سیت کا پھیلنا	۱۶۱	قیس کا نصرانی ہو کر راہب بن جانا اور حوج کے ہاتھ سے مارا جانا اور اس کے بیٹے فضالہ کا نبی صلعم کے پاس آنا۔	
یوم ذات تکلیف		یوم شعب جلیلہ		
۱۷۰	قریش اور بنی بکر کی لڑائی حرم کی ولایت کیلئے اور بنی بکر کی شکست	۱۶۲	۱۰۴ لقیط کا عامر و عیس پر اسد غلفان وغیرہ کو لیکر چڑھائی کرنا۔	
۱۷۱	قارہ اور قارہ کی مثل۔	۱۶۳	۱۰۵ کرب کا لقیط کی چڑھائی کی خبر بنی عامر کو ایک مزمین دینا۔	
تَمَتُّ		۱۶۴	۱۰۶ قیس کا اونٹوں کو پیا سا رکھنا اور	



جس وقت سحابِ رحمتِ رب العالمین نے اپنی غنایت خاص سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خلعتِ نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور آپ کے وجودِ باجود کی کبریت سے
 عربوں کی قوت نے ایک مرکز پر قرار پکڑا اور ان کو ایسی ہمت ہوئی کہ اپنے
 آپ کو مجتمع کر کے جزیرۃ العرب سے باہر نکلے۔ اور مفتاحِ خزائنِ قیصر و کسریٰ
 ادن کے ہاتھوں میں آگئیں۔ اور بے انتہاد دولت اور اقوامِ مستندہ کے میل
 جول نے انکی آنکھوں پر کے پردہِ جہالت اٹھا دے۔ تو انکو علوم و فنون کے
 سیکھنے سکھانے کا شوق پیدا ہوا۔ اور اپنے کارہائے نمایان اور ویرپا کے
 لکھنے اور اپنی یادگار ہم تک پھونچا دینے کی طرف توجہ کی۔ اور اس سلسلہ میں
 انہیں اپنے قدیمی امی آباد اجداد یاد آئے۔ اس واسطے انہوں نے چاہا کہ انکے
 حالاتِ ماضیہ بھی دریافت کریں اور اپنی تاریخ کی ابتدا ٹھیک ٹھاک کر نیکی واسطے

اونہیں سبھی قلم بند کر لیں۔

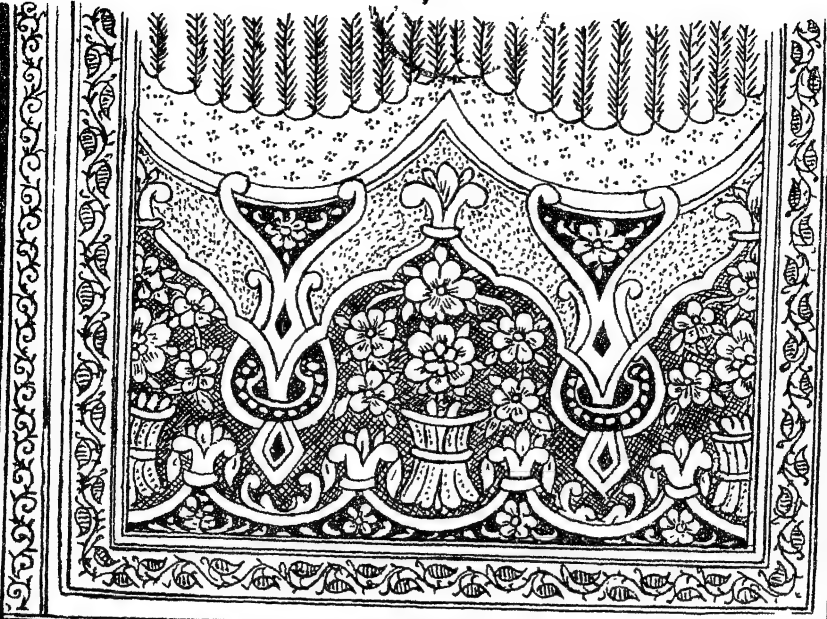
مگر اسلام کی اشاعت سے قبل جاہلیت کے زمانہ میں اہل عرب میں تاریخ نویسی کا کسی کو شوق نہ تھا۔ بلکہ یہ کہتے کہ اون کو لکھنا پڑھنا ہی نہ آتا تھا۔ اون کے یہاں نہ تو کوئی عام سن و سال تھا۔ اور نہ کوئی تاریخ مقرر تھی کہ جس سے وہ زمانہ کا حساب کرتے اسوجھ سے پچھلی تاریخ کا دریافت ہونا غیر ممکن تھا۔ لیکن اون میں یہ دستور تھا۔ کہ جب کوئی بڑا واقعہ ہوتا تو اون کے شاعر اپنے تفاخر اور اظہار رنج و راحت وغیرہ کے لئے اس کا کچھ کچھ ذکر اپنی نظموں میں کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ بدوی زندگی کی وجہ سے عربوں کا حافظہ غصب کا ہوتا تھا اور مونا بھی چائے تھا۔ وہ اشارہ اور قصائد قبائل میں نسلاً بعد نسل یاد چلے آتے اور لکھی ہوئی تاریخ کا ایک حیثیت سے کچھ مدت تک کام دیا کرتے تھے اسوقت مسلمانوں نے اپنے آبا و اجداد کی تاریخ تو کوئی نہیں پائی البتہ یہ ظہن اونیہیں مل گئیں۔ اونیہیں اونہوں نے اپنی تحریر میں نظم کر دیا مگر چونکہ اشاعت اسلام کے جوش و خروش میں اون کے اچھے اپنے لائق ہونہار لوگ کثرت سے شربت شہادت پی چکے اور اس دارِ ناپائیدار سے سفر کر چکے تھے۔ اور اون کے ساتھ ان نظموں کے اکثر حصہ خاک میں مدفون ہو کر ہمیشہ کے لئے کبج عدم میں جا پڑے تھے۔ اور معدوم ہوتے جاتے تھے اس لئے جو ظہن ہاتھ ایں وہ بے سلسلہ اور بے سر و پا اور متفرق ہاتھ ہیں اہل علم نے اونکی تحقیقات میں حتی الامکان خوب چہان بین کی۔ اور جو کچھ ٹوٹے سمجھوٹے قصص و حکایات ان نظموں کے متعلق اونیہیں ہم پہنچ سکے وہ بے

اونہوں نے لکھ لئے۔ اور ایک بڑا ذخیرہ تاریخی ہمارے لئے بنا کر چھوڑ گئے
جسکا چین نہایت مشکور ہونا چاہئے۔

اب درحقیقت اگر پوچھو تو قدیمی عربوں کی تاریخ یہی اشعار ہیں۔ اور بڑی
وقت سے نگاہ کرنے کے قابل ہیں۔ لیکن باوجود اس کے اب تک اکثر مؤرخین
عرب کا یہ قاعدہ رہا ہے۔ کہ ان اشعار سے جو واقعات دریافت ہو سکتے ہیں
اون کو تو اپنی تاریخیون میں لکھ دیا ہے اور ان اشعار کو قلم انداز کر دیا ہے
اسی وجہ سے اب تک یہ اشعار کسی خاص کتاب میں نہ تو کسی نے فراہم و
مجمع ہی کئے۔ اور نہ اون سے قدیم زمانہ کے عربوں کے تاریخی واقعات
کی ترتیب دینے اور مسلسل کرنے کی کسی نے کوشش کی۔ علامہ ابن اثیر نے
اپنی کتاب میں اون کا ایک بڑا حصہ فراہم کیا ہے۔ اور اس پر ہر جگہ اون کے
تاریخی واقعات نکال کر بیان کئے ہیں جن سے میری یہ جلد چارم اور جلد پنجم
مرتب ہوئی ہے۔ مگر چونکہ اون کے مسلسل کرنے کا ایک بڑا سخت کام ہے
علامہ موصوفی نے بھی اونہیں اسی پچھلے ڈھنگ پر غیر مربوط چھوڑ دیا ہے
جس سے اون میں ناظرین کے لئے نہ تو کوئی دلچسپی ہی ہو سکتی ہے اور نہ
کوئی تاریخی فائدہ ہی مرتب ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ اشعار قدیمی عربوں کی
تاریخ کا اصل جوہر ہیں اون کا جاننا اون لوگوں کے لئے بہت ضروری ہے
جو قوموں کے اصلی اخلاق اور تمدن اور ملکی عزت و ولت کی باریکیوں پر
نظر ڈالنا کرتے ہیں۔ اور اصلی واقعات کے متجسس رہتے اور حقیقت کے
مبصر ہیں۔

چونکہ میں نے اس کتاب کے فقط ترجمہ کا ارادہ کیا ہے نہی تاریخ بنانی نہ تو اس وقت میرا مقصد ہے اور نہ میرے احاطہ قدرت میں ہی یہ امر داخل ہے اس لئے میں نے ایام جاہلیت کے تاریخی واقعات کا ترجمہ کرتے وقت ان اشعار کا ترجمہ بھی کر دیا ہے اور اصل عربی اشعار کو بھی بعینہ لکھ دیا ہے اور ان واقعات کے مسلسل کرنے کو دو سے ہاتھوں پر میں محول کرتا ہوں جو مجھ سے زیادہ اس کام کے لایق اور اہل قدرت ہیں۔ اگر کوئی ہمت والا انہیں ایک سلسلہ میں کرنا چاہے۔ اور انساب اور تاریخ کی دوسری کتابوں سے مدد لے۔ جس میں اس قسم کے بے شمار اشعار اور نیز تاریخی مآل موجود ہے۔ تو اس سے ایک نہایت عمدہ اور دل چسپ قدیمی عربوں کے تمدن کی تاریخ تیار ہو سکتی ہے۔ اور انساب پر غور کرنے سے ان واقعات کی تاریخ وقوع بھی نکل سکتی ہے۔ میرے نزدیک ان کا مربوط و مسلسل کرنا غیر ممکن نہیں۔ اور نہ ان کے واقعات کی تاریخ وقوع دریا کرنا کوئی بڑا دشوار کام ہے۔

چونکہ ان اشعار کے اب تک اردو فارسی میں کہیں ترجمہ میری نظر سے نہیں گزرے اور نہ کہیں کسی عربی زبان میں ہی ان کے حاشی وغیرہ نظر پڑے۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا ترجمہ بالکل صحیح ہے۔ بلکہ مجھ کو یقین ہے کہ بہت جگہ میں نے غلطی کی ہوگی اس لئے ناظرین سے التجا ہے کہ میری غلطیوں سے چشم پوشی فرمائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو ان کے ترجمہ کی اصلاح سے مجھے اطلاع بخشیں کہ طبع بارشانی میں میں اس کو درست کر لوں فقط راقم۔ محمد عبدالغفور خان۔ یکم محرم ۱۳۱۹ھ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زمانہ جاہلیت کے ایام عز

۱ اس کتاب میں ایام ابو جعفر الطبری نے ایام عرب میں سے صرف یوم ذی قعہ
جاہلیت کے بڑے بڑے واقعات کیے ہیں اور جزیۃ الارش والزیباء اور طسم و جدیس کا بیان کیا
اور یہ بھی جو بیان کیا ہے وہ بھی اس حیثیت سے بیان کیا ہے کہ وہ پادشاہ
باقی سب واقعات چھوڑ دے ہیں۔ لیکن ہم یہاں ایام مشہورہ اور وہ وقائع مذکور
درج کرتے ہیں کہ جن میں بڑے بڑے مجمع ہوئے ہیں۔ اور سخت لڑائیاں
ہوئی ہیں۔ اور جن میں کہ تھوڑے تھوڑے لوگ جمع ہوئے اور لوٹ
کھسوت ہوئی ہے اور ان کو ظلم انداز کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے چھوٹے چھوٹے
واقعات بے حد بے شمار ہیں۔ وَاللّٰهُ التَّوَفِیْقُ۔

زہیر بن جناب الکلبی کی لڑائی غطفان اور بکروتغلب اور نبی الیقین کے ساتھ

۲۔ زہیر بن جناب الکلبی اس جن لوگوں کے ساتھ مین نبی قضاہ کے تمام قبائل مجتمع ہوئے ہیں اور مین ایک شخص زہیر بن جناب بن ہبل بنی قضاہ کا اجتماع۔

بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن غدرۃ الکلبی بھی ہے۔ اسکی رائے ایسی اچھی تھی کہ اس کے سبب سے اسے کاہن کہتے تھے۔ اور اسکی عمر سو چار برس کی ہوئی تھی۔ اور اپنی عمر میں وہ دو سو لڑائیوں لڑا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ اسکی عمر چار سو چار برس کی ہوئی تھی۔ یہ بڑا شجاع مظفر اور صاحب اقبال تھا۔

۳۔ نبی بغض بن غطفان کی فتح صدر پر اور انکا ایک مہمان غطفان پر اس کے عزا کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ نبی بغض بن مین صدر نے جو منہج کا ایک قبیلہ تھا اور اس سے تعرض کیا اور کشت و خون کیا بنی بغض اس وقت اپنے اہل و عیال اور مال و منال لئے جا رہے تھے۔ وہ اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے خوب لڑے۔ اور صدر کے اوپر غالب ہو گئے۔ اور انھیں خوں سے لے لیا۔ اس سے اور اسکی عزت بڑھ گئی اور مالدار ہو گئے اور انھیں بڑا اور اس کے پاس کثرت سے ہو گئے۔

جب انہوں نے اپنے مال و دولت کی کثرت دیکھی۔ تو کہا۔ کہ ہم بھی بکر کی طرح ایک جسم بناتے ہیں۔ کہ اس میں نہ تو کوئی شکار کہیلے گا۔ اور نہ وہاں پناہ گیر پر کوئی زیادتی کر سکے گا۔ پھر انھوں نے ایک جسم بنایا اور بنی مرۃ بن عوف اس کے والی مقرر ہوئے۔

۴۲ نہیہ کا غطفان پر چڑھا جب اس بات کی اور اون کے ارادوں کی خبر زہینہ جانا اور اون کے حرم کو بیکار کر دیا۔
 ایسا کبھی نہ ہو سکیگا۔ میں غطفان کو حرم بنانیکے لئے کبھی نہ چھوڑوں گا۔ پھر اپنی قوم میں ندا کرائی۔ اور جب وہ اکٹھے ہوئے۔ تو اون میں کھڑے ہو کر خطبہ کیا۔ اور غطفان کا اور اون کے ارادوں کا سب حال بیان کیا۔ اور کیا کہ بڑے سے بڑے فخر کی بات جو میں اور میری قوم دنیا میں چھوڑ سکتی ہے وہ یہ ہے کہ غطفان کو ایسا نہ کرنے دین۔ تمام قوم نے اسکی رائے کو تسلیم کیا۔ اور وہ اون کو لیکر غطفان پر گیا۔ اور اون سے نہایت ہی سخت لڑائی ہوئی۔ زہیر کو فتح ہوئی۔ اور جو اسکا مقصود تھا وہ اس نے اون سے پورا کر لیا۔ اور اسکا ایک سوار کو حرم میں پکڑا اور قتل کر دیا۔ اور حرم کی حرمت بے کار کر دی پھر اس نے غطفان پر احسان کیا۔ اور اون کی عورتیں اور مال و اسباب ادھنیں واپس کر دیا۔ چنانچہ اس باب میں زہیر کے یہ اشعار ہیں۔

فَلَمْ تَصْبِرْ لَنَا غُطْفَانَ لَمَّا تَلَا قَيْنَا وَاحْرَزْتَ النِّسَاءَ

جس وقت کہ ہم سے اور غطفان سے لڑائی ہوئی تو وہ میدان میں نہ ٹھہر سکے اور انکی عورتیں گرفتار ہو گئیں

فَلَوْلَا الْفَضْلُ مِنَّا مَا حَرَجْتُمْ إِلَى عَذْرَاءَ شَمِيتِهَا الْحَيَاءُ

اے بنی غطفان اگر ہماری طرف سے تم پر عنایت نہ ہوتی تو تمکو اپنی وہ کنواری لڑکی ان طینتیں جنکی عادت میں شرم دیتا ہے

فَدُونَكُمْ دُيُونًا فَاطْلُبُوهَا وَاتَارَا وَدُونَكُمْ الْقَاءَ

اگر تم کو کچھ حوصلہ ہو تو تم پر جو زیادتی انہوں نے کی ہیں دراؤ اسکا قرض ہم پر تم سے لے لو اور آؤ لڑکے اپنے خونوں کا نشانہ لو

فَاِنَّا حَيْثُ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ لِيُوثَّ حَيْزٌ مُحْتَضِلٌ لِلْوَاءِ

لیکن ہم یہ کہہ دیتے ہیں یہ بات تم پر مخفی نہیں ہے کہ جو وقت میدان میں لو آتا ہے تو اس وقت ہم شیر ہو جاتے ہیں

فَقَدْ أَضْمَرَ لِحْيَ بْنَ جَنَابٍ فضاء الارض والماء الرواء

اور اسی واسطے زمین کے تمام فضا اور تمام شیریں چشمہ قبیلہ جناب کے حصہ میں آ گئے ہیں +

نَفَيْنَا خَوْفَ الْأَعْدَاءِ عَنَّا بِأَرْمَاحِ أَسِنَّتِهَا ظَمَاءٌ

ہم نے اپنے نیزوں سے جن کے پیکان خون کے پیاسے ہیں اعدا کا سخت و تکبر سب دور کر دیا ہے

وَلَوْ كَلَّ صَبْرُنَا يَوْمَ التَّقِينَا لَقِينَا مِثْلَ مَا لَقِيتَ صَدَاءُ

جس روز کہ ہم لڑے تھے اگر اس روز ہم صبر نہ کرتے اور میدان میں جبرستے تو ہمارا بھی یہ حال ہوتا جو صد کا اوس تھا

عَذَابُ تَعَرَّضُوا لِنَبِيِّ بَغِيضٍ وَصَدَقَ الطَّعْنُ لِلنُّوْكِ شِفَاءُ

کہ جب ادھنوں نے نبی بغیض سے تعرض کیا تھا حقیقت یہ ہے کہ نیزہ کا ٹپک ٹپک لگنا ہی حقاکے لئے شفا ہوتا ہے

۵ بکر و تغلب پر زہیر کی بنی بکرا اور تغلب سے جو زہیر کی لڑائی ہوئی ہے اوس کا

ولایت اور ابن زیاد کا اوس سبب یہ ہوا تھا کہ ابرہہ جب مدینہ آیا تھا تو اس وقت

مارنا مگر اوس کا بچکر نکل جانا زہیر اوس کے پاس گیا تھا۔ اور ابرہہ نے اوسکی بڑی

عزت کی تھی۔ اور جو جو عرب کے لوگ اوس کے پاس آئے تھے اوس سب پر

اوسکو فضیلت دی تھی۔ پھر اوس سے بکر و تغلب نبی وائل پر امیر کر دیا تھا۔

اور اوسکو اونکا والی بنایا تھا۔

اتفاقاً بکر و تغلب کے ملک میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ اور نہایت ہی سختی

ہوئی۔ اور خراج کا دینا اوس کو سخت گراں ہو گیا۔ اس واسطے زہیر اوس سے

لڑنے کو کھڑا ہو گیا۔ اور اذکو جب تک کہ اپنا خراج نہ دیدین چرانے سے روکا

اس سے اوس کے مویشی مرنیکے قریب ہو گئیں۔

ایک شخص ابن زیا بہ بنی تیم اللہ بن تغلبہ کا بڑا بھارمی بد معاش تھا جب
اوس نے یہ حالت دیکھی تو زہیر کے پاس اوس وقت آیا جب کہ وہ سو رہا تھا
یہی نے تلوار لی۔ اور زہیر کے پیٹ میں گھسیڑ دی۔ اور اس طرف سے پیٹ کے
پارت تک نکال دی مگر (معلوم ہوتا ہے کہ زہیر چت لیٹا نہ تھا۔ بلکہ کروٹے
لیٹا تھا۔ اسلئے وہ اتفاقاً) پیٹ کے صرف کھال کے اندر ہو کر گزری اور
پیٹ کی آنتیں وغیرہ نہ کٹیں۔ لیکن یہی نے یہ سمجھا کہ اوس نے زہیر کو قتل
کر دیا۔ اور زہیر جان گیا کہ میں بچ جاؤنگا۔ اس لئے اوس نے حرکت نہ کی
کہ کہیں وہ زخمی کا کام ہی تمام نہ کر دے۔ چپکا پڑا رہا۔ پھر یہی اپنی قوم کے
پاس گیا۔ اور اوس سے کہا کہ میں زہیر کو مار آیا ہوں۔ وہ بہت خوش ہو
زہیر کے پاس اس وقت اپنی قوم کے چند آدمی تھے۔ اسلئے اوس نے
اپنے لوگوں سے کہا۔ کہ مجھے مرا ہوا مشہور کر دو۔ اور بکر و تغلبہ سے دفن
کرنے کی اجازت لے لو۔ جب وہ اجازت دیدین تو ایک کپڑا لپیٹ کر
دفن کر دو۔ اور مجھے اپنی قوم کے پاس جلد لیچلو۔ اونہوں نے ایسا ہی
کیا۔ بکر و تغلبہ نے اوس کے دفن کرنے کی اجازت دیدی اور اونہوں نے
قبر نہایت گھری گھودی اور ایک پٹا لپیٹ کر اوسے دفن کر دیا۔ جس سے
دیکھنے والوں کو کچھ بھی شک نہ ہوا۔ سمجھے کہ زہیر کی لاش دفن کر دی گئی
پھر زہیر کے آدمی اوسے لیکر اپنی قوم میں پھونچے۔ اور زہیر نے وہاں
اپنے آدمیوں کو اکٹھا کیا۔ اور اس کی خبر بکر و تغلبہ میں پھونچی تو ابن زیا
نے یہ اشعار کہے۔

طَعْنَهُ مَا طَعْنَتْ فِي غَيْلِ اللَّيْلِ زَهْرًا وَقَدَّتْ فِي الْخُصُومِ

وہ اپنے چہرہ کا رخ نہا بچھلے ات کی تارکی میں سینے میں بیگ کے بندار دیا تھا جس سے دشمنوں کے غول کے غول آ کر جمع ہو گئے، مین۔

حِينَ تَحْمِلُ الْمَوَاسِمَ بَكَوْا
أَيْنَ بَكَوْا مِنْهَا الْحَلُومُ

میں نے اوسے اوست وقت مارا تھا کہ جب بکرا اوس کے علائقہ اندر اونٹوں کی حمایت کرتے تھے اب کہاں ہیں اور ان کی عقلیں کہاں چلی گئی ہیں (زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ زبردست اپنا اونٹوں کو داغ دیا کرتے تھے تاکہ لوگ ان کو پہچان سکیں) کہ یہ اونٹ فلاں سردار کے ہیں اور اونھیں پہلے پانی پی لینے دین اور اوس کے تواب اونٹوں کی حمایت کریں۔

خَانِ السَّيْفِ اذْ طَعْنْتَ هَذَا وَهُوَ سَيْفٌ مُضِلٌّ مَشُومٌ

اس تلوار نے مجھ سے اس وقت خیانت کی جس وقت کہ میں نے زہیر کو برج سے مارا تھا۔ اگر اس وقت یہ تلوار نہ لڑتی یعنی میں اسے بھی چلا دیتا اور ایک تلوار بھی اس کے مار دیتا تو کام اسکا تمام کر دیتا۔ یہ تلوار بڑی سخت محسوس ہوتی ہے۔

۶ زہیر کا مین والون کے لیکر
مچھڑ مہیہ نے جہان تک ہو سکا مین والون کو جمع کیا۔ اور
مکرو تغلب پر غزا کی۔ اس مین بھی یہ معلوم تھا۔ فریقین کی

خوب خوب لڑائی ان ہوئیں۔ مگر آخر کو بکر بھاگ گئے۔ اور تغلب اور نئے بعد بھی لڑتے رہے۔ لیکن آخر کار تغلب کی بھی شکست ہو گئی۔ اور کلیب اور مہلہل بچے کے بیٹے گرفتار ہو گئے اور ادن کے مال چھین لئے گئے۔ اور نبی تغلب کثرت سے مارے گئے۔ اور ادن کے کتنے ہی دلاور اور سردار گرفتار ہو گئے۔ پھر رہیں اس باب میں ایک قصیدہ کہا اوسمین کے چند اشعار یہ ہیں۔

اِنَّ اَيْنَ الْفِرَاقِ مَحْذَرٌ لَّوْ تَاذَنَّا بِقَوْلِ الْاِسْلَامِ

کہہ دلائی کے وقت کوئی لوگ مخلوب ہو جائیں۔ اور او کی مغلوبیت کی یہ فیوٹ بھونچ جائے کہ وہ اپنے بدن کی چیزوں سے اپنی حفاظت کرنے لگیں تو اس وقت ہوئے خون سے وہ کہاں بھاگ سکتے ہیں۔

وَإِنْ عَنِ الْقَيْدِ وَإِنْ شِئَا	إِذَا مَرَأَتْهُمَا لِأَوْخَاهُ
------------------------------------	---------------------------------

باب ۴۴ میں نے مہملہ کو اور اسکے بھائی (کلیب) کو اسیر کر لیا۔ اور ابن عمرو کو اور نیز ابن شہاب کو قید میں کر کے گڑا دیا۔

وَسَبِيْنَا مَغْلَبٌ كَلْبِيْنَا
ءَرْقُودَ الصُّبْرِ وَدَ الرُّضَا

اور ہم نے تغلب کی تمام گور۔ سی گوری لڑ کیوں کو جو رات کو ہم بستر کی گرم جوشی میں بیدار رہنے کے سببے چاشت تک سو تی ہیں اور جن کے لعاب ہن چوستے سے دل ٹھنڈا ہوتا ہو لونڈیاں بنایا

حِينَ تَدْعُوهُمْ لَهَا يَا بَكْرُ
هَاءَ هَذِي حَفِيْظَةُ الْاَحْنَاءِ

اور جب وقت وہ مہل کو کیر کے لٹو پکارتیں اور کہتی تھیں۔ چلو یہی موقع احساب کی حفاظت کا ہے

وَيَحْكُو وَيَحْكُو أَبْنِيَّ حَمَا
يَا بَنِي تَغْلِبَ اَنَا ابْنُ صُنَابِ

ادس وقت ایسے بنی تغلب تم پر افسوس ہے کہ تمہاری ننگ و ناموس غارت ہو گئی۔ یہ مجھ سے سن لو۔ کہ میں لعاب ہن کا بیٹا ہوں (یعنی جسے مجھے لعاب ہن پلایا ہو۔ میں اوسے بیٹا کا بیٹا ہوں۔ اور صُنَابِ ننگ ناموس ہن)

وَهُمْ هَارِبُونَ فِي كُلِّ مَجْزٍ
كَشَرِيدِ النَّعَامِ فَوْقَ الرِّوَابِ

وہ چاروں طرف بھاگتے پھرتے تھے۔ جیسے شتر مرغ ٹیلوں کے اوپر بھاگتے پھرتے ہوں

وَأَسْتَدْرِجُ الْمَنِيَا عَلَيْهِمْ
بِالْيَوْمِ مِنْ عَامِرٍ وَجَنَابِ

اور عامر اور جناب کے ہاتھ سے ادن پر موت کی چلی خوب گھومی یعنی خوب قتل ہوئے۔

فَضْمٌ يَدْنَاهُ رِبَاسٌ يَأْلُو
وَقَتِيلٌ مَعْفَرٌ فِي التَّرَابِ

پھر تو وہ حال سرخالی نہ رہے۔ یا تو بھگتے پھرتے پھروا دھالنے میں توقع ہی کرتے تھے یا مقتول گرد آلود بڑے ہوئے تھے

فَضْلُ الْعَزْزِ عَنْ نَاحِي سَهْمٍ
مِثْلُ فَضْلِ السَّمَاءِ فَوْقَ السَّحَابِ

جس وقت ہم فتح کرتے ہیں اود وقت ہماری عزت کو دیکھو دیکھو عزت پر وہ ہی فضیلت ہوتی ہے جو آسمان کو ابر پر فضیلت ہے۔

۷۔ نہ ہیر کی لڑائی اب رہی اوسکی لڑائی بنی القین کے ساتھ۔ سوا و سکا سبب یہ تھا

بنی القین سے کہ نہ ہیر کی بہن ادن میں بیاہی گئی تھی۔ ایک مرتبہ اوسکا آدمی ہیر کے پاس آیا اور ایک تھیلی ریت کی اور ایک تھیلی قند و درخت کی کانٹوں کی لایا۔

نہ ہیر نے لوگوں سے کہا۔ کہ میری بہن کہتی ہے۔ دشمن نہایت کثرت سے اور بڑے

شوکت و دبدبہ والے تمھارے پاس آتے ہیں۔ تم بھاگ جاؤ۔ ایک شخص
 اونٹین جلاح بن عوف اسیجھی تھا۔ اوس نے کہا۔ کہ ہم تو ایک عورت کے کہنوں
 نہیں جاتے۔ اس واسطے زہیر تو چلے یا۔ مگر جلاح ٹھہرا رہا۔ اور صبح کو لشکر آیا۔
 اور جلاح کی تمام قوم کو قتل کر ڈالا۔ اور جلاح کے اور اون کے مال لیکئے۔
 ادھر زہیر نکل کر چلا گیا۔ اور جا کر اوس نے اپنے خاندان کو جمع کیا۔ اور
 نبی جناب کے لوگ اکٹھے کئے اوس لشکر کو بھی اسکی خبر ہوئی۔ جب یہ اوس کے پاس گیا
 تو زہیر اون لوگوں سے لڑا۔ اور بڑی دلیری کے ساتھ لڑ کر اونھیں شکست دی۔
 اور اون کے سردار کو مار ڈالا۔ اور وہ خائف و خاسر لوٹ گئے۔

۸ زہیر کا خالص شراب پیکرنا جب زہیر کی بہت عمر ہو گئی۔ اور نہایت بوڑھا ہو گیا۔ تو
 اوس نے اپنے بھائی کے بیٹے عبداللہ بن علیم کو اپنا خلیفہ بنایا۔ پھر ایک روز
 کہا۔ یاد رکھو۔ کہ قبیلہ کے لوگ جانیوالے ہیں۔ عبداللہ نے کہا قبیلہ کے لوگ مقیم
 رہیں گے زہیر نے پوچھا۔ یہ کون ہے جو میری مخالفت کرتا ہو۔ لوگوں نے کہا تیرا
 بھتیجا۔ عبداللہ بن علیم۔ کہا کسی شخص کا بھتیجا اوسکا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے پھر
 اس غیرت کے کہ میرے چھوٹے نے میری مخالفت کی اور اوسے میرے مقابلہ کی
 جرات ہو گئی خالص شراب پی لی۔ اور مر گیا۔ اس طرح خالص شراب پیکر عمر بن کلاب نے
 اور ابو عامر مطاعب الاسنتہ العامری بھی مرے ہیں۔

یوم البسردان

۹ زیاد کی تخت جگہ درجیم اس کا قصہ اس طرح ہے کہ زیاد بن ہبہولہ جو سلیم بن حلوان
 پروردگار کا اوسکے پیچھے جانا بن عمران بن احاف بن قضاعہ میں سے تھا شام کا پادشاہ تھا

اوس نے حجر بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی پر جو عرب کا نجد اور نواحی اقل
 میں پادشاہ تھا تاخت کی۔ اور حجر کا لقب آکل المرار (یعنی مہر ایک کڑوے
 درخت کا کہا نیوالا) تھا۔ اس وقت حکم بنہ اور ربیعہ کو لیکر بحرین پر غارت کے لیے
 گیا ہوا تھا۔ یہ خبر کہیں زیادہ کو لگ گئی۔ وہ حجر اور ربیعہ کے اہل و عیال اور اموال
 کی غارت کے لئے چڑھ ڈورا کیونکہ اون کے بال بچے تو گھر تھے۔ اور مرد بحرین
 پر گئے ہوئے تھے۔ زیاد نے اون کے اہل و عیال اور اموال لوٹ لئے
 انہیں میں ہند بنطالم بن وہب بن الحارث بن معاویہ بھی قید ہو گئی تھی۔
 یہ خبر حجر اور کندہ اور ربیعہ کو بھی پھونچی کہ زیاد نے آکر اونکے ملک پر غارت
 کی ہے۔ اس واسطے وہ اپنے غزوہ سے لوٹے۔ اور ابن الہولہ کی تلاش میں
 اور حجر کے ساتھ ربیعہ کے اشرف میں سے عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان
 اور عمرو بن ربیعہ بن ذہل وغیرہ تھے۔ غرض لوگوں نے زیاد کو عین اباغ سے
 ادھر بردان میں جا لیا زیاد کو اس وقت اطمینان ہو گیا تھا کہ اب دشمن اس کے
 پیچھے بھی نہیں آئیں گے۔ یہ حجر تو پھاڑ کے دامن میں اترا اور بکرو تغلب اور
 کندہ جو حجر کے ساتھ تھے پھاڑ سے نیچے صححان میں ٹھہرے جہاں حنظلہ
 واقع تھا۔

۱۰ عوف اور عمرو کا زیاد پھر عوف بن محلم اور عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان
 کے پاس جانا اور ام اناس کی نے جلدی کی اور حجر سے کہا۔ ہم زیاد کے پاس آگے جاتے
 پیدائش اور عمرو کی زیاد سوزا لینی ہیں۔ شاید وہ ہماری چیزیں جو اوس نے لیلیٰ ہیں پھیر دے
 پھر وہ دونوں آگے گئے۔ اور زیاد اور عوف کے درمیان بھائی والا تھا پھر عوف

زیادہ کے پاس پھونچا۔ اور اوس سے کہا۔ اے جوان مرد میری بی بی امامہ مجھے
 دیدے۔ زیاد نے اوسکی عورت اوسے دیدی۔ یہ حاملہ تھی۔ اوس کے پیٹ سے
 ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ عوف نے چاہا کہ اوسے زندہ گاڑ دے لیکن عمرو بن ابی بجم
 نے اوس بچی کو اوس سے مانگ لیا۔ اور کہا کیا تعجب ہے کہ اوس کے پیٹ سے
 اناس پیدا ہوں۔ اس سے اوسکا نام ام اناس ہو گیا۔ پھر حارث بن عمرو بن جبر
 آکل المرار سے اوسکا بیہ ہوا۔ اور اوس کے پیٹ سے عمرو پیدا ہوا جو ابن ام اناس
 کے نام سے مشہور ہے۔ پھر عمرو بن ابی ربیعہ نے بھی زیاد سے کہا۔ جوان مرد۔
 میرے جو اونٹ تو نے لئے ہیں وہ مجھے دیدے۔ زیاد نے اوسکے اونٹ
 بھی اوسے دیدے۔ اون اونٹوں میں ایک سانڈ بھی تھا وہ زیاد کی اونٹوں میں
 جانے لگا۔ روکے سے نہیں رکتا تھا۔ اسواسطے عمرو نے اوسے پچھاڑ ڈالا۔ زیاد
 اوسکی قوت دیکھ کر کہا عمرو اگر تم لوگ بھی شیبان کے ایسے بجاور ہوتے کہ جیسے
 اونٹوں کو پچھاڑتے ہو اسی طرح مردوں کو بھی پچھاڑتے تو تم ہی تم ہوتے۔
 عمرو نے کہا تو نے جو کچھ واپس کیا یہ احسان تو تو نے تھوڑا کیا مگر یہ بات جو تو
 کہی بڑی بات کہی۔ اسی سے تو نے اپنے اوپر بڑی بلامول لیلی۔ اب تو اسکا
 مزہ دیکھے گا۔ یہاں سے تو نہ جائیگا۔ کہ میرا سنان تیرے خون سے سیراب
 ہو جائیگا۔ پھر گہو را مار کر جب کہ پاس چلا آیا اور اوس سے کچھ حال بیان کیا۔

۱۱ سدس اوصیل کی طوسی پھر حجر نے سدوس بن شیبان بن ذہل اور صلیع بن عبدغیم
 اور ہندجر کی جو روکی بیوفائی۔ کو زیاد کی خبر لینے کے واسطے بھیجا۔ کہ وہ جائیں اور اوسکے
 لشکر کی کیفیت سے آکر اطلاع دیں۔ یہ دونوں نکلے۔ اور رات کے وقت اوس کے

لشکر میں پھونچے۔ اور سوت زیادہ مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔ اور شیخ لیکر لوگوں کو خرما اور مسکہ کہلا رہا تھا۔ جب لوگ کھانا کھا چکے۔ تو اوس نے مذاکرہ دی۔ کہ جو شخص لکڑی کا ایک گٹھ لادے اور خرما ایک ہانڈی بھر ملین گی۔ اس واسطے سدوس اور صلح گئے۔ اور لکڑیاں بین بین کر لائے۔ اور دو ہانڈی بھر خرما لے اور زیادہ کی قبضہ کے پاس بیٹھے۔ پھر صلح تو لوٹ گیا۔ اور حجر کے پاس جا کر زیادہ کے لشکر کی کیفیت جو اوس نے دیکھی تھی بیان کی۔ اور اوسے خرما دکھائے۔ اُدھر سدوس نے کہا۔ کہ میں تب تک لوٹ کر نہ جاؤنگا۔ جب تک کہ کوئی بڑی بات نہ دیکھ لوں۔ وہ اس شخص لوگوں میں بیٹھا رہا۔ اور انکی باتیں سن رہا۔ ہندو حجر کی جو زیادہ کے پیچھے قید میں تھی اوس نے زیادہ سے کہا۔ کہ یہ خرما حجر کے پاس جسے تحفہ میں آئے تھے۔ اور یہ مکھن و دنتہ کجندل سے آیا تھا۔ پھر زیادہ کے آدمی اس کے پاس سے چلے گئے سدوس نے جو اپنے ہاتھ پانوں ہلائے تو اسکا ہاتھ اندھیرے میں کسی پاس کے بیٹھے والیکے لگا گیا۔ سدوس اس اندیشہ سے بول اٹھا تو کون ہے۔ کہ کہیں وہ ہی یہ نہ کہنے لگے کہ یہ غیر آدمی یہاں کون بیٹھا ہے۔ اوس شخص نے کہا فلان بن فلان ہوں۔ پھر سدوس زیادہ کے قبضہ کے پاس ایسا قریب چلا گیا۔ کہ انکی باتیں سنائی دینے لگیں۔ زیادہ حجر کی جو رد کے پاس گیا۔ اور اوس سے بوس دکنار کرنے لگا۔ اور اوس سے پوچھا بتا اب حجر کہاں ہوگا۔ اوس نے کہا کہاں ہوگا۔ وہ یقیناً تیرا بیچھا اوس وقت تک نہ چھوڑیگا کہ شام کے سنخ محلات نہ نظر آجائیں۔ میں تو یہ جانتی ہوں کہ شیبان کے سواروں کو وہ بھڑکا رہا ہے اور وہ اوسے بھڑکا رہے ہیں۔

کہ چلو چلو۔ وہ ایسا غضبناک شخص ہے کہ منہ سے اس کے غضب میں ایسے جھاگ
 نکلتے ہیں جیسا مار کھاتے وقت اونٹ کے منہ سے جھاگ نکلا کرتے ہیں۔ چنانچہ
 ہو سکے جھاگ جھاگ۔ کیونکہ تیرے پیچھے ایسا بچہ لگو لگا ہوا ہے۔ کہ وہ بڑا تیز اور
 اوس کے پاس آدمی بکثرت ہیں۔ اور وہ بڑا زبردست اور اسکی رائے
 صائب ہے۔ زیادہ نے یہ سنا کہ اس کے طپانچہ مارا۔ اور کہا۔ کہ جو تو یہ کہتی ہے۔
 اسلئے کہتی ہے کہ تجھے اوس سے محبت ہے۔ ہند نے کہا۔ یہ بالکل غلط ہے۔
 میرے نزدیک نہ تو اوس سے بڑھکر کوئی میرا دشمن ہے اور نہ اوس سے
 بڑھکر کوئی صاحبِ بنم ہے۔ وہ حالت خواب اور بیداری دونوں میں احتیاط
 سے نہیں چلتا۔ اگر اسکی آنکھیں سوتی ہوں تو ضرور اسکا کوئی نہ کوئی عضو جاگتا
 ہوگا۔ اسکا یہ قاعدہ تھا کہ جب سوتا تو مجھ سے کہدیتا تھا۔ کہ دودھ کا پیالہ اس کے
 پاس رکھ دوں۔ اتفاقاً ایک مرتبہ رات کے وقت وہ سو رہا تھا۔ اور میں اس کے
 قریب بیٹھی اوسے دیکھ رہی تھی۔ کہ اسکی طرف ایک کالا سانپ آیا۔ اور
 سر کی طرف گیا۔ اس نے سر اپنا ہٹا لیا۔ پھر وہ سانپ اس کے ہاتھ کی طرف کو
 جھکا۔ اس نے ہاتھ بھی سمیٹ لیا۔ پھر پاؤں کی طرف گیا۔ پاؤں بھی سمیٹ لیا۔ پھر
 وہ پیالہ کی طرف گیا۔ اور اس میں سے دودھ پیکر زہرا گل دیا۔ میں نے دل میں
 کہا اچھا ہوا۔ یہ بیدار ہو کر جب کے گا تو مر جائیگا۔ اور میرا بچھا چھوٹ جائیگا پھر وہ
 خواب سے اٹھا۔ اور مجھ سے پیالہ مانگا۔ میں نے اوسے وہ پیالہ دیدیا۔ اس نے
 سوگ کر اوسے اُلٹ دیا۔ اور دودھ بٹو دیا۔ پھر پوچھا کہ سانپ کہاں گیا۔
 میں نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا۔ کہا جھوٹ بولتی ہے۔ یہ سب باتیں میں نے

سنین۔ پھر چلا اور حجر کے پاس آیا اور آکر یہ بیان کیا۔

اَتَاكَ الْمَرْجُوفُ بِأَمْرِ غَيْبٍ عَلَى هَشْوٍ وَجِئْتُكَ بِالْيَقِينِ

اس فساد کے خبروں میں غور کر نیوالے جو تیرے پاس کئی حیرانی کے باعث تلخی خبریں لائے۔ مگر میں یقینی خبر لایا ہوں۔

مَنْ يَكْ قَدْ أَتَاكَ بِالْمَلِيسِ فَقَدْ أَتَى بِأَمْرِ مُسْتَبِينِ

وہ لوگ تیرے پاس مشتبہ خبریں لائے ہوں تو لائے ہوں۔ مگر میں تو تیرے پاس صاف صریح خبریں لایا ہوں۔

۱۲ حجر کا مزار کو کھانا اور پھر سدوس نے جو حال سنا تھا۔ اس کا سارا قصہ جسے اس کا لقب آکل المزار ہونا۔ بیان کیا اس وقت حجر کے غصہ کا حال نہ پوچھو۔ اس کے پاس مزار کے پتے تھے جنہیں وہ ہاتھوں میں دل لگی کے طور پر لئے ہوئے تھا مگر اس حال کو سن کر غصہ میں او نہین منہ میں رکھ لیا۔ اور کھانے لگا۔ اور کھائے چلا گیا۔ غصہ کے جوش میں اسے اس کی تلخی معلوم بھی نہ ہوئی۔ جب سدوس اپنی باتیں کہہ چکا۔ تو حجر کو اس کی تلخی کا ذائقہ معلوم ہوا۔ اس واسطے اس کا نام آکل المزار پڑ گیا۔ مزار ایک بوٹی ہوتی ہے جو سخت کڑوی ہوتی ہے۔ اور کوئی جانور اسے کھائے تو مر جاتا ہے (اونٹ اسے کھاتا ہے تو ہونٹ ٹنگ جاتے ہیں۔ اور دانت دکھائی دینے لگتے ہیں۔)

۱۳ حجر کا شامیون سے پھر حجر نے منادی کرائی اور سوار ہو کر زیاد کی طرح چلا۔ اور سخت لڑائی ہوئی۔ زیاد کو شکست ہوئی۔ اور شام دلی لڑا اور زیاد اور ہند کا قتل ہو گیا اور نہایت کثرت سے مارے گئے۔ اور بکروں کو نے جو غنائم اور لونڈی غلام شامیون کے پاس تھے سب چھڑائے۔ اور سدوس

زیاد کو بچان لیا۔ اور اسے چٹ گیا۔ اور پچھاڑ کر گرفتار کر لیا۔ جب عمرو بن ابی ربیعہ نے دیکھا۔ تو اس نے ازراہ حسد کے زیاد کو برہم سے مار ڈالا۔ سدوس کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اور کہا تو نے میرے قیدی کو مار ڈالا۔ اوکی دیت تو پادشاہوں کی دیت تھی۔ یہ دونوں شخص حجر کے پاس مقدمہ لیکر گئے جس نے عمرو کو اور اوکی قوم کو حکم دیا۔ کہ سدوس کو پادشاہ کی دیت دیں۔ اور اپنے پاس سے کچھ مال دیکر عمرو کی مدد کی۔

پھر حجر نے اپنی زوجہ ہند کو بکڑا۔ اور دو گھوڑوں سے اسے باندھا۔ پھر گھوڑوں کو بھگا دیا کہ جس سے اس کے تکرے ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حجر نے اسے جلادیا تھا۔ اور یہ شعر حجر نے کہے ہیں۔

بَعْدَ هِنْدٍ لِّجَاهِلٍ مُّغْرَوٍ	إِنَّ مَرْغَرَةَ النَّسَاءِ بَشِي
------------------------------------	-----------------------------------

ہند کا حال سننے کے بعد بھی جو شخص عورتوں کی کسی بات سے دہر کہہا اسے نوحان لو کہ وہ بڑا ہی جاہل اور غریب کہا جائے

كُلُّ شَيْءٍ أَجْزَمُهَا الضُّيْرُ	حُلُوَةُ الْعَيْنِ وَالْحَدِيثُ وَمُرْ
------------------------------------	--

عورتوں کی آنکھیں اور باتیں ہی شیریں ہوتی ہیں۔ باقی وہ کل باتیں جو ان کے دل میں پوشیدہ ہوتی ہیں سخت کڑوی ہوتی ہیں۔

أَيُّهُ الْحَبُّ جُهَا خَتَعَوْا	كُلُّ انْتِي وَازْبِلَاكُمَا
----------------------------------	------------------------------

کوئی عورت کیون نہواو کیسی ہی ظاہر میں محبت کی علامتیں تھیں اس سے کیون نہ دکھائی دیتی ہوں گراؤ کی نسبت کو لبتا بہتر ہے

پھر وہ حیرہ کو لوٹ گیا۔

ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ جو بعض علما نے بیان کیا ہے کہ زیاد بن ہبولہ السلیجی ملک شام نے حجر پر غزا کی تھی یہ صحیح نہیں ہے	۱۴ جزا و ابن ہبولہ کے مگر
---	---------------------------

کیونکہ ملوک سلج اطراف شام کے میدان فلسطین سے قسطنطنیہ تک کے رہنماؤں کے
 اور یہ ملک رومیوں کے قبضہ میں تھا۔ اور انھیں سلج سے غسان نے یہ ملک
 لیا تھا۔ اور یہ سب کے سب شاہان روم کے عامل تھے۔ اسی طرح جیسے حیرہ کے
 پادشاہ اہل فارس کے عامل تھے۔ اور عرب پر حکومت کرتے تھے۔ اور سلج
 اور غسان شام کے خود مختار پادشاہ نہ تھے۔ بلکہ ایک بالشت زمین بھی خود
 مختار نہ طور پر ان کے قبضہ میں نہ تھی۔ اور ان کا یہ کہنا کہ وہ شام کے پاد
 تھے بالکل صحیح نہیں ہے۔

اور جو زیاد بن ہبولہ السیسی مشارق شام کا پادشاہ ہوا ہے وہ حجر اکمل المرار
 سے ایک مدت دراز پہلے ہوا ہے کیونکہ حجر تو عارث بن عمرو بن حجر کا دادا ہے
 جو قبادیر نوشیروان کے زمانہ میں حیرہ اور عراق عرب کا پادشاہ تھا۔ اور
 قباد اور ہجرت نبوی کے درمیان ایک سو تیس برس کا فرق ہے۔ اور غسان
 جو اطراف شام پر سلج کے بعد پادشاہ ہوئے بن چھ سو برس اور ایک قول کے
 بموجب پانچ سو برس اور کم سے کم جو میں نے سنا ہے تین سو سولہ برس
 پادشاہ رہے ہیں۔ اور یہ لوگ سلج کے بعد ہوئے ہیں۔ اور زیاد ملوک سلج میں
 آخری پادشاہ نہ تھا۔ اس سے اس مدت میں اور بھی کچھ زیادتی ہو گئی۔ اس
 یہ ایک بہت بڑا تفاوت ہو گیا۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ابن الہبولہ پادشاہ
 حج کے زمانہ میں ہو۔ اور اس پر تاخت کرے۔

لیکن چونکہ عرب کے راوی اس امر کو بالاتفاق بیان کرتے ہیں۔ اس واسطے
 اسکی توجیہ کرنا ضرور ہے۔ جو توجیہ اسکی اچھی ہو سکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ زیاد ابن الہبولہ

جو جرحہ کا معاصر تھا۔ اسے کسی قوم کا رئیس مانا جائے یا اطراف شام کے کسی حصہ کا منتخب جہاں جائے تاکہ یہ روایت ٹھیک ہو سکے۔ واللہ اعلم

ابو عبیدہ نے اس یوم کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اوس نے یہ نہیں کہا ہے کہ ابن ہبولہ سلیمین سے تھا۔ بلکہ کہا ہے کہ وہ غالب بن ہبولہ غسان کے پادشاہ بن مین سے تھا۔ اور یہ بھی اوس نے نہیں بیان کیا کہ حجر حیرہ کو لوگٹا اگر یہ بیا صحیح مانا جائے تو پھر کسی طرح کا کوئی وہم باقی نہیں رہتا۔

حجر امری القیس کے باپ کا قتل اور اس کے قتل کر
جو لڑائی بیان پیدا ہوئیں امری القیس کی وفات تک

۱۵ بکرہ جبراد وعدہ اول تو ہم اس باب میں اسکا سبب بیان کرتے ہیں کہ جس سے یہ لوگ عرب کے نجد میں پادشاہ ہوئے تھے اور حارث کی حکومت

اور پھر ہم اس حادثہ کا اوس کے قتل وغیرہ تک کا بیان کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں بکر کی سفید اپنی قوم کے عقلا پر غالب ہو گئے تھے۔ اور انھیں

ہاتھ میں سب اختیار چلا گیا تھا۔ اور قوی ضعیفوں پر ظلم کرتے تھے۔ اس واسطے عقلا نے اپنے معاملہ میں غور کیا۔ اور یہ رائے قرار پائی کہ اپنی قوم میں ایک

پادشاہ مقرر کیا جائے جو ظالم سے مظلوم کا انصاف دلائے۔ عربوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اگر پادشاہ عربوں میں سے کوئی ہوگا تو ایک قوم

اوسکی اطاعت کرے گی۔ اور دوسری قوم اوس سے بغاوت کرے گی۔ اس واسطے جو کوئی پادشاہ ہو وہ کسی غیر قوم کا ہو۔ اسلئے یہ لوگ اکٹھے ہو کر مین کسی

شہر کے پاس گئے یہ تبعہ عربوں کے نزدیک ایسے ہی تھے جیسے مسلمانوں

کے نزدیک خلفائے ۶۰ بون نے تیج سے جا کر کہا کہ ہم پر کسی کو پادشاہ کر دو
اوس نے اون پر حجر بن عمرو آکل المرار کو پادشاہ کر دیا۔ یہ حجر اون کے یہاں
آیا اور بطن عاقل مقام میں رہنے لگا۔ اور بکر کو لیکر تاخت و تاراج شروع کی
اور نخمیون کے پاس بکر کا جو علاقہ تھا وہ اون سے چھین لیا اور مدت تک
حکومت کر نیکے بعد مر گیا۔ اور بطن عاقل میں ہی مدفون ہوا۔

جب مر گیا تو اوس کے بعد اسکا بیٹا عمرو بن حجر آکل المرار پادشاہ
ہو جسے مقصور بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس نے صرف اپنے باپ کے ملک پر قصر کیا
اور اسے کچھ نہ بڑھایا تھا۔ اسکا بھائی معاویہ جسے جون کہتے ہیں یامہ کا
حاکم تھا۔ پھر جب عمرو بھی مر گیا تو اسکا بیٹا حارث بن عمرو پادشاہ ہوا۔
جسکی حکومت بڑی زبردست تھی۔ اور دور دورا اسکا شہر ہو گیا تھا۔

۱۶ حارث کا مژدکی ہو کر پھر جب ابوبکر بن فیروز فارس کا پادشاہ ہوا۔ تو اس کے
جیرہ کا پادشاہ ہونا اور تیسرا زمانہ میں مژدک پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے
کے وقت میں منذر کا حارث لوگوں کو زندہ کی ہدایت کرنے لگا۔ قباد نے اوس کا
کے خاندان والوں کو قتل کرنا مذہب قبول کر لیا۔ اس وقت منذر بن مارالسا اکاسہ کا جڑ
اور اوس کے نواحی کا عامل تھا۔ قباد نے چاہا۔ کہ اوسے بھی اپنے مذہب میں
داخل کر لے۔ اوس نے انکار کیا۔ اس لئے قباد نے حارث بن عمرو سے
درخواست کی۔ اوس نے قباد کا مذہب اختیار کر لیا۔ اس واسطے قباد نے
اوسے جیرہ پر عامل کر دیا۔ اور منذر کو حکومت سے نکال دیا اس باب میں روایتیں
مختلف ہیں۔ جن کا بیان قباد کے زمانہ میں ہم کر چکے ہیں۔

پھر یہ حالت برابر قباد کے اخیر زمانہ تک رہی۔ لیکن جب باد کے بعد اوکا
میٹا نوشیروان بادشاہ ہوا۔ تو اوس نے مزدک اور مزدکیوں کو مار ڈالا۔
اور منذر بن ماراسما کو حیرہ کا پھر والی مقرر کیا۔ اور حارث بن عمرو کو بلایا۔ جو او
انبار میں تھا۔ اور وہ وہیں رہا کرتا تھا۔ یہ سن کر وہ اپنی اولاد اور مال و دولت
اور بی بی کو لیکر بھاگ گیا۔ اور منذر تغلب اور ایاد اور بہرا کے سوار لے کر
اوس کے تعاقب میں گیا۔ لیکن وہ کلب کے علاقہ میں پھونچ کر بچ گیا۔ مگر اوس کا
مال و اسباب لٹ گیا۔ اور بی بی پکڑی گئی۔ اور تغلب نے اڑتالیس آدمی
بنی المرار کے پکڑ لئے۔ جن میں عمرو اور مالک حارث کے بیٹے بھی تھے۔ جب
یہ لوگ منذر کے پاس گئے۔ تو اوس نے دیار بنی مرینا میں انھیں قتل کرا دیا۔
چنانچہ عمرو بن کلتوم (التعلبی) ان کی نسبت کہتا ہے۔

فَأَبَوْا بِالنَّمَابِ وَبِالسَّبَايَا وَابْنًا بِالْمَلُوكِ مَصْفَدِيْنَا

اور نیز امر القیس نے بھی انکی نسبت ذکر کیا ہے۔

مَلُوكٌ مِنْ بَنِي حَجْرٍ بَزَعِمْو
فَلَوْ فِي يَوْمٍ مَعْرَكَةٍ أَصْلَبُوا
وَلَمْ تُغْسَلْ جَمَاهُمْ بِغُسْلٍ
تَظَلُّ الطَّيْرُ عَاكِفَةً عَلَيْهِمْ
يَسْأَقُونَ الْعَشِيَّةَ يَقْتُلُونَا
وَلَكِنْ فِي دِيَارِ نَبِي مَرِينَا
وَلَكِنْ فِي الدَّمَاءِ مَزْمَلِينَا
وَتَنَزَعُ الْحَوَاجِبُ وَالْعِيُونَا

۱۔ حارث کی موت ایک پھر حارث دیار کلب میں مقیم ہو گیا۔ اوس کے مرنے کی
ہرں کا گرم جگر کھانے سے نسبت دو روایتیں ہیں۔ کلب بولتے ہیں کہ اونھوں نے اوکا

پہ مرتبہ کے لئے جلد سوم کا فقرہ (۱۵۳) دیکھو

مار ڈالا۔ مگر علمائے کندہ بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک مرتبہ شکار کو گیا تھا۔ وہاں ہرنوں میں ایک بارہ سنگھا تھا۔ اوس کے پیچھے جھپٹا۔ جب وہ ہاتھ نہ آیا تو جوش میں آکر قسم کھائی۔ کہ اس کا جگر کھانے تک میں اور کچھ نہ کھاؤ گا اس واسطے سوار اوس کے پیچھے گئے۔ اور تین روز کے بعد وہ ہاتھ آیا۔ حارث بھوکے مارے مرنے کے قریب ہو گیا تھا۔ اوس کے پیٹ کی چیزیں بھونی گئیں۔ اور جلدی میں حارث نے اوس کے جگر کا ایک گرم پارچہ کھا لیا۔ اوس سے حارث مر گیا۔

۱۸ حارث کا اپنے چار بیٹوں کو عرب کے قبائل پر جدا جدا حاکم مقرر کرنا۔
 جب حارث حیرہ میں تھا۔ تو اوس وقت قبائل نزار کے کتنے ہی اشراف اوس کے پاس آئے تھے۔ اور اوس سے کہا تھا کہ ہم تیرے مطیع ہیں۔ تجھے معلوم ہے کہ ہمارے درمیان شرف و فساد اور کشت و خون رہا کرتا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسے ہی لڑا کر ہم فنا نہ ہو جائیں۔ تو اپنے بیٹوں کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ وہ چلکر ہمارے درمیان میں رہیں۔ اور جب ہم میں جھگڑا ہوا کرے تو ہمارے درمیان جھگڑنے والوں کو ایک دوسرے سے بچا یا کریں۔ اس واسطے حارث نے اپنی اولاد کو قبائل عرب میں جگہ جگہ بھیج دیا تھا۔ اور اپنے بیٹے حبشہ کو بنی اسد بن خزیمہ اور غطفان پر حاکم کیا تھا۔ اور شریصل کو جو یوم الکلاب میں مارا گیا تھا بکر بن وائل کے تمام قبیلہ پر اور کسیدہ پر اور لوگون پر مقرر کیا تھا اور معدی کرب کو قیس عیلان وغیرہ طوائف پر بھیجا تھا۔ اس معدی کرب کو غلفا (اوپٹن لگایا ہوا) بھی کہتے تھے۔ اور اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے بہنو

خوشبو کا ادب لگایا کرتا تھا۔ اور سلمہ کو تغلب اور نمر بن قاسط اور بنی سعد بن زید منہ بنی تمیم کا سردار کیا تھا۔

۱۹ حجر کا بنی اسد کو اور غرض حجر مدت تک بنی اسد میں رہا۔ وہ اپنے مایکستاج بنی اسد کا جبر کو قتل کرنا کے واسطے ان سے کچھ خراج اور کچھ جزیہ سالانہ لیا کرتا تھا۔

ایک مدت تک تو وہ لیتا رہا۔ اور وہ اس سے برابر دیتے رہے۔ مگر ایک مرتبہ جب اس نے اپنے آدمی خراج لینے کو بھیجے۔ بنی اسد تہامہ میں تھے۔ تو ادھون نے اسکے آدمی کو مار کر نکال دیا۔ جب اسکی حجر کو خبر ہوئی۔ تو اس نے ربیعہ کی کچھ فوج لی۔ اور اپنے بھائی معدی کرب سے قیس اور کنانہ کے آدمی لڑے اور بنی اسد پر پہونچا۔ اور ادون کے سردار دن کو اور بزرگون کو بکڑا۔ اور (ذلت کے سبب ادھون تلواروں سے نہیں بلکہ) ڈنڈوں سے قتل کیا۔ اور ادون کا مال ضبط کر لیا۔ اور ادھون تہامہ کو نکال دیا۔ اور ادون کے اشراف کی ایک جماعت قید کر لی۔ جن میں عبید بن الابصر شاعر بھی تھا۔ اس شاعر نے کچھ شعر کہے اور حجر کو ادون پر مہربان کیا۔ جب اس کے دل میں رحم آگیا۔ تو اس نے کسی شخص کو بھیجا۔ کہ ادھون اپنے گھروں کو بلالائے۔

جب وہ لوگ چلے۔ اور اپنے دطن سے ایک منزل پر رہے۔ تو ایک کاہن نے جس کا نام عوف بن ربیعہ بن عامر الاسدی تھا ادون سے کہا۔ کہ ایک بڑا پادشاہ قتل ہوگا۔ اور کل صبح ہی اسکے کپڑے اتار لئے جائیں گے۔ لوگوں نے کہا وہ کون پادشاہ ہے۔ کہا وہ حج ہے۔ اس واسطے یہ لوگ سوار ہوئے۔ اور بے تحاشا میدان اور بھاڑے کرتے ہوئے حجر کے لشکر تک پہونچے۔

اور اسے قہ میں جالیا۔ اور مار ڈالا۔ علبا بن الحارث الکابی نے اس کے
نیزہ مارا اور قتل کیا تھا۔ جس نے پہلے اس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب بنی اسد
نے اسے قتل کر دیا۔ تو کہا اسے معشر کنانہ وقبیلہ تم تو ہمارے بھائی اور
ہمارے بنی عم ہو۔ اور یہ شخص تم سے بعید النسب ہے۔ اور اسکی سیرت کو
بھی تم دیکھ چکے ہو۔ اور جو کچھ اس نے اور اسکی قوم نے تمہارے ساتھ
کیا ہے وہ تم سب جانتے ہو۔ تمہیں چاہئے کہ انھیں لوٹ لو۔ اسلئے وہ اسے
اہل و عیال پر دوڑے۔ اور انھیں لوٹ لیا۔ اور حجر کو ایک سپید چادریں
لبیٹ کر راستہ میں ڈال دیا۔ جب فیس اور کنانہ نے دیکھا۔ تو اس کے
کپڑے اتار لئے اور عمرو بن مععود نے اس کے اہل و عیال کو پناہ دی
بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب حج نے دیکھا۔ کہ بنی اسد اس کے
برخلاف جمع ہوئے ہیں۔ تو اسے اندیشہ ہوا۔ اور عویم بن شجنہ کو جو بنی عطا
بن کعب بن زید بن منہا بن تمیم میں تھا اپنی بیٹی ہند بن حجر کو اور اپنی بال بچوں
کو سپرد کیا۔ اور بنی اسد سے کہا۔ کہ جب تمہارا یہ حال ہے تو میں تمہارے
یہاں سے جاتا ہوں۔ اور تمہیں چھوڑتا ہوں تم جو چاہے سو کرو۔ مجھ کچھ
مطلب نہیں۔ اس پر انھوں نے اسے رخصت کر دیا۔ اور وہ وہاں سے
چلا گیا۔ اور ایک مدت تک اپنی قوم میں جا کر رہا۔ اور ایک بڑی جمعیت
فرہم کی اور بنی اسد پر چڑھ کر آیا۔ بنی اسد بھی جمع ہوئے۔ اور اسپین کہا۔ کہ
اس شخص نے تمہیں مغلوب کر لیا۔ تو بچوں کی طرح تمہارا جو چاہے گا وہ حال کرے گا
اس لئے اپنے تمام عیش و راحت کو اب چھوڑ دو۔ اور عزت دار ہو کر مر جاؤ۔

وہ سب اکٹھے ہوئے۔ اور حجر کی طرف چلے۔ اور مقابل ہو کر خوب لڑے۔ اُس وقت
 اُن کا حاکم علباء بن الحارث تھا۔ اُس نے حجر پر حملہ کر کے اُسے برچھے سے مار ڈالا
 اور کندہ اور اُس کے ساتھی سب بھاگ گئے۔ اور بنی اسد نے حجر کے اہل بیت
 کو بھی پکڑ لیا۔ اور اُس کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ جسکی غنیمت سے اُن کے
 ہاتھ بھر گئے۔ اور اُس کی لونڈیاں اور عورتیں وغیرہ بھی اُن کے ہاتھ آ گئیں۔
 اور اُن خون نے باہم تقسیم کر لیں۔

۲۰ حجر کے قتل کی خبر یہ بھی ایک روایت ہے۔ کہ حجر میدان جنگ میں قید ہو گیا
 اور وصیت امر القیس کو اوقبہ میں قید کر دیا گیا تھا۔ وہاں علباء کی بہن کے بیٹے
 پہونچا اور اُس کا بنی اسد کے انتقام لینے کا ارادہ کرنا۔
 نے اُسے چھری سے مار ڈالا۔ جو اُس کے پاس تھی۔
 کیونکہ حج بنے اُس کے باپ کو قتل کیا تھا۔ جب اُس نے
 حجر کو زخمی کیا۔ تو اُسے بالکل قتل نہیں کیا۔ اس پر حجر نے وصیت لکھی۔ اور ایک
 شخص کو وہ تحریر دیکر کہا کہ میرے بیٹے نافع کے پاس جا جو اُس کا سب سے بڑا
 بیٹا تھا۔ اگر وہ روئے اور پکار مچائے تو اُس سے کچھ مت کہہ۔ اور اسی طرح
 سے میرے جتنے بیٹے ہیں اُن سب کے پاس الگ الگ جا اور امر القیس
 تک اسی طرح کر جو سب سے چھوٹا ہے اُن میں جو اضطراب اور جزع و فزع نہ کرے۔
 اُسے میرے گھوڑے اور ہتیار اور میری وصیت دے۔ اُسکی وصیت میں
 یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ میرا اس طرح سے حال گزرا ہے اور فلان شخص نے مجھ کو قتل
 کیا ہے۔ وہ شخص حجر کی وصیت کے موافق اُس کے بیٹے نافع کے پاس گیا۔
 اُس نے سنتے ہی دھول اپنے سر پر ڈالی۔ اس سے وہ دوسرے میرے غم

بیٹوں کے پاس گیا۔ اور اون سے ایسے ہی کیا۔ آخر کار وہ امر القیس کے پاس آیا۔ وہ اس وقت ایک اپنے ندیم کے ساتھ شراب پی رہا اور نروکیل رہا۔ جب قاصد نے کہا۔ حجر مارا گیا تو اس نے کچھ التفات نہ کیا۔ اور اپنے کام میں لگا رہا۔ ندیم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اس لئے امر القیس نے کہا کھیلو آخر کھیل تمام ہو گیا۔ تب اپنے ندیم سے اس نے کہا۔ میں تیری بازی میں خلل نہیں ڈال سکتا تھا۔ پھر قاصد سے اپنے باپ کا کل حال پوچھا۔ اور اس نے تمام حال اسے سنایا۔ یہ سن کر اس نے کہا شراب اور عورتیں مجھ پر اس وقت تک حرام ہیں کہ جب تک میں بنی اسد کے سوا آدمی اپنے باپ کے عوض مار ڈالوں اور سوا دن کے پڑ کر نہ آزاد کروں۔

جیسے امر القیس کو اسوجھ سے نکال دیا تھا کہ وہ شہر کہا کرتا تھا جسے وہ پسند کرتا تھا۔ امر القیس کی مان کا نام تھا فاطمہ بنت ربیعہ بن الحارث۔ اور وہ کلیب بن وایل کی بہن تھی۔ امر القیس کا قاعدہ تھا کہ عرب کے قبائل میں ادھر ادھر گھوما کرتا اور تالابوں پر بیٹھتا اور شراب پیا کرتا اور شکار کھیلا کرتا تھا۔ کہ اسی میں اسے باپ کے قتل کی خبر دمن میں آئی جو میں کے ملک میں ایک مقام کا نام تھا۔ جب اس نے یہ خبر سنی تو کہا۔

تَطَاوُلُ اللَّيْلِ عَلَيْنَا دُمُونٌ	دُمُونَانَا مَعْشَرُ يَمَانُونَ
---------------------------------------	---------------------------------

اسے دمن دمن ہم کو بیان ایک زمانہ گزر گیا۔ ہم لوگ یانی ہیں۔ اور اپنی قوم کو دوست رکھتے ہیں

وَإِنَّا لَقَوْمٌ مَّحْبُونُونَ

یعنی اب وطن کو جا میں گئے۔

پھر کہا۔ میرے باپ نے لڑکپن میں مجھے خراب کیا اور اب جوانی میں
مجھ پر اپنے خون کا بوجھ ڈال گیا۔ لا اَصْحٰوْا لَیَوْمٍ وَّ لَا سَکْرَ غَدًا اَلْیَوْمَ
خَمْرٌ وَّ غَدًا اَمْرٌ (آج تو بے پئے چین نہیں لونگا۔ اور کل پھر کبھی نشہ نہ کرونگا
آج شراب ہے اور کل کام ہے یعنی لڑائی ہے) پھر یہ قول اوسکا مثل ہو گیا۔

۲۱ امر القیس کا بکر اور تغلب کو بنی اسد پر
لیجانا اور دہوکہ سے بنی
کو مانا اور بنی اسد کو قتل کرنا
بنی کنانہ میں جا کر پناہ گیر ہو گئے مگر امر القیس کے جاسوس اودن کے ساتھ ساتھ
گئے۔ عبدالرحمن بن الحمرش نے بنی اسد سے کہا۔ کہ امر القیس کے جاسوس پھر
ہیں۔ تعجب نہیں کہ تمہاری خبر اودنھوں نے امر القیس کو پہنچا دی ہو۔
اور تم یہاں بنی کنانہ میں ٹھہرے ہوے ہو۔ یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں بہتر
کہ یہاں سے رات میں چلو۔ اور اسکا حال بنی کنانہ سے بھی نہ کہو۔ بنی
اسو اسطے چلے۔ ادھر امر القیس بکرو تغلب وغیرہ کو لیکر چلا۔ اور بنی کنانہ
میں پھونچا۔ اور سمجھا کہ یہی بنی اسد ہیں۔ اسو اسطے اودنھیں مارنا شروع کر دیا
اور یا لثارات الملک یا لثارات الہام کے نعرہ مارنے لگا اودنھوں نے
کہا کہ جہاں پناہ ہم نے حضور کے آدمی کو نہیں مارا ہی۔ ہم تو بنی کنانہ ہیں
آپ بنی اسد سے جا کر انتقام لیجئے۔ وہ لوگ کل ہی یہاں سے گئے ہیں
اسو اسطے وہ بنی اسد کی طرف چلا۔ مگر وہ اوس رات میں اوس سے بچ کر نکل گئے

اور ماتھ نہ لگے۔ تب اوس نے اس باب میں یہ شے کہے۔

اَلَا يَأْلَفْ نَفْسًا شَرًّا قَوْمٍ هُوَ كَانُوا لَشَفَاءٍ فَلَوْلِيَصَابُوا

انسوس مجھ پر مین ایک قوم کے پیچھے چلا تھا جن کا منا میرے دل کو شفا بخشا مگر وہ نہ ملے۔

وَقَالُوا هَذَا هُوَ بَنِي أَبِيهِمْ وَبِالْأَشْفِينِ كَانُوا الْعُقَابُ

اون کا نصیب اچھا تھا اوس سے وہ بچ گئے اور اون کے عوض اونکے دادا کی اولاد وبال میں پھنس گئی۔ اور اشفین مین رہنے جو لوگ اشفین مین تھے اور جن سے مراد بنی کنانہ ہیں اور پھر عقاب چاہتے تھے

وَأَفْلَحَ هُنَّ عَلِيَاءُ جَرِيضًا وَلَوْ أَدْرَكَهُ صِفْرًا لَوْطًا

اور علانے جو سخت مغموم تھا اون کے سواروں کو بچا لیا۔ اگر وہ مجھے مل جاتا تو مارا ہی جاتا

یہاں امر القیس کا مطلب بنی ایہم سے کنانہ سے ہے۔ کیونکہ اسد اور کنانہ دو نو خزیمہ کے بیٹے اور آپس مین بھائی تھے۔ اور لواد سرکشہ صفر لوطا کا مطلب یہ ہے۔ کہ و طاب مشک کو کہتے ہیں۔ عربوں کا قاعدہ تھا۔ کہ کسی کو مار ڈالتے اور اوس کے اونٹوں کو کڑھ لیا جاتے تھے۔ جس سے اوسکی مشک تین دودھ کی بجائے صفر ہو جاتا یعنی خالی ہو جاتی تھی۔ جس سے صفر لوطا کے معنی مرنے کے ہو گئے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب وہ اسے مار ڈالتے تو اوسکی کھال جو اسکی مشک کہنا چاہئے اوس کے خون سے خالی ہو جاتی تھی۔ اس لئے اسکے معنی مر جانے کے ہو گئے ہیں۔

پھر امر القیس بنی اسد کے پیچھے چلا۔ اور طبر کے وقت اونھیں جالیا۔ اس وقت اس کے گھوڑے بے دم ہو گئے اور پیاس سے مر گئے تھے۔ اور بنی اسد ایک چشمہ پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ خوب لڑائی ہوئی۔ اور بنی اسد بہت کثر سے

مارے گئے اور بھاگ کر پیچھا چھڑایا۔

۲۲ امر القیس کو بکرو تغلب کا چھوڑ دینا اور اوکا مرثدا در قمرل کی مدد سے بی اسد پغسنا کرنا۔

پھر جب صبح ہوئی تو بکرو تغلب نے بنی اسد کے تعاقب سے انکار کیا اور کہا کہ تو انتقام لیچکا۔ امر القیس نے کہا۔ نہیں ابھی انتقام پورا نہیں ہوا۔ اونخون نے کہا ہو کیا۔ تو بڑا منحوس آدمی ہے۔ اونخین نبی کنا نہ کا قتل کرنا بڑا معلوم ہوا تھا۔ پھر بکرو تغلب لوٹ گئے اور امر القیس آؤ و شموآہ کے قبیلہ میں گیا اور اون سے مدد مانگی۔ اونخون نے مدد دینے سے انکار کیا۔ اور کہا وہ ہمارے بھائی اور ہمارے پڑوسی ہیں۔ ہوا سٹے وہ وہاں سے بھی چل دیا۔ اور ایک قیل کے پاس جس کا نام مرثدا انخیس بن ذی جدن تھا جا کر اترنا۔ امر القیس کو اور اوس سے باہم کچھ رشتہ تھا۔ اوس سے بھی مدد مانگی۔ اوس نے حمیر کے پانچ سو آدمی دے دیے۔ لیکن امر القیس کے روانہ ہونے سے پیشتر ہی مرثدا مر گیا۔ اس کے بعد حمیر کا ایک اور شخص قمرل نام اون کا پادشاہ ہوا۔ اور امر القیس کو رسد کا سامان بھی دیا۔ اور اوس کے ساتھ فوج روانہ کی اور کچھ عرب کے اور ادبаш بھی اوس کے ساتھ ہو گئے۔ اور کچھ اور کتنے ہی یمن کے قبائل کے لوگوں کو بھی اوس نے نوکر رکھ لیا۔ اور اونخین لیکر بنی اسد پر چلا۔ اور ادنیر فتح پائی۔

۲۳ منذر کا امر القیس پھر منذر امر القیس کے پیچھے پڑ گیا۔ اور اوسکی بہت سبجو کی اور اوسکی طرف فوجیں بھیجیں۔ امر القیس یمن اتنی طاقت کہاں تھی جو اون کا مقابلہ کرتا۔ اس کے پاس جو قبائل یمن پناہ گیر ہوتا پھرتا۔

حمیری وغیرہ تھے وہ بھی چلے گئے تھے۔ اس واسطے وہ کچھ اپنے قبیلہ کے آدمیوں کے ساتھ نکل گیا۔ اور حارث ابن شہاب البیربوعی کے پاس جا کر قیام کیا۔ جو عتیبہ بن حارث کا باپ تھا۔ منذر نے جب یہ حال سنا تو اس نے حارث سے کہلا بھیجا کہ امر القیس کو کپڑا کر میسرے حوالہ کر دے۔ اگر تو نے اسے میرے حوالہ نہ کیا۔ تو میں تجھ سے آکر لڑونگا۔ اس واسطے حارث نے اس کے ساتھیوں کو کپڑا کر اسے دیدیا مگر امر القیس نکل بھاگا۔ اور یزید بن معاویہ بن الحارث اور اسکی بیٹی ہند بنت امر القیس اور اس کی زرہ بن اوتیہا اور کچھ مال و اسباب بھی بچ گیا۔ پھر وہ سعد بن جناب الایادی کے پاس پہونچا۔ جو اپنی قوم کا سردار تھا۔ اس نے اسے پناہ دی۔ اور امر القیس نے اس کی بیچ کہی۔ پھر وہ ان سے بھی وہ آگے چلا۔ اور معلی بن نیم الطای کے پاس جا کر قیام پذیر ہوا۔ اور اس کے پاس سکونت اختیار کر لی۔ اور بہت اذبح طبع کر لئے۔ وہ ان اسپر جدیدہ کے قبیلہ کی ایک قوم بنی زبیدہ چڑھ دوڑی۔ اور اس کے اونٹ لے گئے۔ مگر ان کے عوض بنی نہان نے اسے بکریاں و وہ پنے کے واسطے دیدین۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

اِذَا مَا لَوْ تَكُنْ اَبْلُ فَنِعْمَ زِي
كَانَتْ فَرَسٌ وَنَجَلَتْهَا الْعَصَى

اگر اونت نہ ہون تو نہ ہون بکریوں کو ہی کام نکل جائیگا۔ گو ماون بوڑھی بکریوں کے سینک تو نہی ہن۔ (جو اونٹوں کے ساتھ ہلکے تھیں) اس کے اور بھی بہت ابیات ہیں۔

پھر امر القیس وہاں سے روانہ ہوا۔ اور عامر بن جویں کے قبیلہ میں پہونچا۔ اس عامر نے چاہا۔ کہ امر القیس کے مال و اسباب اور اہل عیال کو

چمین لے۔ لیکن امر القیس کو اس کی خبر لگ گئی۔ اس واسطے وہ بنی ثعل کے ایک شخص حارثہ بن مر کے پاس چلا گیا۔ اور اس سے پناہ مانگی۔ اس نے اسے پناہ دی۔ اس سے عامر بن نجین اور ثعلیٰ مین لڑائی قائم ہو گئی۔ اور بڑے بڑے واقعات گذرے۔ جب امر القیس نے دیکھا کہ یہ سب سے طی مین لڑائی پیدا ہو گئی تو وہ ان سے بھی کوچ کر دیا۔

۲۴ سوال کی سفارش پھر وہ سوال بن عادیہودی کے پاس پہونچا۔ اس نے سے امر القیس کا قیصر کے امر القیس کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ اور اسے اپنے پاس جانا اور طاح کی چغلی سے پاس ٹھرایا۔ اور وہ ان امر القیس جب تک اللہ تعالیٰ قیصر کا امر القیس کو مار ڈالنا کو منظور سمجھا رہا۔ پھر اس نے سوال سے کہا کہ حارث بن ثمر الغسانی سے میری سفارش کر دے کہ وہ مجھے قیصر کے پاس پہونچا دے چنانچہ اس نے خط لکھ دیا۔ اور اس نے اپنے گھمکے لوگ اور زرہین سوال کے پاس چھوڑ دیں اور حارث کے پاس روانہ ہوا۔ جب وہ قیصر کے پاس پہونچا تو قیصر نے اس کی بڑی عزت کی یہ حال بنی اسد نے بھی سنا۔ اس واسطے انھوں نے بھی اپنے مین سے ایک شخص طاح کو جس کے بھائی کو امر القیس نے مار ڈالا تھا قیصر کے پاس بھیجا۔ یہ اسدی بھی وہ ان پہونچا۔ اس وقت قیصر نے امر القیس کے ساتھ ایک بڑا لشکر دیا تھا۔ اور اسے روانہ کر دیا تھا۔ اور اس لشکر میں کتنے ہی شاہزادہ بھی تھے۔ جب امر القیس چلے یا تو طاح نے قیصر سے کہا کہ امر القیس بڑا گمراہ اور زانی ہے۔ لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ وہ تیری بیٹی سے مراسلت کیا کرتا اور

اوس سے ملا جلا کرتا تھا۔ اور اوس کی نسبت اس نے اشار کپے ہیں۔ اور عرب میں اچھے اون اشار کے سبب شہرت دیدی ہے قیصر کو امر القیس سے نفرت ہو گئی۔ اور اوس نے اوسے زربفتی منقش کپڑوں کا خلعت بھیجا۔ جس میں زہر لگایا ہوا تھا اور اوسے لکھا کہ میں اپنے کپڑے تیری عزت افزائی کے لئے بھیجتا ہوں جنہیں میں پہنا کرتا تھا۔ اونہیں تو پہن اور مجھے اپنا حال منزل بمنزل لکھتا رہ۔ امر القیس نے اونہیں پہن لیا۔ اور اوس سے بہت خوش ہوا۔ مگر اوس کے بدن میں زہر بہت جلد سراپت کر گیا۔ اور اوس کی کھال چھٹ چھٹ کر گرنے لگی۔ اس لئے اوس کا نام ذوالقروح (زخمون والا) بھی کہا کرتے ہیں۔ اوس نے اپنی حالت دیکھ کر امر القیس نے یہ شعر کہے تھے۔

لَقَدْ طَلَحَ الطَّاهِحُ مِنْ خَوَاضِعِهِ لِيَلْبَسَ مَا يَلْبَسُ أَبُو سُوَيْدٍ

طلاح اپنے لباس سے بیان آیا کہ مجھے اون مصائب کا لباس پہنا ہے جکا ہر ایک انسان کو پہنا پڑتا ہے

فَلَوْ اَنَّهَا نَفْسٌ قَوَتْ سُوَيْدًا وَلَكِنَّهَا نَفْسٌ شَاقَتْ اَنْفُسًا

کیا اچھا ہوتا جو یہ نفس یکبارگی ہی مر جاتا لیکن وہ تو ایسا ہو گیا ہو کہ تھوڑا تھوڑا ہو کر اوسکی جان نکلتی غرض جب وہ اسی حالت میں بلا دروم کے آیا مقتام انقرہ میں پھونچا۔ تو اوس جگہ موت نے اوس کو آ لیا۔ تو اوس نے اپنا خیر الفاظ یہ زبان سر نکالے

رَبِّ خُطْبَةٍ مُسْتَحْفَرَةٍ وَطَعْنَةٍ مُتَعَجِّرَةٍ وَجَنَّةٍ مُسْتَحِيرَةٍ حَلَّتْ بِرَضِ انْقَرَةٍ

کتنے میں (اسپین یا) خطبہ بڑے بڑے لہنے اور کتنے ہی نیزوں کے زخم (دخون کے) بہا والے اور کتنے ہی بڑے بڑے پیالہ (دخون کے) بہے ہوئے اس انقرہ کے سرزمین ہو گذری ہوئے

اور وہاں اوسنے روم کی ایک شاہزادی کی قبر دیکھی۔ جو اوسی مقام پر عسیب پہاڑ کے برابر دفن کی گئی تھی۔ اوسوقت اوس نے یہ اشعار کہے۔

أَجَارَتْنَا إِذَا الْخَطُوبَ تَنَوَّبَ وَإِذَا أَقْتِمُ مَا أَقَامَ عَسِيبُ

اے رومن کام باری باری سے ہوا کرتے ہیں (کبھی تیرے مرنے کی باری تھی اب میری باری ہے) میں یہاں اوسوقت تک رہونگا جب تک کہ عسیب پہاڑ دنیا میں قائم رہیگا۔ (جو متحد کے بالائی حصہ کا ایک مشہور پہاڑ)

أَجَارَتْنَا إِذَا غَرِبَ بَاهُضُنَا وَكُلَّ غَرِيبٍ لِلْغَرِيبِ نَسِيبُ

اے ہر کوئی ہم دونوں باغیساں فرین و بھین اور بھین ایک نسبت سے (اور غریب غریب ہوتے ہیں انکے لئے غریبوں سے ایک نسبت ہوتی ہے)

پھر امر القیس مرگیا۔ اور اوس عورت کے برابر اوسکو دفن کر دیا گیا۔ وہاں اوسکی قبر

۲۵ حارث غسانی کا لڑکا پھر جب امر القیس مرگیا۔ تو حارث ابن ابی شمر الغسانی سے امر القیس کی امانت طلب سماں ابن عادی کی طرف چلا۔ اور اوس سے امر القیس کرنا اور اوسکا نہ دینا۔ کی زرہ بن مانگین۔ جو تعداد میں سوتھیں۔ اور اوس کا

مال بھی طلب کیا۔ لیکن سماں نے نہیں دیا۔ اس پر حارث نے سماں کے بیٹے کو پکڑ لیا اور سماں سے کہا یا تو زرہ بن مجھے دیدے نہیں تو میں تیرے بیٹے کو مار ڈالوں گا۔ سماں نے کہا میں تو امانت میں سے کچھ بھی سمجھے نہیں دینگا۔ اسواسطے حارث نے اوس کے بیٹے کو مار ڈالا۔ چنانچہ سماں نے خود اوسکا ذکر کیا ہے۔

وَقِيْتُ بَأْذِرْعَ الْكَنْدِيِّ لَنِي إِذَا مَا ذُمُّوا قَوْمُ وَفِيَّتْ

میں نے امر القیس الکندی کی زرہ بن کے معاملہ میں جو عہد کیا تھا اوسے پورا کیا۔ اگرچہ اس معاملہ میں لوگ عہد شکنی کے باعث مذمت کے مستوجب ہو کر تھے مگر میں نے اپنا عہد پورا کیا ہے۔

وَأَوْصِيَ عَادِيًّا يَوْمًا بِأَنْ لَا تَهْدِي مَاسْمُولَ مَا بَنَيْتُ

مجھے عادی نے ایک روز نصیحت کی تھی کہ سمول جس عزت کی میں نے بنیاد ڈالی اس سے تو گرا نا نہیں

بَنَى لِي عَادِيًّا حِصْنًا حَصِينًا وَمَاءُ كُلِّ مَا شِئْتُ اسْتَقْبَيْتُ

عادی نے میرے لئے ایک محکم قلعہ بنا دیا ہے اور اس میں چشمہ بھی رکھ دیا ہے کہ جب میں چاہتا ہوں اس سے پانی پی لیتا ہوں

اور اعشی نے بھی اس حادثہ کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

كُنْ كَالسَّمُولِ اذْطَافَ الْهَمَامُ بِهِ فَيُخَفِّلُ كِسْوَادَ اللَّيْلِ جَرَّارِ

سمول کی طرح تو رہو جا کہ جب اس کے پاس بادشاہ (حسان) ایک کچرا اس کے لئے لایا گیا کہ جس نے رات کی تاریکی کی طرح ملک کو چھلایا۔

اِذْ سَامَهُ حَظِي خُفِّ فَقَالَ لَهُ قُلْ مَا تَشَاءُ فَإِنِّي سَامِعٌ حَارِ

اور دو بڑے ظلم کی باتیں اس کے روبرو پیش کیں۔ تو سمول نے اس سے کہا کہ جو تو چاہتا ہے حارث میں سن رہا ہوں

فَقَالَ غَدْرُكَ لِي سَيُفْجَأُ فَأَخَذَ فَمَافِيهَا حَظَّ لِحُتَارِ

تو حارث نے کہا یا تو تو اپنے عہد میں عذر کرو ورنہ تو اپنے بیٹے کو روک لیاں دو با توں میں جو مجھے بہتر معلوم ہوا اسے اختیار کر لے

فَشَاكَ غَيْرَ طَوِيلٍ تَوَقَّالَ لَهُ أَقْتُلْ أَسِيرَكَ إِنِّي مَانِعٌ جَارِ

سمول نے یہ سکر بہت جلد بخود دل کا شک دور کر دیا اور پھر اس کو کہا کہ تو اپنے قیدی کو قتل کر دے میں تو اپنے پناہ گیر کی حیات کو نگا

یوم سراز

۲۶ میں کے بادشاہ کے پاس اس کا قصہ اس طرح ہے۔ کہ میں کے ایک پادشاہ

پاس مضر ربیعہ اور قضاہ کے کچھ قیدی تھے۔ ہوا

اوس کے پاس معد کے کچھ سردار آئے جن میں

سدوس بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ اور عوف بن

معلم بن ذہل بن شیبان اور عوف بن عمر بن حشم بن ربیعہ بن زید بن مناة

۲۶ میں کے بادشاہ کے پاس

عرب کے سردار و کافدینوں کے

چہرے کو جانا اور اونکے

سرداروں کو بڑا کرکھنا۔

بن عامر الضحیان اور چشم بن ذہل بن ہلال ابن ربیعہ بن زید منہ بن مرثبان
 بھی تھے انھیں کہیں ایک شخص قبیلہ بہرا کا عبید بن قراذ نام بھی ملا۔
 جو انہیں قیدیوں میں تھا۔ اور بڑا شاعر تھا۔ اوس نے ان لوگوں سے
 کہا۔ کہ آپ جن قیدیوں کو پادشاہ سے طلب کریں اون میں مجھے بھی دخل
 کر لیں۔ اس لئے اون لوگوں نے اوس کے واسطے پادشاہ سے
 درخواست کی۔ اور اپنے قیدیوں کے لئے بھی کہا پادشاہ نے انھیں
 بھی دیدیا۔ چنانچہ اس باب میں عبید بن قراذ البہرا وی کہتا ہے۔

نَفْسِ الْفِدَاءِ لِعَوْفٍ الْفِعَا لِعَوْفٍ وَلَا بُهْلَ الْجَنَمِ

میری جان عوف بن عوف پر جو سخن ہے اور عوف بن عمرو اور چشم ابن ہلال پر فدا ہو

وَلَوْ كَسَدَ وَسْرٌ وَقَدْ شَمَرَتْ بِالْحَرْبِ زَلَّتْ بِنْعَالِ الْقَدَمِ

اڑائی نے تو میرے مقابلہ میں دامن کرے باندھ لئے تھے۔ اور سفیدی کر کے جو کچھ کرنا تھا وہ کر خیسکی تھی۔
 اگر ایسے وقت میں سدوس نہ ہوتا تو میرے قدم سے جو تامل گیا تھا۔ یعنی میرا کام تمام ہو چکا تھا

تَدَارَكَ بَعْدَ مَا قَدْ هَوَّنَتْ مُسْتَسْكَبِعًا قِيَامَ الْوَدَمِ

اوس نے اوس وقت جبکہ سنبال دیا۔ جبکہ میں گر گیا تھا۔ اور میں نے ودم کے عراقین تسمون کو پکڑ لیا تھا عراق
 تسمو بانی میں ہر وقت ڈوبتا رہتا ہے۔ اس لئے اوس کو بہت مضبوط بناتے ہیں۔ اور تمام ڈول کا بوجھ اوس پر ہوتا ہے۔ یہاں
 عراقین سے مراد سدوس ہی

وَنَادَيْتُ بَهْرًا كَيْسَمَعُوا وَلَيْسَ بَاذًا غَمٌ مِّنْ صَمٍ

میں نے اپنے قبیلہ بہرا کو بہت آواز دے۔ کہ وہ سن کر میری مدد کو آئیں۔ مگر وہ نہ آئے۔ حالانکہ اُن کے کان بہرے نہیں ہیں

وَمِنْ قَبْلِهَا عَصَتْ قَاسِطٌ مَّعْدًا إِذَا مَا عَزَّيْزٌ أَرَمَ

اس سے پہلے ہی قاسط نے معد کو بھجایا تھا۔ جس وقت کہ بڑے بڑے عزت والے خاموش ہو کر کان دبا گئے تھے

اس پر پادشاہ نے اون کے بعض سفیروں کو رہن رکھ لیا۔ اور باقیوں سے کہا۔ اپنی قوم کے رئیسوں کو لے آؤ کہ میں اون سے اپنی اطاعت کے عہد و موثیق لوں گا نہیں تو تمھارے ان آدمیوں کو قتل کر ڈالوں گا۔

۲۷ کلیب کا تمام معد کو پھر یہ لوگ اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ اور اون سے یہ لیکر مندرجہ پر جانا اور اون کی فتح اور یہ نہ معلوم ہونا کہ آیت معد کا رئیس کون تھا۔ تمام معد جمع ہو گئے۔ یہ کلیب اون لوگوں میں سے

ایک شخص ہے۔ کہ جن کے ساتھ تمام معد جمع ہو ہو گئے ہیں۔ اون کا بیان ہم کلیب کے قتل کے وقت بیان کرینگے غرض جب یہ لوگ مجتمع ہو گئے۔ تو کلیب نے اونھیں لیکر کوچ کیا۔ اور سفاح تغلبی کو جس کا نام سلمہ بن خالد بن کعب بن زہیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن جئیب بن تغلب تھا اپنا مقدمہ الجیش بنایا۔ اور اوس کو حکم دیا کہ خزانہ پہاڑ پر جائے اور وہاں لوگوں کی رہنمائی کے واسطے آگ جلائے۔ خزانہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو لطفہ میں بصرہ اور مکہ کے درمیان سالع کے قریب ہے۔ اور سالع بھی ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور یہ بھی اوس سے کہدیا کہ اگر دشمن اوس کے سامنے آجائے۔ تو دو جگہ آگ جلائے۔

ادھر مندرجہ کو بھی اس امر کی خبر ہو گئی۔ کہ ربیعہ جمع ہوئے اور اوہوں نے کوچ کر دیا ہے۔ اس لئے وہ بھی اپنے لوگوں کے پاس آئے۔ اور جو قبائل بین اون کے قریب تھے اونھیں فراہم کیا۔ اور دشمن کی طرف

کچ کر دیا۔ راستہ میں جب اہل تہامہ نے منج کی روانگی کا حال سنا تو رعبیہ سے آکر منضم ہو گئے۔ اور منج راستے کے وقت خزاز پر بھونچ گئے۔ اس واسطے سفاح نے دو جگہ آگ جلائی۔ اور اسے خوب روشن کر دیا جب کلیب نے دو جگہ آگ دیکھی۔ تو وہ اپنی فوج لیکر روانہ ہوا۔ اور صبح کو اون کے پاس بھونچ گیا۔ اور خزاز پر فریقین کا التفا ہوا۔ اور بہت ہی شدت کے ساتھ قتال ہوا بہت لوگ قتل ہوئے۔ منج کو آخر شکست ہوئی اور انکی فوج پراگندہ ہو گئی۔ چنانچہ سفاح کہتا ہے۔

وَلَيْلَةً بَثُّ أَوْقَدَ فِي خَزَازٍ هَدَيْتُ كِتَابًا مَتَحِيلَاتِ

اوس رات جب کہ میں رات کو خزاز پر آگ جلا رہا تھا۔ میں نے فوج کو جو پریشان ہوئی تھیں راستہ دکھایا۔

ضَلَّلَنِي مِنَ السَّهَادِ وَكُنَّ لَوْلَا سَمَاءُ الْقَوْمِ أَحْسَبُ هَادِيَاتِ

وہ فوج بخوابی کی نیند سے رہنہ بھولی ہوئی تھیں۔ اگر انکو بخوابی نہ ہوتی تو میں جانتا ہوں کہ وہ سب بھلے آگے آتیں اور فرزدق نے بھی جریر کی ہجو میں اسکو مخاطب کر کے بیان کیا ہے۔

لَوْلَا فَوَارِ تُغْلِبُ ابْنَهُ وَائِلٍ دَخَلَ الْعَدُوُّ عَلَيَّ كُلِّ مَكَانٍ

اگر تغلب ابن وائل کے شہسوار نہ ہوتے تو تیرے ہر مکان میں دشمن داخل ہو گئے ہوتے۔

صَرَبُوا الصَّنَاعَ وَالْمُلُوكَ أَوْقَدَ نَارَ نِزَاشٍ فَعَالَ النِّدَانِ

اوسھون نے دزرا اور پادشاہوں کو مارا۔ اور دو آگین جلائیں جن کی روشنی سب آگوں سے بڑھ کر تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ کسی کو نہیں معلوم ہے۔ یوم خزاز میں رئیس قوم کون تھا کیونکہ عمرو بن کلثوم جو کلیب کا نواسہ ہے کہتا ہے۔

وَمِنْ غَدَاةٍ أَوْقَدَ فِي خَزَازٍ رَفَدْنَا فَوْقَ رَفْدٍ لِرَأْفِدِينَا

اور ہم نے اوس روز جبکہ خزا میں آگ جلائی گئی تھی۔ مدد کرنے والوں کی مدد سے بڑھ کر مدد کی تھی۔

اگر اوسکا نانائیس قوم ہوتا۔ تو وہ ضرور اس کا ذکر کرتا۔ اور اس امر پر فقط فخر نہ کرتا۔ کہ اوس نے مدد کی تھی۔ پھر اوس نے اون لوگوں کو جو خزا میں گئے تھے متانہیں اور معاونین قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

فَعِنَّا الْإِيمَانِ إِذَا التَّقِينَا وَكَانَ الْإِنْسَانُ نَسْوَانِ

جس روز کہ لڑائی ہوئی ہے اوس روز ہم تو فوج کے مہم پر تھے۔ اور ہمارے دادا کی (اون) یعنی مضر) ہمسرا

فَصَالُوا صَوْلَاتَ فِيمَنْ يَلِيهِمْ وَصَلْنَا صَوْلَاتَ فِيمَنْ يَلِينَا

اونہوں نے اون پر حملہ کیا جو انکے قریب تھے اور ہم نے اون پر حملہ کیا جو ہمارے قریب تھے۔ اس پر لوگوں نے اوس سے کہا تھا۔ کہ تو نے اپنے بھائیوں یعنی مضر پر فخر کیا ہے۔ اور جب اوس نے اپنے ناناکا قصیدہ میں ذکر کیا تو اس طرح کیا

وَمِنَّا قَبْلُ لَسَاعِي كَلْبٍ فَأَمَّا الْجِدَارُ الْكَافِرُ وَلِينَا

اور اس سے پیشتر ہم میں ہی کلب کا کلب یعنی جسے ہم الی اور مالکین چکے تھے دیکھو یہاں اوس نے خزا کے دن رئیس ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اگر وہ رئیس ہوتا تو ضرور اسکا دعویٰ کرتا کیونکہ ریاست ہی فخر کے واسطے سب سے اشرف چیز ہے۔

کلب کا قتل اور بکر و تغلب کی لڑائیاں

۲۸ کلب کا نسب اور کلب جو لڑائی کہ بکر و تغلب میں ہوئی تھی اسکا قصہ اس طرح ہے

کے لقب کی وجہ اور ربیعہ کے کہ بکر و تغلب و ایل بن ہنب ابن اقصی بن دعیم بن خدیج صاحبان لوا کے دستور۔ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کے دو بیٹے

اور کلیب کے قتل کے سبب سے یہ لڑائی ہوئی تھی۔ اور کلیب کا نام تھا وایل بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر بن حنین بن عمرو بن غنم بن تغلب اور کلیب رکتے کا پلا، اوس کا لقب اسوجھ سے ہوا تھا۔ کہ جب وہ کھین کو جاتا تو شکتے کے پلے کو اپنے ساتھ لے لیتا۔ اور جب کسی باغ پر یا کسی اور مقام پر اوس کا گزر ہوتا اور وہ اوسے پسند کرتا۔ تو وہ اوس پلے کو مارتا۔ اور اوس مقام پر ڈال دیتا۔ اور پلا وہاں چلاتا اور بھونکتا رہتا۔ جب لوگ اوس کی آواز سنتے تو وہاں سے بچ جاتے اور اوس کے نزدیک نہ آتے تھے۔ اوس پہلے کلیب وایل کہتے تھے۔ پھر اختصاً کلیب کہنے لگے اور یہی مشہور ہو گیا۔

ربیعہ بن نزاز کے لوا کا یہ قاعدہ تھا کہ سب سے اکبر اولاد کو ملا کرتا تھا۔ پہلے یہ لوا عنترہ بن اسد بن ربیعہ مین تھا ان کا دستور تھا۔ کہ داڑھیان بڑھاتے اور مونچھیں کترواتے تھے۔ اس واسطے ربیعہ مین سے کسی کی مجال نہ تھی کہ ایسا کرے اگر کوئی اس طرح کرتا تو اوس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ گویا وہ اون سے لڑائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ پھر یہ لوا عبدالقیس بن افصی بن دعی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ مین آیا۔ ان کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی گالی دیتا تو اوس گالی دینے والے کے یہ طپانچہ مارتے اور جب کوئی طپانچہ مارتا تو اوسے یہ قتل کر ڈالتے تھے۔ پھر لوا نمر بن قاسط بن ہنب مین آیا۔ اسکا بھی کچھ دستور تھا جو اپنے متقدمین سے جدا تھا۔ پھر لوا بکر بن وایل مین آیا۔ انھوں نے یہ دستور نکالا کہ ایک پرندہ کا بچا

لیتے اور اوسے وسط سڑک میں باندھ دیتے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوتا کہ یہاں وہ بندھا ہوا ہے تو اوس راستہ پر نہ جاتے۔ اور اگر آمد و رفت کی ضرورت ہوتی تو اوس کے عین و یسار میں ہو کر جاتے تھے۔ پھر لوا کلب میں آیا۔ اور وایل بن ربیعہ کو ملا۔ اس کا وہ ہی کہتے کے پلے کا قاعدہ تھا جو ہم نے اوپر بیان کیا۔

۲۹ تمام بنی معد کے تمام بنی معد صرف تین آدمیوں کے ساتھ جمع ہوئے تین سردار اور کلب کا غزوہ ہیں۔ ایک تو عامر بن الظرب بن عمرو بن بکر بن شکر اور جس کی بہن سے بیٹا بن الحارث (یا عدوان) بن عمرو بن قیس عیدان (یا الناس بالنون) ابن مضر بن یحییٰ الناس الیاس بن مضر کا بھائی تھا۔ اور جب منج جمع ہوئے تھے۔ اور تھامہ کو گئے تھے تو اوس وقت یہ معد کا قائد اور سپہ سالار تھا۔ یہ پہلا واقعہ ہے جو تھامہ اور عین میں ہوا ہے۔ دوسرا شخص جس کے ساتھ تمام معد جمع ہوئے ربیعہ الحارث بن مرة بن زہیر بن حشم بن بکر بن حبیب بن کلب ہے جو یوم السلان میں جو اہل یمامہ اور عین کے درمیان ہوا تھا معد کا قائد تھا۔ تیسرا شخص وایل بن ربیعہ ہے جو یوم خزاز میں معد کا قائد تھا۔ اس نے عین کی فوج کو پرانندہ کر دیا۔ اور انھیں شکست دی تھی اور معد نے اس کو ایک طرح کا پادشاہ بنایا اور اس کو تاجدار کیا تھا اور اس کی اطاعت کرتے تھے۔ اور یہ ایک مدت دراز تک رہا تھا۔

پھر کلب کو بڑا غرور ہو گیا۔ اور اپنی قوم پر ظلم کرنے لگا۔ اور یہ بت

پھونچ گئی۔ کہ ابر کے مواقع کو اپنے جہان تک ابر ہوا اوس زمین کو اپنی جا بنالیتا۔ وہاں کوئی اپنے جانور نہ چرا سکتا تھا۔ کبھی کہتا کہ فلان زمین کے وحشی جانور میرے حمایتین ہیں اون کا کوئی شکار نہ کرے۔ اوس کے اونٹوں کے ساتھ کوئی پانی نہیں پلا سکتا اوس کی آگ کے ساتھ کوئی آگ نہیں جلا سکتا۔ اور نہ کوئی اوس کے گھروں میں جا سکتا۔ اور نہ اوس کی مجلس میں کوئی احتبا کر کے بیٹھ سکتا جب کوئی آدمی دونوں رانوں کو اپنے پیٹ سے اور دونوں پنڈلیوں کو رانوں سے لگا کر بیٹھ اور پیٹ سے پنڈلیوں کے گرد چادر ڈال کر باندھ لے تو اوسے احتبا کہتے ہیں۔)

اور بنی جشم اور بنی شیبان ملے جلے ایک ہی مکان میں رہتے تھے تاکہ اون کی جماعت بنی رہے۔ اور اون میں تفرقہ نہ پڑے۔ اور کلیب نے جلیلہ بنت مرہ بن شیبان بن ثعلب سے بیاہ کیا تھا۔ جو جاس بن مرہ کی بہن تھی اور عالیہ مقام میں کچھ زمین کو ابتدائے ربیع میں اپنے جابنایا تھا۔ اوس کے پاس کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ وہاں وہ ہی جاتا جس کو اس سے لڑائی کرنا ہوتی۔

۳۰۔ بسوس کے مہان سعد پھر ایک شخص جس کا نام سعد بن ثنیم بن طوق البحر تھا کی اونٹنی کا کلیب کے حمایتین بسوس بنت منقذ التیمیہ کے یہاں آکر ٹھہرا۔ جو جاس جانا اور اوس کا اونٹنی کو مارنا ابن مرہ کی خالہ تھی۔ اس جرمی کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام سر اسقب جاس کی اونٹنیوں کے ساتھ چرا کرتی تھی۔ اسی کے نام سے

عربوں میں یہ مثل مشہور ہے۔ اَشَامُ مِنْ سَرَابٍ وَاَشَامُ مِنَ الْبُسْبُوسِ
یعنی فلان چیز سراسر بے بھی زیادہ منحوس ہے اور فلان آدمی بسبوسا
سے بھی زیادہ کمبخت ہے

پھر ایک روز کلیب اپنے اونٹوں کو اور اون کی چراگاہ کو دیکھنے
کے لئے نکلا۔ اور وہاں آکر ادھر پھرتا رہا۔ یہ قاعدہ تھا کہ کلیب کے
اور جاس کے اونٹ ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ اسی میں کلیب کی نظر
کہیں سراب پر پڑی۔ یہ نیا اونٹ دیکھ کر اس نے کہا کس کا اونٹ ہے
جاس نے جو اس کے ساتھ تھا کہا۔ کہ یہ اونٹنی میرے ایک مہان جرمی
کی ہے۔ کلیب نے کہا۔ کہ یہ اونٹنی اس حمے میں پھر نہ آئے۔ جاس نے
کہا جہان میرے اونٹ چرنے کو جائیں گے۔ وہاں یہ بھی ضرور جائیگی
کلیب نے کہا۔ کہ اگر یہ پھر یہاں آئے گی۔ تو میں اس کے پستان میں
تیر مار دوں گا۔ جاس نے کہا۔ اگر تو اس کے پستان میں تیر مارے گا
تو میں تیرے پیٹ میں نیزہ مار دوں گا۔ پھر وہ دونوں اپنے اپنے راستہ
چلے گئے۔ پھر کلیب نے آکر بی بی سے پوچھا کہ عرب میں کوئی ایسا شخص
ہے جو اپنے مہان کو مجھ سے بچائے۔ اس نے کہا جاس کے سوا
اور تو کوئی مجھے نظر نہیں آتا۔ پھر کلیب نے اسے سارا قصہ سنایا۔
پھر جب اس کے بعد کلیب اپنے حمے کو جانے لگا۔ تو اس کی
بی بی نے اسے روکا۔ اور قسم دلائی کہ وہ قطع رحم نہ کرے۔ ادھر
اس نے جاس سے پہلے ہی کہا تھا۔ کہ اپنے اونٹ کو چرانے کو بھیجیے

لیکن دونوں نے اوس کا کہنا نہ مانا۔ پھر کلیب جے کو گیا۔ دیکھا تو وہاں جرمی کی اونٹنی موجود ہے۔ دیکھتے ہی اوس نے اونٹنی کے تیر مارا کہ پار ہو گیا۔ اور وہ چلاتی اور چیختی ہوئی بھاگی۔ اور اپنے مالک کے صحن میں آکر بیٹھ گئی۔

۳۱ سعد اور بسوس کا جب سعد نے اپنی اونٹنی کو دیکھا۔ تو ذلت کے سبب دہائی دینا اور جس کا غفلت سے چلایا اور فریاد مچائی۔ اور بسوس نے اپنے مہا مین کلیب کو قتل کرنا۔ کی فریاد سنی۔ تو وہ بھی نکلی۔ اور اوس کے ناقہ کو جا کر دیکھا۔ اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر چلائی۔ واذا کلا جاس یہ دیکھ رہا اور سن رہا تھا۔ وہ بھی بسوس کے پاس بھٹک کر آیا۔ اور اوس سے کہا چپ رہو۔ کچھ پروا نہیں۔ اور جرمی کی بھی تسلی کی۔ اور بسوس سے کہا کہ میں اس ناقہ سے بھی بڑے اونٹ کو مار دنگا۔ غلال کو قتل کر ڈالونگا غلال کلیب کا ایک ساند تھا جس کا اوس زمانہ میں نظیر نہ تھا مگر جس کا مقصود غلال سے کلیب تھا غلال مقصود نہ تھا۔ یہ جو باتیں ہو رہی تھیں وہاں کلیب کا جاسوس بھی انہیں سن رہا تھا۔ اوس نے آکر یہ سب باتیں کلیب سے کہہ دیں۔ کلیب نے کہا کہ اوس نے فقط غلال کی ہی قسم کھائی۔ جس سے اوس کے دل میں اور کوئی اندیشہ نہ رہا۔

پھر جاس اس موقع کو تلاش کرتا رہا کہ کلیب کو کس وقت غافل پاؤں کلیب بالکل غفلت میں تھا۔ اسی سبب سے ایک روز باطینان خاطر بے تہی کلیب بستی سے باہر گیا۔ اور جب گھروں سے دوز نکل گیا۔ تو جاس گھوڑ

پرسوار ہوا۔ اور اپنا نیزہ لیا۔ اور کلیب کے پاس پہونچا۔ کلیب کسی جگہ ٹھہرا تو جاس نے پیچھے سے جا کر اوس سے کہا کلیب تیرے پیچھے نیزہ ہے کلیب نے دلاوری کے جوش میں اوس سے کہا۔ کہ اگر تو سچا ہے (اور بھادر ہے) تو میرے سامنے سے آ۔ اور اوسکی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھا لیکن جاس نے اوس کے عقب سے ہی اوس پر نیزہ مارا۔ جس سے وہ گھوڑے پر سے گر پڑا۔ کلیب نے جان نکلتے وقت اوس سے کہا۔ جاس مجھے ایک گھونٹ پانی تو پلا دے۔ لیکن جاس نے اوس سے پانی بھی نہ دیا۔ اور کلیب کی جان نکل گئی۔

پھر جاس نے ایک شخص عمرو بن السمارث بن ذہل بن شیبان سے کہا جو اوس کے ساتھ تھا کہ کلیب کی لاش پر پتھر ڈال دے۔ تاکہ اوسے کوئی درندہ نہ کھا جائے۔ چنانچہ مہلہل بن ربیعہ کلیب کا بھائی کہتا ہے۔

قتیل ما قتل المرء عسرو	وجاس بن عقیقہ ذی صریح
------------------------	-----------------------

کلیب بڑا عزت دار مقتول ہے جسے ایک شخص عمرو اور جاس بن مرہ نے مارا ہے جو بڑا ہی بخیل ہو دسری طرح اس کے اوس بچے کو کہتے ہیں کہ جس کے منہ میں مان کا درد نہ پینے کی غمض سے لکری باندھ دی ہو جس سے بخیلی اور بخوسی طابہ ہو

اصحاب فوادہ باصم لذن	فلو یعطی ہناک علی حیم
----------------------	-----------------------

کلیب کے دل پر اوس نے ایک بے آواز پر چھ مارا۔ اور وہ ان پاس قرابت سے اوس پر کچھ مہربانی نہ کی۔

فان غدا وبعد غد لرحن	لا امر ما یقامر له عظیم
----------------------	-------------------------

کل کا دن اور کل سے بعد کا دن ایک غصیم الشان معاملہ کے لئے مخصوص ہے جس کا دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہے

جسیم ما بکیت جلیبا	اذا ذکر الفعال من الجسیل
--------------------	--------------------------

وہ معاملہ یہی پڑا جو جس کے سبب سے کل کے مین اور وقت یا ذکر کے روتا ہوں جبکہ اس بڑے شخص کی نیکو کاریاں بیان کی جاتی ہیں

سَأَشْرِبُكَ سَمًا صَرَفًا وَاسْقَ بِكَ سِرْغًا يَرْمُطُ فَمَالِي

اب مین اس (مصیبت) کے پیالہ کو پیو گا جس میں خالص شراب ہوگی۔ اور نیز اور دن کو بھی ایسی شراب پیلاؤں گا جو غیر منظمہ (یعنی بے میل) اور بے ملامت والی ہوگی۔ + +

۳۲ جس اور اسکے جب جس نے کلیب کو قتل کر دیا۔ تو گھوڑے پر سوار باپ مرہ کی گفتگو اور بکر او سے دوڑاتا اور گھٹنے کھولے ہوئے وہاں سے کی تیاری لڑائی کے لئے لوٹا۔ جب اس کے باپ مرہ نے دیکھا۔ تو کہا جس کوئی بڑا سخت خطرناک کام کر کے آیا ہے۔ مین نے اسے گھٹنے کھلے کبھی نہیں دیکھا ہے۔ جب باپ کے پاس آکر کھڑا ہوا تو اس نے پوچھا جس میں خیر تو ہے۔ کہا میں نے ایک طعنہ مارا ہے جس سے بنو وائل گل مجتمع ہونگے۔ اور اون مین بڑا اضطراب پڑ گیا۔ پوچھا کہ تو نے کس کے طعنہ مارا۔ تیری مان تجھے روئے۔ کہا میں نے کلیب کو مار ڈالا۔ مرہ نے کہا کیا تو سچ کہتا ہے۔ کہا ہاں۔ کہا یہ تو تو نے بہت ہی برا کام کیا۔ تیری قوم پر اس سے بڑی بلا آئے گی۔ اس پر جس نے کہا۔

تَاهَبْ عَنْكَ أَهْبَةٌ ذِي امْتِنَاءٍ فَإِنَّكَ لَمَرْجَلٌ عَزَالَتِ

تو اپنے آپ کو فراموش کر کے اس طرح تیار ہو جس طرح کہ قوت اور شجاعت والے تیار ہوا کرتے ہیں۔ اب ملامت کا وقت نہیں معاملہ ملامت کی حد سے آگے نکل گیا ہے۔

فَإِنْ قَدْ جَنَيْتَ عَلَيْكَ حَرْبًا تَغْصُرُ الشَّيْخَ بِالْمَاءِ الْقَرَّاحِ

مین تیرے لئے ایک بُرا پہل لڑائی کا لیکر آیا ہوں۔ کہ جس سے شیرین پانی بھی شیخ کے گلے میں اٹک جائے گا۔ حالانکہ شیخ کا بڑا پھیلا اور شیرین پانی حلق سے جلد اترتا ہے + + پھر جب اس کے باپ نے یہ بات سنی۔ تو یہ اندیشہ ہوا کہ میری

لامستے میری قوم کہیں اوس سے الگ نہ ہو جائے۔ اس واسطے یہ بات
اوس کے جواب میں کہی۔

فَإِنْ تَأْكُلْ قَدْ جَنَيْتَ عَلَى حَرْبًا | تَغْصُرُ الشَّيْخَ بِأَمَاءِ الْقَرَّاحِ

اگرچہ تو لڑائی کا پھل میسرے لئے توڑ کر لایا ہے کہ جس سے شیخ بن پانی بھی شیخ کے گلے میں جا کر نہ لگے

جَمَعْتَ بِهَا يَدَ يَكْ عَلٰى كَلْبٍ | فَلَا وَكَلَّ وَلَا رَتْ السَّاحِ

اور تو غصے کیلے برا اپنے ہاتھ جا کر مارے ہیں تو تو جان لے کہ ہم کسی پر بہرہ و سہنیں کرتے اور نہ ہمارے ہتیار پر نہیں

سَاءَ لِبُسُ ثَوْبَهَا وَادُّوْ دَعْنِي | بِهَا عَارَ الْمَدْلَةِ وَالْفَضَاحِ

اب میں لڑائی کے لئے کیڑے پہنتا ہوں اور جو مذلت و نفیحت کی عار و شرم ہے اوسے اپنے سے دور کرتا ہوں

پھر مرہ نے اپنی قوم کو اپنی نصرت و امداد کے لئے طلب کیا۔ اور وہ سب
اوسکی امداد کو تیار ہو گئے۔ اور پیکانوں کو جلا دینے اور تلواریں کو
صیقل اور نیزوں کو سیدھا کرنے لگے۔ اور اپنی قوم کے لوگوں میں
جانے کا تہیہ کیا۔

۳۳ جس اور اوس کے | ہمام بن مرہ جس کا بھائی تھا۔ اور مہلہل کیلے کا بھائی

باپ بہائیوں کا بھاکر اپنی | تھا۔ اسوقت یہ دونو ایک جگہ بیٹھے ہوئے شراب

قوم میں جانا اور کیلے کا دفن | پی رہے تھے۔ جس نے ہمام کے پاس لونڈی

کو بھیجا۔ کہ اوس سے جا کر یہ حال کہ آئے۔ جب یہ لونڈی اوس کے

پاس گئی۔ تو ہمام کو اشارہ کیا اور ہمام اٹھ کر اوس کے پاس گیا۔ لونڈی

نے اوس سے یہ حال کہا۔ جب وہ کہہ چکی۔ تو مہلہل نے ہمام سے پوچھا
کہ لونڈی نے تجھ سے کیا کہا۔ یہ دونوں آپس میں دوست تھے اور انہیں

عہد و پیمان تھا۔ کہ ایک اپنی بات کو دوسرے سے نہ چھپایا کرے۔ ہام نے جو لوٹندی سے سنا تھا وہ اس سے کہہ دیا۔ اور چاہا کہ اسے ہنسی دل لگی میں یہ حال سنا دے۔ مہلہل نے یہ سنا کر اس سے کہا۔ کہ تیرے بھائی کی گانڈ اس سے کہیں تنگ ہے کہ اس میں اتنے بڑے کام نہ کی گنجائش ہو۔ پھر وہ دونوں شراب پر جھکے۔ اور مہلہل نے کہا۔ الیوم خمر و غذا امر۔ پھر ہام نے بھی شراب پی۔ گر ڈرتے ڈرتے۔ اور اپنے کو سنبھالے ہوئے۔ اور جب مہلہل نشہ میں آ گیا۔ تو ہام وہاں سے نکل کر اپنے گھر چلا آیا۔ اور اسی وقت یہ لوگ اپنی قوم کے لوگوں میں چلے گئے۔ اور کلیب کی خبر مشہور ہو گئی۔ لوگ اس کی طرف دوڑے اور جا کر اسے دفن کیا۔ جب اسے دفن کیا ہے تو اس وقت عورتوں نے گریبان پھاڑ ڈالے۔ منہ فوج ڈالے۔ بارہ اور پردہ والی جوان لڑکیاں باہر نکل آئیں۔ اور ماتم کرنے لگی تھیں۔

۳۴ جلیلہ کا مرہ پاس جانا اور لڑائی کی خبر سنانا اور اپنے سسرال والوں سے عذر لینا

پھر عورتوں نے کلیب کی بہن سے کہا۔ کہ جلیلہ جس کی بہن کو ضرور ہے کہ وہ ہم میں سے نکل جائے۔ اس کا یہاں رہنا شامت اور عار کا باعث ہے یہ جس کی بہن کلیب کی بی بی تھی جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کر دیا ہے۔ کلیب کی بہن نے اس سے کہا کہ ہمارے ماتم میں سے نکل جا۔ کیونکہ تو ہمارے قاتل کی بہن ہے۔ اس واسطے وہ اپنے چادر کو کہینچتے ہوئے نکل گئی جب اس کا باپ مرہ اسے ملا۔ تو اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے۔ کہا خبر کیا ہے کتنی ہی مائیں بچوں کو روٹی

اور اب تک رنج رہے گا۔ دوست مٹ جائیں گے۔ اور بھائی جلد مارجا۔
 اور ان دونوں قبیلوں میں کینہ بویا جائے گا اور کلیجہ شق کئے جائینگے۔
 مرہ نے پوچھا۔ کیا معافی اور مہربانی کی امید نہیں اور اگر بڑی دیت
 دیجائے تو یہ جھگڑا طے نہیں ہو سکتا۔ جلیلہ نے کہا۔ کیا بچوں کو پہلانا
 ہے۔ کیا تغلب چند قربانی کے اونٹوں کے واسطے اپنے خداوند
 کے خون کو معاف کر دیں گے۔

پھر جب جلیلہ چلی گئی۔ تو کلیب کی بہن نے کہا۔ تیرا جانا ایسا ہے
 جیسا دشمن کا جانا اور تیرا فراق ایسا ہے جیسے شامت کا فراق۔ آل مرو
 پر ہمیشہ ہمیشہ خرابی رہی۔ جب یہ بات جلیلہ نے سنی تو کہا۔ کوئی بی بی
 اپنے ستر کی ہتک سے اور آئندہ قتل کے اندیشہ سے کیسے خوش ہو سکتی
 ہے۔ میری بہن کو خدا سعادت دے اوس نے یہ کیوں نہیں کہا۔ کہ
 مجھے وہاں حیا آتی تھی اور دشمنوں کا خوف تھا اس سے میں چلی آئی۔
 پھر یہ اشعار کہے۔

يَا ابْنَةَ الْاَقْوَامِ اِنْ لَمْتَ فَلَا	تَجَالِي بِاللَّوْمِ حَتَّى تَسْأَلِ
--	--------------------------------------

اے شریف لوگوں کی بیٹی اگر تو ملامت کرتی ہے تو ملامت میں جلدی نہ کر پہلے پوچھ تو لے

فَاِذَا مَا اَنْتِ ثَنَيْتِ الدِّي	يُوجِبُ اللّوْمَ فَلَوْ عِنِّي وَاعْدِلِي
------------------------------------	---

پھر اگر تو ایسی باتوں کی تہمت لگاتی ہے جس سے ملامت ضروری ہو جاتی ہے تو تجھے اختیار ہے مٹنی چاہے ملامت کر

اِنْ تَكُنْ اَخْتًا مَرِيئِي لَيْتَ عَلٰی	شَفَقِي مِنْهَا عَلَيْهِ فَاَفْعَلِي
---	--------------------------------------

اگر کسی شخص کی بہن کو اپنے بھائی پر شفقت کرنے سے ملامت کیا کرتے ہوں تو تو بھی مجھ پر ملامت کر

جَلَّ عِنْدِي فَعَلْ جَسَّاسُ فَيَا حَسْرَتَا فَيَا انْجَلَتْ اَوْ يَنْجَلِي

میرے نزدیک جاس نے جو کام کیا ہے وہ بہت ہی بُرا ہے۔ اسنوس ہے اور سپر جو کچھ سرزد ہوا یا آئندہ کو سرزد ہوگا

لَوْ بَعَيْنُ فُقِئَتْ عَيْنُ سَوَى اَخْتِهَا فَانْفَقَتْ لَوَاحِفِلْ

اگر کسی شخص کی آنکھ کے عوض اس شخص کی دوسری آنکھ کے سوا اور آنکھ بھوڑی جائے تو میں کچھ پردہ انہیں کرتی

تَحِلَّ الْعَيْنُ قَذَى الْعَيْنِ كَمَا تَحِلُّ الْأَمْرَ اَذَى مَا تَفْتَلِي

لیکن مشکل یہ ہے کہ ایک شخص کی ایک آنکھ میں کچھ بڑ جائے تو اس شخص کی دوسری آنکھ کو ایسی ہی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے جیسی مان کو وہ چھڑاتے وقت اپنے بچے کی تکلیف خود ہی اٹھانی پڑتی ہے۔

يَا قَتِيلًا قَوْضَ الدَّهْرُ بِهِ سَقَفَ بَنِي جَمِيعًا مَزْعَلْ

ہائے مقتول زمانہ نے اس کے سبب سے میرے گھر کی چھت کو اوپر سے بالکل گرا دیا۔

هَدَمَ الْبَيْتَ الَّذِي اسْتَحْدَثْتَهُ وَانْشَدَ فِي هَذَا مِ بَنِي الْأَوَّلِ

جو گھر کہ میں نے نیا بنایا تھا اسے تو اس نے گرا دیا۔ اور اب جو میرا پھیلا گھر تھا اس کے گرنے کے لڑی بھی مائل ہو رہا ہے

وَمَا زِلْنَا قَتْلًا مِنْ عَثَبِ رَمَلَتَا الْمُضْمِرَ بِهِ الْمُسْتَأْصِلْ

اور اس کے قتل سے ایک شبہ مجھ پر ایسا آکر لگا ہے جو قدر انداز اور بیخ کنون کا پھینکا ہوا معلوم ہوتا ہے

يَا نَسَائِي دُونَكُنَّ الْيَوْمَ قَدْ خَصَنَ الدَّهْرُ بَرَزٍ مُعْضِلْ

اے عورتوں اس دن کو تو دیکھو۔ زمانہ نے میرے نصیب میں کیسی لا علاج مصیبت لا ڈالی ہے۔

خَصَنِي قَتْلُ كَلْبٍ بِالْظِي مِنْ وَرَائِي وَلِظِي الْمُسْتَقْبِلْ

کلب کے قتل سے مجھ پر آگ سے بھیجے سے بھی آئی ہے اور آگ سے بھی آئی ہے۔

لَيْسَ مِنْ يَمَنِي لِيَوْمِهِ كَمَنْ اِنَّمَا يَمَنِي لِيَوْمٍ مُقْبِلْ

جو شخص میرے یمن کے لئے روز کے لئے روئے اور روپکے وہ اس کی طرح کیونکر ہو سکتا جو کسی آئندہ کے روز کے لئے بھی روئے

سُئْتُ الْمَذْرُوكُ بِالْثَارِ فِي دَرَكِي تَارِي شَكْلُ الْمَشْكَلِ

میں نے کو خون کا انتقام مل جاتا ہے تو اس کو شنی ہو جاتی ہے اگر مجھے اگر انتقام مل جائیگا تو پیارے کار و لا ینوالا ہی پیارے کار و لا ینوالا ہوگا

لَيْتَهُ كَانَ دَمًا فَاحْتَلَبُوا ۚ دَسْرًا مِنْهُ دَمِي مِنْ أَكْصَحْلٍ

کاش کلیب ایسا خون ہوتا کہ لوگ اوس سے دودھ دوسیتے دیکھنے وہ کوئی جانور ہوتا اور مارا جاتا تو کچھ بردا نہ ہوتی، مگر وہ تو میرے اکھل کا خون ہے۔ (جو پیرین ایک رگ ہوتی ہے اور اس کا خون نکالنا اللہ سے انسان پر ہوتا ہے)

إِنِّي قَاتِلَةٌ مُقْتَوْلَةٌ ۚ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْتَاحَ لِي

میں خود ہی قاتل ہوں اور خود ہی مقتول ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اس سے راحت دے

۳۵ مہلہل کا کلیب کے مقتول اب مہلہل کا حال سنئے اس کا نام عدی تھا۔ اور بعض پر جانا اور اس کا مشیہ کہنا نے امر القیس بھی بتایا ہے یہ امر القیس حجر الکندی کا مامون تھا۔ اوس کا لقب مہلہل (نازک شعہ کہنے والا) اس واسطے ہو گیا تھا کہ اوسی نے سب سے اول شعرون میں رقت و نزاکت پیدا کی ہے اور اونھیں برابر اور متصل بیان کیا ہے جسے قصیدہ کہتے ہیں۔ اور یہی شخص ہے جس نے شعر میں سب سے اول جھوٹ بولا ہے غرض جب یہ ہوش میں آیا تو اوس کے کانوں میں عورتوں کے چلانے کی یہ آواز پڑی کہ کلیب مارا گیا۔ تو اوس نے یہ شعہ کہے جو اس حادثہ میں سب سے اول شعر ہیں۔

كُنَّا نَغَارُ عَلَى الْعَوَاتِقِ أَنْ تُرَى بِالْأَمْسِ خَارِجَةً عَنِ الْوَطَانِ

اگر کنواری لڑکیاں گھروں سے باہر نکلتیں اور اوجھیں کوئی دیکھ لیتا تو ہمیں بڑی غیرت آتی تھی۔

فَحَزَنَ حِينَ تَوَيَّ عَلَيَّ حَبْرًا ۚ مُسْتَيْقِنَاتٍ بَعْدَهُ يَهْوَانِ

لیکن جب کلیب مر گیا تو ادھیں اوس کے بعد دولت و غاری کا یقین ہو گیا اور ننگے سر باہر نکل آئیں

فَتَرَى الْكَوَاعِبَ كَالطَّبَاةِ عَوَالِيًا ۚ إِذْ حَانَ مَصْرَعُهُ مِنْ الْأَكْفَانِ

جب اوسکے قاتل پر کفن لائے گئے۔ تو تم وہاں دن بڑی پستان الی معشوقین جہر نوکی طرح خوبصورت ہیں دیکھتے ہو کہ بے زور کھڑی

يَخْمَشْنَ مِنْ اَدْمِ الْوَجْهِ حُلَيْمًا مِنْ بَعْدِ وَيُعِدْنَ بِالْاَزْمَانِ

اور اپنے ننگے چہروں کی کمال اوس کے بعد نوچنے کھسوٹتے ہیں اور زمانہ ہائے رازنہک ایسے ہی کرتے رہیں گے

مُسْلِبَاتٍ نَكَدَهُنَّ وَقَدْ وَرَّ اجوا فِهِنَّ جُرْقَةً وَرَوَانِ

اور اپنے مصیبت کے لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اور اون کے دلوں میں سوزش و غم سے پیب پڑ گئی ہے

وَيَقْلْنَ مِنَ الْبُتْصِيفِ اِذَا دَعَا اِمْرَءٍ لِّخَضْبٍ عَوَالِي الْمُرَانِ

اور کہتی ہیں کہ اگر کوئی مہمان آئے تو اوسکا کھلانا والا اب کون ہے اور نیزون کے پکا فون کو (لاٹائی کے وقت میں) رنجے والا کون ہے

اَمْرًا تَسَارِبًا بِالْجَزْوِ رَاذَا غَلَا رِيحٌ يَقْطَعُ مَعْقَدَ الْاَشْطَانِ

اور جوق کہ پہلے اوجھون کی رسیوں کو توڑ توڑ ڈالے تو اسوقت یا کون ہو کہ قربانی کے اڈھون کو شیطانی لگا کر تھکے

اِمْرَءٍ لِّاَسْبَاقِ الدِّيَارِ وَبَهْمَا وَلِفَادِحَاتِ نَوَائِبِ الْحَدَثَانِ

اور کہیں کہ قاتلوں کی طرف سولہنی آیتیں دعو اور بغیر لگوں سے وصول کر کے جمع کرے! اور حادث کی گردش کی غمناک ابتلا کر

كَانَ الذَّخِيرَةُ لِلزَّمَانِ فَهَدَّ فَقَدَانَهُ وَاحْتَلَّ رُكْنَ مَكَانِي

وہ تمام زمانہ کے لئے ایک ذخیرہ تھا اوسکے جاتے رہنے نے مجھے اُچار دیا۔ اور میرے مکان کا ستون اوکھٹ کر لے گیا

يَا لَيْفَ نَفْسِي مِنْ زَمَانٍ فَاجِعٍ أَلْقَى عَلَيَّ بِكُلِّ وَجْرَانِ

اے میری جو مجھ پر۔ کہ اوس کی موت کے درد انگیز زمانہ نے میرے سینہ اور گردن پر

بِمَصِيبَةٍ لَا اسْتَقَالَ جَلِيلَتِي غَلَبَتْ عِزَاءَ الْقَوْمِ وَالنِّسْوَانِ

ایک ایسی بڑی مصیبت لا کر ڈالی ہے۔ کہ جو ہٹ ہی نہیں سکتی اور غلبہ لگ گیا اور جتنی عورتیں ہیں ان کے عزائے وہ بڑھ گئی ہے

هَدَّتْ حِصُونًا كُنْ قَبْلُ مَلَاوِذَا لِذَوِي الصَّهْلِ مَعَاوِلَ الشُّبَالِ

اور اون قلعوں کو جو پہلے بوڑھوں اور جوانوں سب کے لئے بھادامی تھے اوس نے ٹکرا دیا ہے

أَصْحَتْ وَأَضْمَتْ سَوْهًا مِنْ بَعْدِهَا مُتَهَدِّمَ الْأَرْكَانِ وَالْبُنْيَانِ

اور وہ قلعہ بھی اور ادا بھی دیو اور یہ بھی کلیب کے بعد ایسی ہو گئی ہیں کہ اس کے ستون اور بنیادیں بگڑ گئیں اور ٹل گئی ہیں

فَأَبْكَيْنُ سَيِّدَ قَوْمِهِ وَأَنْدَبْنَاهُ شُدَّتْ عَلَيْهِ قَبَاطِي الْأَكْفَانِ

وہ پیریاں کلیب کو چاہتی قوم کا سردار تھا تین اور اوپر چھوٹی پٹی ہیں اور اوپر کفنیں کے قبایط کیڑے پلٹے ہوئے ہیں

وَأَبْكَيْنُ لِلْأَيْتَامِ لَمَّا أَقْطَوْا وَأَبْكَيْنُ عِنْدَ تَخَاذُلِ الْجَبَرَانِ

اور اس پر روتی ہیں کہ غلط کے وقت یتیموں کو جو پرورش کرتا تھا اب کون کرے گا۔ اور نیز اس پر روتی ہیں کہ پڑوسی پڑوسیوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور نہ دیکھنے والا جاتا رہا پڑوسی پڑوسی

وَأَبْكَيْنُ مَضْرَعٍ حَيِّدَةٍ مُتَزِمَةٍ بَدَمَائِهِ فَلَذَاكَ مَا أَبْكَانِي

اور وہ اس کی خون آلود گردن جہاں پڑنی ہوئی ہے اسے دیکھ دیکھ کر روتی ہیں کہ جنگی گریہ و زاری نے مجھ کو لادیا

فَلَا تَرُكْنِي بِهِ قَبَائِلُ تَغْلَبُ قُلُوبُكُمْ عَلَى قَوَائِمِ قَوْمِكُمْ مَكَانِ

اب میں اس کے انتقام لینے کے واسطے قبائل تغلب کو ہر مکان اور ہر مقام پر بٹل کرادونگا

قَتَلِي تَعَاوَرَهَا النُّسُورُ أَكْفَهَا يَنْهَشُهَا وَحَوَاجِلُ الْغُرَبَانِ

اور ان قتلوں پر گدہ اور کرون کے غول بار بار آتے ہونگے۔ اور ان کے ماتھوں کو ان کے بدنوں پر اکیڑتے ہونگے

پھر مہبل اس مقام پر جہاں کلیب مارا گیا تھا گیا۔ اور اس کے خون کو دیکھا۔ اور اس کی قبر کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔ پھر کہا۔

أَنْ تَحْتَ التَّرَابِ حَيٌّ مَا وَعَوْنَا وَخَصِيًّا أَلَدَّا مِعْلَاقِ

اس مٹی کے نیچے (بڑا صاحب) عزم اور حزم ہے۔ اور ایسا حکومت کر نیوالا ہے جو بڑا جھگڑا لیا اور تیز مزاج تھا۔

حَيَّةٌ فِي الْوَجَارِ أَسْبَدُ لَا يَنْفَعُ مِنْهَا لَيْسَ لَيْتَ نَفْسُ الرَّاqِ

وہ ایک کالے سانپ کی طرح سورخ میں ہے جس کے کاٹے ہوئے کو منتر پڑھنے والے کا منتر کچھ فائدہ نہیں بخشتا

۳۹ مہبل کے سفیروں کا مرہ کے پاس جانا پھر مہبل نے اپنے بال کٹوائے کیڑے دہو کر سپید کر دیے

اور اپنے بیویوں سے الگ ہو گیا۔ اور عورتوں سے ہنسی مذاق چھوڑ دیا۔ اور قمار اور شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور بڑے بڑے لوگوں کو اون میں سے نبی شیبان کے پاس بھیجا۔ جو مرہ بن ذہل بن شیبان کے پاس آئے۔ وہ اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان سفیروں نے شیبانیوں سے کہا۔ کہ تم نے کلیب کو ایک اونٹنی کے عوض میں مار ڈالا۔ یہ بڑا ہی سخت کام کیا ہے۔ اور تمام رشتہ ناتے کی الفت کا کچھ خیال نہ رکھا ہے۔ اب ہم تم سے چار باتیں چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ضرور بخشنے کرنی پڑیگی۔ اور جب تم اون میں سے ایک کر دو گے تو ہم کو صبر آ جائے گا۔ یا تو تم کلیب کو جلا دو۔ ورنہ اوس کے قاتل جیساں کو دید و تاکہ اوسے قتل کر ڈالیں۔ اور اگر اوسے نہیں دیتے ہو تو ہمارا کو دید و جوا دسی کا ہمسرہ ہے یا مرہ تو اوس کے عوض میں آ۔ تاکہ تجھے ہی قتل کر سکے ہم اپنا پورا عوض لے لیں مرہ نے کہا۔ کلیب کے چلانے پر تو میں قادر نہیں۔ رہا جیساں وہ ایک کڑا ہے۔ اوس نے جلدی میں آکر برچھا مارا اور اسی وقت گھوڑے سے ہوا اتر کر چلا۔ معلوم نہیں کہ کہاں گیا۔ ہمارا کی نسبت جو تم کہتے ہو۔ اوس کے دربار میں ہیں اور دس بجائی ہیں اور دس بجتے ہیں۔ اور سب کے سب اپنی قوم کے شہر میں ہیں وہ اوسے کیونکر دوسرے کے گناہ کے عوض میں دیریں سگے۔ اور میرا حال یہ ہے کہ میدان میں جس وقت سوار نکلیں گے اور وقت میں ہی سب کے اول قتل ہونے کو موجود ہوں۔ پھر میں کیون مہرت کی جلدی کروں۔ لیکن دو باتیں اور ہیں میں کہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ میں سب سے اور باقی بیٹے ہیں

اون میں سے جسے کہو میں دیکھتا ہوں تم چاہو اپنے آدمی کے عوض اسے مار ڈالو۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ہزار ناقہ اسکی دیت میں دیتا ہوں جبکی آنکھیں سیاہ اور اُذن سرخ ہو گئے۔ اس سے ایچی بڑ گئے۔ اور بولے کہ تو ان چیزوں کے دینے کا ہمارے سامنے ذکر کرتا ہے۔ اور کلیب کے خون کے عوض دودھ دیتا ہے۔

۳۷ بکر تغلب میں لڑائی پھر تغلب اور بکر میں لڑائی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جلیلہ کا قائم ہونا اور مہلہل کا مرنے کا کلیب کی بی بی اپنے باپ کے پاس اپنی قوم میں چلی گئی اور بعض لوگ قبائلی بکر کے لڑائی سے علیحدہ ہو گئے۔ اور لڑائی میں نبی ثیبان کی مسعدت کو پسند نہیں کیا۔ اور کلیب کے قتل کو اسخون نے ایک بڑا گناہ سمجھا۔ اس وقت بحیم اور یشر قبیلہ الگ ہوئے تھے اور حارث بن عبادی نے بھی اپنے اہل بیت کو الگ لے لیا۔ اور شیبانیوں کی نصرت نہ کی تھی اور مہلہل کلیب کے بھائی نے مرثیہ میں کتنے ہی قصائد کہے ہیں۔ اون میں سے ایک یہ ہے

کَلِيبٌ لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا وَمِثْلُهَا اِذَا نَتَّ خَلِيَتَهَا فَمِنْ يَخْلِيَهَا

اے کلیب جن لوگوں نے دنیا کو خالی کر دیا ہے اون کی ہی طرح تو نے بھی اسے خالی کر دیا ہے۔ اسنے اپنے بھائی میں کچھ لطف نہیں

کَلِيبًا يَفْتِي عَزِزًا وَمَكْرَمَةً حَتَّى السَّقَائِفِ اذْ يَعْلُوهُ سَائِفُهَا

اے کلیب کیا عزت و مکرمت اگر کسی نے تجھ کو ان کے نیچے بڑا ہوا ہے۔ اور اونکی دیوار کے رُو سے تجھ سے بلند ہو رہے ہیں

نَعَى النَّعَاةَ كَلِيبًا لَمْ يَفْقَلْتُ لَهُمْ مَا لَتْ بِنَا الْأَرْضَ وَالَّتْ وَاسِيَهَا

جسکے خیر و ہندون اگر کسی نے مرثیہ نہ تجھ کو دی۔ تو میں نے اون کو کہا۔ اس صدمہ تو زمین مل گئی اور میں نے بچاؤ دینے اپنی حکیم چھوڑ دی

الْحَزْمُ وَالْعَزْمُ كَانَا مِنْ صَنِيعَتِهِ مَا كُلُّ الْأَيَّةِ يَأْقُومُ حُصْنَهَا

عزم و جزم دونوں چیزیں اسکی آویختگی تھیں! اور لوگوں میں ان سے نفعتوں کو نشانہ نہیں کر سکتا ہوں جو اس کے وجود سے مخلوق کو حاصل نہیں

القائد الحیل تزدی فی أعینہا زھواً اذ الحیل لجت فی تعادیلہا

وہ اون سرور کا سپہ سالار تھا کہ جو سوار دشمن کی تابانی پر راوی میں جب جد ہوا تو اس نے اون گھوڑے میں گلیاں مار کر دے دیئے ہیں

مِنْ خَلٍ تَغْلِبَ مَا تَلَقَى اسْتَهْا الْاَوْقَدُ خَضَبُوهَا مِنْ اَعْدِیْهَا

تغلب کے سواروں میں کوئی شخص نہ تھا کہ اس وقت تک نہیں ڈالنا کہ جب تک کہ او کو دشمنوں کے خون رنگ نہ لیتے ہوں

يَمْهَرُونَ مِنَ الْخَطِّ مُدْجَةً صَمَا اَنَابَتْ هَا زُرْقَا عَوَالِیْهَا

اور وہ اون خطی نیزوں کی سرور پر لڑتے ہیں جو شکل کے مدور ہوتے ہیں۔ صا و جب تک کہ نوکیلاں خوش اور سرون پر پیہ کا چڑھے ہوتے ہیں خطی ایک غلام خطا طے کے طرف منسوب ہے۔ جو بحرین میں ایک لنگر گاہ ہے اور جہاں عمدہ نیزوں کی تجارت ہوا کرتی تھی

لَيْتَ السَّمَاءُ عَلَى مَنِّجَتِهَا وَقَعَتْ وَاَنْشَقَّتْ اَلْاَرْضُ فَاِنْجَابَتْ فِيْهَا

کیا اوس چھتا کر آسمان اون لوگوں پر گر پڑتا جو اوس کے پیچھے رہتے ہیں! اور زمین پھٹ جاتی اور جو لوگ اوس میں ہیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے

لَا اَصْلَحَ اللّٰهُ مِنْ اَمْرِ نَصَا الْحُكُوْا مَلَاحِیْتُ الشَّمْسُ فِيْ اَعْلَى عِجَارِیْهَا

خدا اوس شخص کو ہم سے بھلائی نصیب کیے جو اسی کی برکت سے اس وقت تک صلح کر لے۔ جب تک کہ آفتاب اپنے بلند استون میں چمکتا رہے گا۔

۳۸ بکرا اور تغلب میں غنیزہ پھر بکرا اور تغلب میں لڑائی شروع ہوئی۔ کہتے ہیں۔ کہ پہلی

اور دہنی اور ذناب اور واردا لڑائی جو اون میں ہوئی ہے۔ وہ غنیزہ کی لڑائی ہے۔

اور فضیلت اور فضیلت کی لڑائی یہ غنیزہ فلیج کے پاس ایک مقام ہے۔ اس وقت دونوں

فریق برابر رہے۔ اس لڑائی کی نسبت مصلح نے کہا ہے۔

كَأَنَّا غَدَوَةٌ وَنَبِیْ اَبِیْنَا بِجَمْبِ غُنَیْزَةٍ رَّحِیْمًا مَدِیْرَ

کل ہم اور ہمارے دادا (واک) کے بیٹے (نبی بکر) غنیزہ کے قرب جوار میں بھی دو گھوڑوں کے (تلاؤں کے) پاس بھی لڑ رہے جاتے تھے

وَلَوْ لَا الرِّیْحُ اَسْمَعَ اَهْلَ الْحَجْرِ صَلِیْلُ الْبَیْضِ تَقْرِعُ بِالْذِّكْرِ

اگر ہوا کاخ دوسری طرف نہ ہوتا تو اسے خودوں پر تلواروں کے گنے سے جو کہان کی آواز نکلتی تھی جس کے لوگ اسے بھی سن لیتے

پھر فریقین اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور کچھ مدت کے بعد بنی شیبان

جہاں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں ایک چشمہ موسوم نہی پر فریقین کا مقابلہ ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہی نہی پر کی لڑائی ان دونوں فریقین میں سب سے اول ہوئی ہے اس وقت بنی تغلب کا رئیس مہمل تھا۔ اور بنی شیبان کا رئیس حارث بن مرہ تھا۔ بنی تغلب اس میں مغلوب ہو گئے اور بنی شیبان کو اس میں غلبہ ہو گیا تھا۔ اور ان میں کشت و خون خوب ہوا۔ مگر اس لڑائی میں بنی مرہ میں سے کوئی نہیں مارا گیا پھر فریقین ذنائب میں آکر لڑے۔ یہ لڑائی اونکی سب لڑائیوں سے بڑی لڑائی تھی۔ اس میں بنی تغلب کو غلبہ رہا اور بنی بکر بہت کثرت سے مارے گئے۔ اس لڑائی میں شراحیل بن مرہ بن ہمام بن ذہل بن شیبان مارا گیا تھا جو فزان کا دادا اور نیز معن بن زائدہ کا دادا تھا۔ اور حارث بن مرہ بن ذہل بن شیبان بھی اس لڑائی میں قتل ہوا تھا۔ اور بنی ذہل میں ثعلبہ میں سے عمرو بن سدوس بن شیبان بن ذہل وغیرہ بکر کے رئیس مارے گئے تھے۔

پھر ان میں واردات کی لڑائی ہوئی۔ اس وقت بھی بہت ہی کشت و خون ہوا۔ اور تغلب کو ہی فتح رہی۔ اور بنی بکر بہت مارے گئے۔ اور جہاس کا بھائی ہمام بن مرہ جو اس کا حقیقی بھائی تھا اس لڑائی میں مارا گیا۔ جب مہمل اس کی لاش پر چھو سچا اور اسے مرا ہوا دیکھا۔ تو کہا۔ کہ کلیب کے بعد جو شخص مارا گیا وہ میرے نزدیک تجھ سے بڑا بکر کوئی نہیں تھا اور بکر غم و نو کے بعد کبھی کسی اچھے کام کے لئے فراہم نہیں ہونگے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہمام فضیلت کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ قصہ کی لڑائی میں

۶۰ قتل ہوا تھا۔ اور ناشر نے اسے مارا تھا۔ ہمام نے اس ناشرہ کو کہیں پڑا پایا تھا اور اسے پرورش کیا اور اس کا نام ناشرہ رکھا تھا۔ اور وہ اوسی کے پاس تھا۔ جب یہ جوان ہوا تو اسے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ میں تغلبی ہوں۔ پھر جب اس روز لڑائی ہو رہی تھی۔ اور ہمام بھی لڑائی میں مصروف تھا۔ اور جب پیسا ہوتا تو مشک کے پاس آتا اور پانی پی جاتا تھا۔ کہ اسی میں عالم غفلت میں ناشرہ نے اسے قتل کر دیا۔ اور اپنی قوم تغلب میں جا ملا۔ جہاں کئی قریب تھا کہ پڑا جائے مگر وہ بچ گیا۔ اس پر مہملہل نے کہا۔

لَوْ اَنْخِلَ اذْ رَكَاكَ وَجَدْتُمْ ۝ مَثَلُ الْيَاسْرِ غَرِيبٌ ۝

اگر میں سو اٹھ تک پہنچ جاتے تو تو دیکھنا کہ غیب عربین کے مغلو کبے کے لئے وہ شیردن کے مانند ہیں ++ اور یہ بھی اوس نے اسی موقع پر کہا ہے۔

وَلَا تُرِيدُ الْخَيْلَ بَطْنُ اَرَاكُم ۝ وَلَا تُضَيِّقُ فَعْلُ ذَاكَ دِيُونِي ۝

اور میں اپنے سواروں کو بطن اراکہ تک لے جاؤنگا جو بکر کا کوئی مقام تھا۔ اور اس طرح جو انتقام کا قرض بھر رہے اسے اور اگرچہ

وَلَا قَتْلَنَ حَاجَا حَمَامٍ مَبْعُورٍ ۝ وَلَا بُكَيْنَ بَهَا جَفْوَزَ غَيُون ۝

اور میں تمہارے بکر کے سردار دن کو قتل کرونگا۔ اور اوتھکے قتل سے آنکھوں کی پلکوں کو یا کوٹھڑیوں کو ڈلاؤن گا ++

حَتَّى تَطْلُ الْحَامَاتُ مَخَافَةً ۝ مِنْ وَقَعْنَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا جَنِين ۝

اور ایسا کروں گا کہ حاملہ عورتیں ہماری لڑائی کے خوف سے اپنے تمام بچے بیٹ سے ڈال دیں گے۔ ان ایام کی ترتیب لوگوں نے مختلف طرح پر بیان کی ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ تھا ہم آئندہ کریں گے۔

۶۱ جہاں ابو ذریہ کی کشتی نبی تغلب کے طلباء اور قرادل ابو ذریہ تغلبی وغیرہ تھے

اور جاس وغیرہ اپنی قوم کے طلبہ تھے۔ ایک مرتبہ راستے کے وقت جاس اور ابو نوبرہ دونوں کا آنا سامنا ہو گیا اور نوبرہ نے جاس سے کہا۔ آؤ یا تو ہم تم دونوں کو کشتی کریں۔ یا نیزہ بازی یا شمشیر زنی کی لڑائی لڑیں۔ جاس نے کشتی کو پس کر لیا۔ پھر دونوں نے کشتی کی۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔ جب اون کے اصحاب نے اونہیں دیر تک نہ دیکھا تو اون کی تلاش میں نکلے دیکھتے کیا ہیں۔ کہ وہ دونوں کشتی لڑ رہے ہیں۔ اس وقت قریب تھا کہ جاس اور نوبرہ کو گمراہی ہو گئی۔ اور دونوں کے مصادفہ آچھوٹے اور اونہیں ہٹا دیا۔ اور نوبرہ جاس کے قریب پہنچا۔ اور اس کے ہاتھ میں لگا کر کہ کسی طرح اس کا قتل کر دیا گیا۔

مقلد کہ ہیں اور اس کی ہر وقت تاک جھانک میں لگے رہتے تھے۔ اس کے بعد اس کے پاس سے کہا کہ تو اپنے ماموں کے ہاں شام کو چلا جا۔ لیکن اس سے انکار کیا۔ باپ نے اس کی بہت انت و خوشامد کی اور اس کے ساتھ اپنے آدمی دیکر مخفی طور پر اسے شام کو روانہ کر دیا۔ اس کی خبر پہنچی کہ بھی حد لپی۔ اس نے فوراً ابو نوبرہ کے پاس (دار و درون) کے ساتھ اس کے پیچھے بھیجا۔ یہ لوگ نہایت ہی تیزی سے روانہ ہوئے۔ اور جاس کو جا گھیرا۔ جاس اون سے خوب لڑا۔ اور اون سے اور اس کے ساتھ ماری سے گئے۔ صرف دو شخص اون میں سے باقی رہ گئے۔ اور جاس نے انہما زخمی ہو گیا۔ کہ اون زخموں ہی سے مر گیا۔ اور اس کے ساتھ ان کے دو آدمی بھی صرف دو ہی آدمی بچے باقی رہ گئے۔ پھر یہ جو لوگ باقی رہ گئے تھے انہوں نے آکر اپنے اپنے طرف والوں کو خبر دی۔ جب

مرنے سنا کہ جس مارا گیا۔ تو کہا اگر اوس نے اپنے مخالفون میں سے کسی کو نہیں مارا تو مجھ کو اسکا بڑا بیچ ہے۔ لیکن خبر دیئے والوں نے کہا۔ کہ اوس نے اپنے ہاتھ سے ابو نذیرہ رئیس قوم کو قتل کیا۔ اور اوس کے ساتھ کے اور بھی پندرہ آدمی ہماری شرکت بغیر اوس نے مارے۔ اور باقیوں کو ہم نے مارا تو کہا۔ کہ البتہ جس نے اگر ایسا کیا تو مجھے ایک گونہ تسلی ہوئی۔

جس کے قتل کی ایک اور روایت بھی ہے۔ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکر و تغلب کی لڑائی میں جس سب سے پیچھے مارا گیا ہے۔ اوس کے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اوسکی بہن جلیلہ کلیب وائل کی بی بی تھی۔ جب کلیب مارا گیا۔ تو وہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی۔ اسوقت وہ حاملہ تھی۔ پھر دونوں فریق میں لڑائی ہوئی۔ اور جو جو واقعات ہونا تھے وہ ہوئے۔ جب طرفین کی حالت قریب فنا ہونیکے پھونچ گئی تو ادھون نے صلح کر لی۔ لیکن جب جلیلہ اپنے باپ کے گھر آ گئی۔ تو اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ اور اوس نے اوسکا نام ہجرس رکھا۔ اور جس نے اوسے پالا۔ وہ بچا یہ ہی سمجھتا تھا کہ جس ہی اوس کا باپ ہے۔ پھر جس نے اپنی بیٹی اوسے دیدی۔ اتفاقاً کہیں ہجرس اور بکر کے ایک اور شخص سے کچھ گفتگو ہوئی۔ بکر نے اوس گفتگو میں اوس سے کہا۔ کہ تو اپنی باتوں سے باز نہیں آتا۔ کیا تجھے بھی تیرے باپ کے پاس پھونچا دوں۔ ہجرس یہ بات سن کر خاموش ہو گیا۔ اور رنجیدہ و دلگیر اپنی ماں کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب قصہ کہا۔ پھر جب وہ اپنی بی بی کے پاس سویا تو اوس نے دیکھا کہ اوسکا شوہر کچھ غمگین ہے۔ اور کچھ فکر میں ہے۔

جس سے اوسے شک گزرا۔ اور یہ قصہ اوس نے اپنے باپ جاس سے بیان کیا۔ جاس نے کہا۔ وہ بے شک بدلا لینگا۔ اور رات کو ایسے سویا جیسے کوئی گرم پتھر پر سوتا ہو۔

پھر صبح ہوئی۔ تو ہجرس کو بلایا۔ اور اوس سے کہا تو میرا بیٹا ہے اور جس قدر میں تیری قدر و عزت کرتا ہوں وہ تو خوب جانتا ہے۔ اور میں نے تجھے اپنی بیٹی دی ہے۔ تیرے باپ کے سبب سے ایک مدت دراز تک لڑائی رہی اور اوس کے بعد ہم نے صلح کر لی ہے۔ اور الگ الگ ہو گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جیسے اور لوگوں نے صلح کر لی ہے اوسی طرح تو بھی اوس صلح کے عہد و پیمان میں شریک ہو جائے۔ اس لئے تو میرے ساتھ چل کہ ہم تجھ سے بھی وہی قول و قرار لے لیں جو ہم سے لئے گئے ہیں۔ ہجرس نے کہا اچھا بھتہ ہے پھر جاس نے اوسے ایک گھوڑا چڑھنے کو دیا۔ اور وہ اوس پر زرہ پہنکر سوار ہوا۔ اور کہا مجھ سا آدمی بغیر ہتیار اپنے لوگوں کے پاس نہیں جاسکتا ہے۔ پھر وہ اپنے گھر سے نکل کر غلب اور بکر کے آدمیوں کے پاس آئے۔ اور جاس نے ان سب کے روبرو سارا قصہ بیان کیا۔ اور ان سے کہا۔ ہجرس بھی چاہتا ہے جو عہد و پیمان آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ بھی کر لے۔ اور اسی واسطے وہ عہد و پیمان کرنے کو یہاں آیا ہے جو تم لوگوں نے کئے ہیں۔ پھر جب وہ لوگ خون کے نزدیک گئے۔ اور عہد کرنے کو کھڑے ہوئے تو ہجرس نے اپنے نیزہ کو خوب مضبوطی سے پکڑا۔ پھر کہا میں کرباس گھوڑا نیزہ تلوار سب چیزیں موجود ہیں کوئی شخص اپنے

باپ کے قاتل کو کیسے چھوڑ دے۔ جس میں یہ دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ اس نے جس کے برچھا مارا۔ اور قتل کر کے اپنی قوم میں چلا گیا۔ اس نے جس میں ہی ان ایوں میں سے سے بیچھا مارا گیا ہے مگر اول روایت زیادہ مشہور ہے۔ اب ہم بھی اپنے سیاق کلام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۴۱ مرہ کے صلح کے پیغام غرض جس جس جب مارا گیا۔ تو اس کے باپ مرہ نے محلہل کو محلہل کا نہ ماننا اور بھیک کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ آپسیرا بدلتا پورا ہو گیا جس قتل کے سببے حادث کا مارا گیا اب لڑائی موقوف کر۔ اور کشت و خون میں اس سے بھی لڑائی میں شریک ہونا اسراف اور لجاج نہ کر۔ اور آپس میں صلح کر لے۔ صلح دو نو حیون کے لئے اچھی ہے۔ اور ہمارے دشمنوں کے واسطے بڑی خرابی کا باعث ہے۔ مگر محلہل نے نہ مانا۔

اور لکھ آئے ہیں۔ کہ حارث بن عباد لڑائی میں شریک نہ ہوا تھا۔ اور الگ ہو کر بیٹھ رہا تھا۔ جب جس اور ہمام مرہ کے دو بیٹے مارے گئے۔ تو حارث نے اپنے بھتیجے بھیر کو جو اس کے بھائی عمرو بن عباد کا بیٹا تھا محلہل کے پاس بھیجا۔ اور جب اسے ناقہ پر سوار کر آیا۔ تو محلہل کو ایک خط میں لکھا۔ کہ تو نے اب بہت کشت و خون کیا۔ اور قتال حد سے گزر گیا۔ اور تو نے اپنا انتقام لے لیا۔ بلکہ بکر کے کچھ آدمی اور بھی مار ڈالے۔ میں اپنے بیٹے کو تیرے پاس بھیجتا ہوں۔ چاہے تو تو اسے اپنے بھائی کے عوض مار ڈال۔ اور دو نو حیون میں صلح کر لے۔ اور چاہے اسے چھوڑ دے اور بغیر اسے ہی صلح کر لے۔ کیونکہ ان لڑائیوں میں دو نو حیون میں سے

وہ وہ لوگ مارے گئے ہیں کہ جن کا زندہ رہنا ہمارے تمہارے واسطے بڑی خیر و برکت کا باعث ہوتا۔ جب محلہل نے خط کو پڑھا۔ تو یکڑ کر بھیر کو قتل کر دیا۔ اور کہا کلیب کے جوتی کے تسمہ کے عوض تو مارا جا۔

جب اوس کے باپ نے سنا کہ بھیر مارا گیا۔ تو سمجھا کہ محلہل نے اوسے اپنے بھائی کے عوض میں مارا ہے۔ تو کہا کہ یہ مقتول کیسا اچھا ہے جس کے سبب وائل کے بیٹوں میں صلح ہوئی ہے لیکن جب لوگوں نے کہا۔ کہ محلہل نے اوسے قتل کرتے وقت کہا تھا۔ کہ تو کلیب کے جوتی کے تسمہ کے عوض مارا جا۔ تو اس سے حارث بن عباد کو بڑا غصہ آیا۔ اور کہا۔

قَرَبًا مَرَبَطَ النِّعَامَةِ مِّنْ لِّقَتِّ حَرْبٍ وَائِلَ عُرْجَالِ

میرے نعام گھوڑی کی تری میسرے پاس لاؤ۔ اب بائج اوشنیوں کو بھی دائل کی حل رہا یعنی میں جو نہیں لڑتا تھا لڑاؤ گا

قَرَبًا مَرَبَطَ النِّعَامَةِ مِّنْ شَابِ رَاسِي وَانْكَرَتْ رِجَالِي

میرے گھوڑی نعام کی تری میسرے پاس لاؤ۔ میرا سر سید ہو گیا۔ اور میرے لوگ مجھے برا سمجھنے لگے ہیں

لَوْ اَنَّ مَبْخَنَاتِهَا عَلِی اللّٰهِ وَانْجَرَّهَا الْیَوْمَ صَالِی

نہا خوب جانتا ہے میں نے تو لڑائی نہیں اٹھایا ہے۔ لیکن البستہ آج میں اوس کی حرارت میں تباہ ہو گا

۴۲ بکر کا قصہ کی لڑائی پھر نعام گھوڑی حارث کے پاس لائے۔ اور وہ ایسی

میں سر مند وانا اور جڈ کا اچھی گھوڑی تھی کہ اوس زمانہ میں اوس کا نظیر نہ تھا۔

حارث اوس پر سوار ہوا۔ اور وہ ہی بکر کا امیر شکر ہوا۔

اور لڑائی میں گیا۔ جب وہ لڑائی میں سب سے اول شریک ہوا تو قصہ کی

لڑائی ہوئی۔ جسے تخلیق اللہ کی لڑائی بھی کہتے ہیں اور تخلیق اللہ دچوٹی موند

کے دن کی لڑائی) اسے اسوائے کہتے ہیں۔ کہ اوس روز بکرنے اپنے سر
منڈائے تھے۔ تاکہ آپس میں اونکی شناخت رہے۔ اور وہ غیرون میں
اور اپنوں میں اوس سے تمیز کر سکیں۔ لیکن حجد بن ضبیعہ بن قیس نے
جو سامعہ کا باپ تھا اپنے بال نہیں مونڈے۔ اور کہا میں تو خود ہی چھوٹا
آدمی ہوں۔ مجھے عیب دار مت کرو۔ اور میں اس چوٹی کے نہ کاٹنے کو
عوض سب سے پہلے میدان میں جاؤنگا۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔
ادھر سے اوس کے مقابلہ کو ابن عناق نکلا۔ حجد نے ادھر حملہ کر کے اوس
قتل کر دیا۔ اور اوس وقت یہ رجز پڑھا۔

رَادُّ وَالْحَيْلُ اِنْ اَلَمَتْ اِنْ لَوَّ اَقَابَتْهُمُ فَجَزُّوا مَتًى

اگر سوار نزدیک آئیں تو تم اور یحییٰ میری طرف پھیر دو۔ پھر اگر میں اون سے نہ لڑوں تو تم میری چوٹی کاٹنا

۴۳ حارث کا مصلہل کو اس روز حارث بن عباد بھی خوب لڑا۔ اور غلبہ میں
گرفتار کر کے ایک ہوکر سی جھپٹا بہت ہی کشت و خون ہوا۔ چنانچہ طرفہ اوسکا بیان کرتا ہی۔

سَاۡلُوۡا عَنَّا الَّذِیۡ یَعْرِفُنَا بِقُوۡا نَا یَوْمَ تَحْلُوۡا الْمَمۡ

ہمارا حال اوس شخص سے پوچھو جس نے ہماری قوتوں کا حال اوس روز جان لیا تھا جس نے تمہارا لہجہ اپنی چوٹیاں منڈائی تھیں۔

یَوْمَ تُبْدِیۡ لِلبَیۡضِ عَزَاسُوقَهَا وَتَلۡفُ الْحَیۡلُ اَفۡوَاجَ النِّعَمِ

اوپر مذکور سپرید ہوا روئے اپنی ساقیں کو لہجہ میں (یعنی ننگی تھیں) لڑائی جوش پڑتی) اوسا روئے کے اونکو غول جمع کرے جو اور یحییٰ بن کعب

اسی روز حارث بن عباد نے مصلہل کو گرفتار کر لیا تھا۔ مصلہل کا نام
عدی تھا۔ اور حارث اوسے نہ جانتا تھا۔ حارث نے اپنے قیدی سے کہا۔ کہ
مجھے عدی تک پہنچا دے۔ میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ مصلہل نے کہا۔ کہ اسپر

خدا کی قسم کھالے۔ کہ اگر میں تجھے عدی کا پتا بتا دوں تو تو مجھے چھوڑ دیگا۔ حارث نے کہا اچھا اور اس سے پورا وعدہ کر لیا۔ تب قیدی نے کہا میں ہی تو عدی ہوں۔ اس لئے حارث نے اس کی پیشانی کے بال مونڈ لئے اور اسے چھوڑ دیا اور یہ شعر کہا۔

لَهْفَ نَفْسِي عَلَى عَدِيٍّ وَلَمْ أَعْرِفْ عَدِيًّا إِذْ أَمَكْتَنِي لَيْدَانِ

عدی کے سب سے مجھے اپنا اور پراسوس آتا ہے میں تو اسے جانتا نہ تھا۔ اور وہ میرے ہاتھوں میں آکر پکڑ لیا تھا

۴۴ بکر و تغلب کی بڑی اور وہ لڑائیاں جو ان دونوں طايفون میں بڑی سخت بڑی لڑائیاں اور مدت جنگ ہوئی ہیں صرف پانچ ہیں۔ ایک تو عقیزہ کی لڑائی کہ جس میں

تغلب کو بکر پر غلبہ رہا تھا۔ تیسری لڑائی حنوکہ ہے جس میں بکر تغلب پر غالب رہے تھے۔ چوتھی لڑائی قضیبات کی ہے جس میں بکر کو بڑا نقصان ہوا تھا۔

اور گمان ہو گیا تھا۔ کہ انکی اصلاح پھر نہ ہو سکے گی۔ پانچویں لڑائی قضہ کی ہے۔ جسے تھالق کی لڑائی بھی کہتے ہیں۔ اس لڑائی میں حارث بن

عباد بھی شریک تھا۔ پھر ان لڑائیوں کے بعد اور بھی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے نقیہ کی لڑائی ہے اور فصیل کی لڑائی ہی

جس میں بکر تغلب پر غالب ہے۔ اسکے بعد ان میں کوئی عام لڑائی نہیں ہوئی۔ لوٹ پاٹ اور تاخت و تاراج ہوتا رہا۔ اور چالیس برس لڑائی رہی

۴۵ مصلح لڑائی مونہ پھر مصلح نے اپنے قوم سے کہا۔ میرے نزدیک کر کے میں کو چلا جانا۔ مناسب ہے۔ کہ اب تم اپنی قوم کے لوگوں کو تباہ و برباد

نہ کرو۔ کیونکہ وہ تمھاری صلاح و بہبود کے خواہاں ہیں۔ تمہیں چالیس برس

لڑتے ہو گئے ہیں۔ میں اس پر تو تحقیق ملامت نہیں کرتا کہ تم نے اپنا انتقام لینے میں کیوں کوشش کی لیکن اگر یہ مدت رفاہیت اور عیش میں بھی گزرتی تب بھی طبعیتیں ملول ہو جاتیں۔ بھلا اس لڑائی جھگڑے میں ملول کیوں نہ ہو جائیں۔ دو نوقبیلہ فنا ہو گئے۔ مائیں بے فرزندوں کے رہ گئیں۔ اولادیں یتیم ہو گئیں۔ چاروں طرف ہمیشہ نوحہ و زاری کی آواز آتی رہتی ہے۔ آنسو آنکھوں سے بند نہیں ہوتے۔ لاشیں بغیر دفن کے پڑی رہتی ہیں۔ تلواریں میاؤں سے نکلی ہوئی اور نیزہ بلند ہیں۔ اور وہ لوگ تمہیں غمغریب مودت و مواصلت کرنے لگیں گے۔ اور مہربانی و عطوفت سے پیش آئیں گے جس سے لڑائیوں میں جو قتل ہوئے ہیں اور ان پر تمہیں افسوس ہو گا۔ چنانچہ جو مہلہل نے کہا تھا ایسا ہی ہوا۔

پھر مہلہل نے کہا۔ مگر میرا حال تو یہ ہے کہ میں تو اب تم میں آئندہ نہیں رہوں گا۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں کلیب کے قاتل کو دیکھ سکوں۔ اور اسی واسطے مجھے اندیشہ ہے۔ کہ میں تم کو کہیں پھر ایسا نہ بھڑکاؤں کہ جس سے قوم کا استیصال ہو جائے۔ اس واسطے میں تو میں کو جاتا ہوں۔ پھر وہ اور ان کے پاس سے چل دیا۔ اور میں کو چلا گیا۔

۲۶ مہلہل کا جنب میں اور جنب میں جا کر سکونت اختیار کر لی جو نذج کا ایک قبیلہ جانا اور اون کا اوس کے ہے وہاں جنب کے لوگوں نے مہلہل سے اوس کے بیٹی کو چھین لیا۔ بیٹی کا پیغام دیا۔ اور جنب مہلہل نے بیٹی دینے سے انکار کیا۔ تو اوس سے جبر کر کے بیٹی لے لی۔ اور نکاح کر لیا۔ اور اوس کے

مہرین کچھ چمڑے کی چند کھالیں دیدین چنانچہ مہلہل کہتا ہے۔

أَعَزُّ نَزْلًا عَلَى غَلَبِ بَالِقِيَّتٍ أَخْتُ بَنِي الْأَكْزَمِينَ مِنْ حَشَوِ

تغلب پر اوس کی مصیبت کے سببے افسوس ہے کہ جو جسم کے معز و مکرم لوگوں کی بیٹی پر پڑی ہے

أَنْكَحَها فَقَدْ هَاأَلَا رَاقِوْفِي حُبِّ وَكَانَ الْحَبَاءُ مِنْ أَدَمِ

کہ اراقم کے نہ رہنے کے سببے اوس کا نکاح جنب میں ہوا۔ اور اوس کے عوض چمڑا ملا۔

لَوْ بَايَا نَيْزِجَاءَ يَخْطُبُهَا ضَرَجَ مَا أَنْفُ خَاطِبِ يَدَمِ

اگر کوئی شخص دو نوابان بچاڑ بھی لیکر آتا۔ اور اوس کا پیغام کرتا تو اوس کے پیغام کرینوا لیکر ناخن میں رنگ بجاتی

۴۷ مہلہل کو غزو کا قید کرنا پھر مہلہل اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ راستہ میں اوسے

اور پیاسا رکھ کر مار ڈالنا عمرو بن مالک ضبعی البکری نے نواحی بھر میں گرفتار

کر لیا۔ مگر قید میں اوسے اچھی طرح رکھا۔ اسی قید کے زمانہ میں ایک تاجر

شراب بیچتا ہوا شراب لیکر جسے آیا۔ جو مہلہل کا بڑا دوست تھا۔ اوس نے

مہلہل کو جو قید میں تھا شراب کی ایک بوتل ہدیہ دی اس واسطے بنی مالک

اوس کے پاس اکٹھے ہوئے۔ اور ایک اونٹ فوج کیا۔ اور اوس مکان

میں جہان عمرو نے ایک الگ مکان میں مہلہل کو رکھا تھا آکر اوس کے

پاس شراب پی۔ جب اومضین شراب کا نشہ چڑھا تو مہلہل نے اپنے شعر کا

اور اپنے بھائی کلیب پر نوحہ پڑ ہے جب عمرو نے یہ سنا۔ تو کہا کہ اوس کا

جوش انتقام ابھی تازہ ہے۔ واللہ میں اوسے اس وقت تک پانی نہیں

پلاؤنگا۔ جب تک کہ زہیب پانی نہ پئے۔ زہیب عمرو کا ایک سانپ تھا۔ سخت

گرمیوں میں پانچ روز میں پانی پیا کرتا تھا۔ چونکہ بنی مالک یہ چاہتے تھے کہ

مصلہل کہین مرنہ جائے اسواسطے اومخون نے زربیب کو جا کر تلاش کیا لیکن وہ اومخین نہ ملا۔ اور مصلہل پیاسا مر گیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مصلہل کے مامون کی بیٹی جو مجمل تغلبی کی بیٹی تھی عمرو کی بی بی تھی۔ اور مصلہل کو چاہتی تھی۔ وہ اسوقت قید میں تھا۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔

طِفْلَةٌ مَا ابْنَةُ الْمَجْلَلِ بِيضًا | أَلْعُوبُ لَذِيذَةٌ فِي الْعِنَاقِ

مجمل کی بیٹی کیا ہی خوبصورت چھو کر سی۔ گوری گوری۔ ناز و انداز والی اور ہم آغوشی میں بڑی لذیذ

فاذہبی ما الیاء غیر بعید | لَا یُؤَاتِي الْعِنَاقَ مِنْ الْوِثَاقِ

اے لڑکی تو ہٹ جا۔ مگر دور نہ جا۔ جو قید میں ہو اس سے ہم آغوشی کیسی ہو سکتی ہے۔

صَوِّتْ صَدْرَهَا إِلَيَّ وَقَالَتْ | يَا عَدِي لَقَدْ قَتَلْتَ الْوِثَاقِ

اوس نے اپنی چھاتی مجھ پر ماری۔ یعنی مجھ سے چٹ گئی۔ اور کہنے لگی۔ اے عدی تجھے بچانے والی چیزیں بچائیں۔ (یعنی خدا تجھے اپنے امن میں رکھے،

یہ بتیں کتنی ہی ہیں۔ جب یہ اشعار عمرو بن مالک نے سنے تو اوس نے قسم کھائی۔ کہ جب تک زربیب پانی پر نہ آئے تب تک میں مصلہل کو پانی نہیں پلاؤں گا۔ اسواسطے لوگوں نے اوس سے درخواست کی۔ کہ زربیب تو پانی پینی کہے گا اوسے پہلے ہی لانا چاہئے۔ اوس نے درخواست قبول کی۔ اور اوسے پانی پر لایا۔ اور پانی پلا کر اپنی قسم پوری کر لی۔ پھر مصلہل کو وہاں کہیں نہایت بُرا پانی لاکر پلا دیا۔ جس سے مصلہل مر گیا۔

حارث اعرج اور بنی تغلب کی لڑائی

۴۸ بکر تغلب کی صلح اور بنی تغلب کے بکر تغلب نے بیان کیا ہے۔ کہ بکر اور تغلب دونوں مندر

شام کو جانا اور بکر تغلب کی لڑائی

بن مار اسما کے مطیع اور اوس کے پاس فراہم ہو گئے تھے۔ یہ اس لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ اور قیس بن شراحبیل بن مرہ بن ہمام نے اون میں صلح کرادی تھی۔ پھر منذر نے ادن کو لیا۔ اور بنی آکل المرار پر چڑھ کر گیا۔ اور بنی بکرو تغلب دو نو پر اپنے بیٹے عمرو بن ہند کو امیر مقرر کیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ ان کو لیکر اپنے مامون پر چڑھائی کر۔ پھر خوب لڑائی ہوئی۔ اور بنی اکل المرار کو شکست ہوئی۔ اور وہ قید ہو کر منذر کے پاس آئے۔ منذر نے انھیں قتل کر ڈالا۔

پھر تغلب نے منذر کو چھوڑ دیا۔ اور اوس سے بڑھ کر شام کو چلے گئے۔ جس کا سبب آئندہ چلکر شیبان کے حال میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم بیان کریں گے اور بکرو تغلب میں از سر نو لڑائی شروع ہو گئی۔

۴۹ حارث کے پاس عمرو بن کلثوم کا جانا اور حارث کی تغلب پر چڑھائی اور شکست

پھر غسان کا پادشاہ جس کا نام حارث بن ابی شمر الغسانی تھا شام میں پھرنے کو نکلا۔ اور تغلب کے گرد ہون پر ہو کر اوس کا گزر ہوا۔ مگر کسی نے اس کا استقبال نہ کیا اسی میں عمرو بن کلثوم التغلبی سوار ہو کر اوس کے پاس گیا۔ تو حارث نے اوس سے کہا۔ کہ تیری قوم کے لوگوں نے آکر مجھ سے ملاقات نہ کی۔ اس کا کیا سبب ہے۔ عمرو نے کہا آپ کے گزرنے کا حال ادھن میں معلوم نہ ہوا۔ اس سے وہ ملنے کو نہ آئے۔ حارث نے کہا اچھا۔ جب میں لوٹو گا تو ادن پر ایسی چڑھائی کروں گا۔ کہ ادھن پھر میرے ایک ہی ہیشہ خبر ہو جائے گی۔ اور وہ ہمیشہ بیدار رہیں گے۔ عمرو نے کہا۔ جب کوئی قوم بیدار ہو جاتی ہے۔

تو اون کی رائے تیز ہو جاتی ہے۔ اور اون کی جماعت کو غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اون کے سموتے ہوؤں کو جگا دین نہین۔ حارث نے کہا۔ یہ تو مجھے کچھ دھمکی دیتا ہے۔ اور اون سے ڈراتا ہے۔ جس وقت غسان کے جوانوں کے گھوڑے تمھارے ملک میں آئیں گے۔ تو اوس وقت تیری قوم کے بیدار لوگ ایسے سوئیں گے۔ کہ پھر کبھی کروٹ بھی نہ لیں گے۔ اور اون کی نسل کا استیصال ہو جائیگا۔ اور جو ادھر ادھر بیچ رہیں گے وہ خشک زمین میں اور دور کے تھوڑے تھوڑے پانی کی طرف نکال دیئے جائیں گے۔ پھر عمرو بن کلثوم وہاں سے لوٹ آیا۔ اور آکر اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور کہا

اَلَا فَاَعْلَوْا بَيْتَ اللَّعْنِ اَنَا | اَلُوْبَا سَسْنَا قِي مَا ثَرِيْدُ

یاد شاہ سلامت آپ نے ان کو جان لیجئے۔ کہ ہم بڑے رعب اب اے ہیں اور جو توڑانی چاہتا ہوا دسکے لئے ہم موجود ہیں

تَعَاوَا نَحْمَلْنَا ثَقِيْلٌ | وَاَنْ دَبَارَ كَبَبْنَا شَدِيْدٌ

خوب جان لے کہ ہمارا محل بڑا بھاری ہے۔ اور ہمارے گروہ کی دشمنی بڑی سخت اور غضبناک ہے

وَاِنَّا لَيْسَ بَعْدَ مَزْمَعِدٍ | يُقَاوِمُنَا اِذَا الْبَسَ الْحَدِيْدُ

ہم ایسے ہیں کہ جس وقت ہتھیار بھینچیں تو پھر معد بن ایسا کوئی نہیں جو ہمارے سامنے ٹھہر سکے۔

پھر جب حارث اعرج لوٹ کر آیا۔ تو اوس نے تغلب پر چڑھائی کی۔ اور وہ اوس سے لڑے۔ نہایت ہی کثرت سے کشت و خون ہوا۔ پھر حارث اور بنی غسان بھاگ گئے۔ اور حارث کا بھائی بہت آدمیوں کے ساتھ مارا گیا۔ اس وقت عمرو بن کلثوم نے یہ شعر کہے۔

هَلَا عَطَفْتَ عَلٰى اَخِيْكَ اِذَا دَعَا | بِالْثَكْلِ فَيَنْلِ اِيْكَ يَا ابْنَ دُشْمَنِ

اور قت ابن ابی ثمر مجھے اپنے بھائی پر کچھ حرم نہ آیا جس وقت کہ اس نے اپنے مرنے پر کارا افسوس یہ کہ باب پر

فَذِقْ الَّذِي جَسَمْتَ نَفْسَكَ وَأَعْيُنَ فِيهَا أَخَاكَ وَعَامَرُ بْنُ أَبِي حَجْرٍ

پس تو اس کا مزہ چکھ جو تو نے کیا۔ اور اپنے بھائی اور عامر بن ابی حجر پر صبر کر۔

عین ابانغ کی لڑائی

۵۰ حارث الاعرج کا نسب یہ لڑائی منذر بن ماء السما اور حارث الاعرج ابن ابی شہین جبلہ جسے بعض نے ابو شہین عمر بن جبلہ بھی بتایا ہے بن الحارث بن حجر بن النعمان بن الحارث بن ماریثہ الغسانی میں ہوئی ہے۔ اسکے نسب کی نسبت اور بھی روایتیں ہیں۔ اور بعض نے اسے ازدی بیان کیا ہے جو غسان پر متغلب ہو گیا تھا۔ لیکن اول روایت صحیح ہے۔ اور اکثروں کے بیان سے ثابت ہوئی ہے۔ یہی شخص ہے جس نے سوال بن عادیاسے امر القیس کی زریہ میں طلب کی تھیں۔ اور اس کے بیٹے کو مار ڈالا تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور شخص تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۱۔ منذر کا حارث پر اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ منذر ابن ماء السماعہ بنو نفا چڑھائی کرنا اور اپنی اولاد پادشاہ حیرہ سے تمام معد کو لیکر روانہ ہوا۔ اور عین ابانغ کی لڑائی کا معاہدہ۔ میں جا کر ذات الخبار میں مقام کیا۔ اور حارث الاعرج بن جبلہ ابن الحارث بن ثعلبہ بن خفنتہ بن عمرو مزقیہ بن عامر الغسانی کے پاس جو شام میں عربوں کا پادشاہ تھا پیغام بھیجا۔ کہ یا تو تو مجھے فدیہ دے۔ جس کے میں لوٹ جاؤں۔ اور اپنے لشکر کو واپس لیجاؤں۔ اور نہیں تو لوٹنے کو تیار ہو

حارث نے کہلا بھیجا۔ کہ اچھا ہمیں مہلت دے کہ ہم اپنے معاملہ میں سوچ لیں۔
 پھر اوس نے لشکر کو جمع کیا۔ اور منذر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوس
 کھلا بھیجا۔ ہم دونوں شیخ ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے اور
 میرے لشکر کو تباہ مت کر۔ یہ بہتر ہوگا کہ ایک شخص تیرے بیٹوں میں سے
 نکلے اور ایک میرے بیٹوں میں سے نکلے۔ یہ دونوں لڑیں۔ اور جب کوئی مارا
 جائے تو دوسرا نکلے۔ اور جب ہمارے اولاد سب ماری جائے۔ تو میں
 خود نکلوں اور ادھر سے تو نکل جو اپنے مقابل کو مارے وہ ہی ملک مالک
 ہو جائے۔ اس بات پر دونوں نے معاہدہ کر لیا۔

۵۲ منذر کا خلافت میں
 کسی دلاور کو بھیج کر حارث
 کے بیٹوں کو قتل کرنا اور
 شمر کا جاکر حارث سے دغا کھانا
 کہے میں منذر کا بیٹا ہوں۔ جب وہ شخص نکلا۔ تو حارث
 نے اپنے بیٹے ابوکرب کو بھیجا۔ جب ابوکرب گیا۔ اور اوس سے دیکھا تو
 اپنے باپ کے پاس لوٹ آیا۔ اور کہا کہ یہ تو منذر کا بیٹا نہیں ہے بلکہ وہ اسکا
 غلام ہے یا اس کے اصحاب میں سے کوئی دلاور شخص ہے۔ حارث نے
 کہا۔ بیٹے کیا تو موت سے ڈر گیا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ شیخ عرب مجھ سے
 دھوکا اور فریب کرے۔ اس لئے ابوکرب لوٹ کر میدان میں گیا۔ اور
 اوس سے لڑا۔ اوس سوار نے اسے مار ڈالا۔ اور اسکا سر لیجا کر منذر
 کے سامنے ڈال دیا اور پھر میدان میں لوٹ کر آگیا۔ پھر حارث نے اپنے

دوسرے بیٹے کو لڑائی کا حکم دیا۔ کہ بھائی کے خون کا بدلہ لیوے۔ وہ بھی میدان میں نکلا۔ جب اوس کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تو باپ پاس لوٹ کر آیا اور کہا بابا جان یہ تو کسی طرح بھی مندر کا بیٹا نہیں ہے۔ حارث نے کہا۔ شیخ مجھ سے کبھی دغا نہ کرے گا۔ اس واسطے وہ پھر لوٹا۔ اور میدان میں جا کر اوس دلاور کے ہاتھ سے مارا گیا۔

پھر جب شہر بن عمرو الحنفی نے جس کی مان غسانہ تھی اور جو اس وقت مندر کے پاس تھا یہ بات دیکھی۔ تو کہا اے پادشاہ دھوکہ اور غدر بادشاہوں اور ذوی الکرام سے بہت بعید ہے۔ تو نے اپنے ابن عم سے دو مرتبہ غدر اور فریب کیا۔ مندر اس کو سنکر بڑا غصہ میں آیا۔ اور اسی وقت اسے لشکر سے نکلوا دیا۔ اور شمر دمان سے نکل کر حارث کے لشکر میں چلا آیا۔ اور سارا حال اوس سے کہہ دیا۔ حارث نے کہا مانگ تو کیا مانگتا ہے۔ اوس نے کہا کچھ نہیں۔ صرف تیرے کپڑے اور تیری دوستی چاہتا ہوں۔

۵۳ حارث کا مندر کو جب دوسرا روز ہوا۔ تو صبح کو حارث نے اپنا لشکر آراستہ کیا قتل کر کے حیرہ کو لوٹا اور اور لڑائی کی ادھنیں تھریں و ترغیب دی۔ اوس کے پاس چالیس ہزار فوج تھی۔ وہ قبتال کے واسطے غزیان بت۔

صف باند کر کھڑے ہوئی۔ مندر مارا گیا اور اس کا لشکر شکست کھا کر بھاگا۔ پھر حارث نے اپنے دونوں مقتول بیٹوں کو ایک اونٹ پر خر جیون کے طور پر لدوایا۔ اور مندر کو اکیلا اون دونوں کے اوپر رکھوایا۔ اور کہا

يَا لِّلْعَلَاوَةِ دُونَ الْعِدْلَيْنِ

(عدلین کو چھوڑ دو اس علاوہ کے لئے بھی کوئی ہے مجھے ادکے قتل پر بڑا افسوس ہے۔ اوٹ پر دو طرفت بوجھ لا دیا جاتا ہو ہر طرف سے بوجھ کو دوسرے کا عدل کہتے ہیں۔ اور علاوہ وہ بوجھ ہے جو اوس کے اوپر عدلین کے سوار کیا جاتا ہے)

پھر یہ بات ایک مثل ہو گئی۔ اور وہ حیرہ کو گیا۔ اور اوسے لوٹا اور جلا کر خاکستر کر دیا۔ اور اپنے بیٹوں کو وہین دفن کر کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ غزبان ت۔ اون پر بنایا۔ اس روز کی لڑائی کے حال میں ابن الرعداء الضبابی کہتا ہے

كَوْثَرُ غَنَابَا الْعَيْنِ عَيْنُ الْبَالِغِ مِنْ لَوْكٍ وَسُوقَةٍ الْكُفَاءِ

ہم نے عین میں جو عین ابغ کے نام سے مشہور ہے بہت بادشاہ سردار اور بازاری لوگ جو ہار کی کھوپڑیاں کر ڈال دے تھے

أَمْطَرَتْهُمْ سَحَابُ الْمَوْتِ تَثْرَى إِنَّ فِي الْمَوْتِ لِحَدَثٍ شَقِيَاءٍ

اون پر موت کے بادل متواتر اور علی الاضطرار سے دھنسی تھی۔ اون کا مرنایا چھا تھا۔ کیونکہ انقیون کو موت راحت پہنچاتی ہے

لَيْسَ مِنْ مَوَاتٍ فَاسْتَرَا حَبْمِيَّتِ إِنْهَا الْمَيِّتُ مَيِّتٌ الْأَحْيَاءِ

لیکن سچ بات یہ ہے کہ جو مر جائے اور آرام سے ہو جائے وہ مرنایا نہیں ہے۔ بلکہ مرنے والا ہے جو زندہ مردہ (دل) ہوتا ہے

جنگ مرج حلیہ و منذر بن المنذر بن مالک

۵۴ منذر اسود کا حارث جب منذر بن مالک و السامر گیا جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ تو الاعرج پر چڑھائی کرنا۔ اوس کے بعد اس کا بیٹا منذر الملقب بلقب اسود تخت نشین

ہوا۔ پھر جب اس کی حکومت جم گئی۔ اور ثبات قدم حاصل ہو گیا تو اوس نے لشکر فراہم کیا۔ اور باپ کا انتقام لینے کے واسطے حارث الاعرج کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوس سے کہلا بھیجا۔ کہ میں کہول (یعنی بوڑھے) آزمودہ کاروں کو فحول (یعنی ساند اور نیز گھوڑوں) پر سوار کر اگر تیری طرف لایا ہوں۔ حارث نے بھی جواب میں کہلا بھیجا۔ کہ میں بھی مُرْدُ (گہروؤں) کو مجھ در بے باک کے گھوڑوں) پر تیار کر کے تیری طرف لایا ہوں۔ پھر منذر چلکر مرج حلیہ میں

مقیم ہوا۔ وہاں جو غسانی تھے اسے خالی کر کے اسود کے قبضہ میں چھوڑ گئے۔ آہ
 مرج (چراگاہ) حلیمہ بنت الحارث کے سبب سے کہتے ہیں۔ اسکا ذکر ہم اس لڑائی
 کے ختم کرنے پر بیان کریں گے۔ پھر حارث بھی روانہ ہوا۔ اور مرج میں ہی اگر خنین
 ہوا۔ اور مرج میں جو لوگ تھے انھیں حکم دیا۔ کہ اس کے لشکر کے واسطے کھانا
 پکائیں۔ چنانچہ انھوں نے کھانا تیار کیا۔ اور کھلون میں انھیں لٹا کر لائے۔
 اور لشکر میں لاکر رکھ گئے۔ یہ لوگ لڑتے اور جب کھانہ کی خواہش ہوتی تو ان
 کھلون کے پاس آتے اور انہیں سے کھانا کھا جاتے تھے۔ اسی طرح لڑائی
 حارث اور اسود میں کتنے ہی روز تک جاری رہی جو کچھ ایک فریق کسی کا
 نقصان کرتا دوسرا فریق بھی اسکا اسی قدر نقصان کر دیتا۔ اور اپنا عرض لے لیتا
 تھا۔ جب حارث نے یہ حالت دیکھی۔ تو اپنے قصر میں دربار کیا۔

۵۵ حارث کی منادی پر

لبید کا مندر کو جا کر قتل کرنا
 لبید کا قتل اور حارث کی فوج
 غسان کے فوجاؤں کے درمیان نہاد کر دی۔ کہ جو کوئی حیرہ کے پادشاہ کو قتل کرے گا
 میں اپنی بیٹی ہندا اسکو دید ونگا۔ لبید بن عمرو الغسانی نے یہ سن کر اپنی باپ سے
 کہا کہ باوا جان میں پادشاہ حیرہ کو جا کر مارتا ہوں۔ اگر مار لیا تو بہتر۔ ورنہ میں تو
 ضرور مارا جاؤنگا۔ میرا گھوڑا اچھا نہیں ہے اگر آپ اپنا گھوڑا زینہ دیدین تو بڑی
 مہربانی ہوگی۔ اس نے گھوڑا بیٹے کو دیدیا۔ جب شکر نے حملہ کیا۔ اور حقوڑی پر
 تک لڑتے رہے۔ تو لبید نے جا کر اسود پر حملہ کیا۔ اور ایک ضرب سے اسی ہلاک کر ڈالا
 اور گھوڑے سے گرادیا۔ اور اس کے آدمی یہ دیکھ کر چاروں طرف بھاگ گئے۔ پھر لبید نے

اُتر کر اوسکا سر کاٹا اور حارث کے سامنے لا کر ڈال دیا۔ اس وقت حارث اپنے
 قصر پر تھا۔ اور سپاہیوں کو دیکھ رہا تھا۔ جب لبید نے اسود کا سر اوس کے
 سامنے لا کر ڈالا۔ تو حارث نے کہا۔ جا تو اپنے چچا کی بیٹی کو لیلے میں نے اوس
 تجھے دیدیا۔ اور تیرا بیاہ اوس سے کر دیا۔ لبید نے کہا۔ میں پھر لڑائی میں
 جاتا ہوں۔ اور اپنے آدمیوں کی تسلی کرتا ہوں۔ جب سب لوگ لوٹیں گے
 تو میں بھی لوٹوں گا۔ پھر وہ لوٹ گیا۔ وہاں جا کر دیکھتا کیا ہے کہ اسود کے
 بھائی کے پاس لوگ لوٹ کر آگئے ہیں۔ اور وہ بڑے جوش و غضب سے
 لڑ رہا ہے۔ لبید بھی اس واسطے آگے بڑھا۔ اور لڑ کر مارا گیا۔ ان لڑائیوں
 میں اس شکست کے بعد بجز لبید کے اور کوئی شخص نہیں مارا گیا۔ اور خیمہ دوبارہ
 بھاگ نکلے۔ اور چاروں طرف مارے گئے۔ اور غنائیوں کو بڑی اچھی
 فتح نصیب ہوئی۔

کہتے ہیں کہ اس لڑائی میں ایسی کثرت سے گرد اڑی تھی کہ آفتاب
 چھپ گیا تھا۔ اور اوس سے جو دوردور تارہ ہیں وہ ان میں دکھائی
 دینے لگے تھے۔ کیونکہ لشکر بہت کثرت سے تھا۔ اسود تمام عراق کے عربوں
 کو لایا تھا اور ایسے ہی حارث بھی تمام شام کے عربوں کو لیکر پہونچا تھا یہ
 لڑائی عربوں کی بہت مشہور لڑائی ہے۔ اور غسان کے شعراء نے اوس کے
 سب سے بڑا فخر کیا ہے۔ چنانچہ ایک غنائی کہتا ہے۔

یَوْمَ وَاْدِی حَلِیْمَۃً اَزْدَ کَفْنَا بِالْعِزِّ حِجَّ وَالرِّمَاحَ الظُّلُمَ

وادی حلیمہ کی لڑائی کے دن ہم نے عمدہ عمدہ گھوڑوں اور خون کے پیاسے نیزوں کو لے کر حملہ کیا تھا

اذْشَحْنَا اَكْفَانًا مِّنْ قَاقٍ رَّقٍّ مِّنْ وَقِعْهَا سَنَا الشَّحْنَاءِ

جبکہ ہم نے اپنی تون کو بتلی تلوار دن سے بھر لیا تو ان کے ضربوں کی آواز سے سطح فلک کی چمک روشنی بھی مٹ گئی

وَاتَتْ هِنْدٌ بِالْخُلُوقِ إِلَى مَنْ كَانَ ذَا الْجِدَّةِ وَفَضْلُ عَنَاءٍ

اور ہند عطر لیکر اون لوگوں کے پاس آئی جو بڑے صاحب شجاعت اور بہت غنا والے تھے۔

وَنَصَبْنَا الْجَفَانَ فِي سِلَاحِهِ لِمَنْ هَجَّ فَبَلْنَا الْجَفَا زَمْلًا

اور ہم میدان مرج میں بڑی بڑی طشت لٹا کر رکھے تھے اور ہم تو اگر اون پہرے پر طشت سون پر تھے یعنی دھیس کھانا کھاتے تھے

۵۶ منذر کا حارث کو بیٹی اس منذر کے قتل کی نسبت ایک اور روایت بھی مشہور ہے دیکر روک رکھنا اور لڑائی میں وہ بھی ہم ذکر کرتے ہیں۔ بعض علما نے بیان کیا ہے۔ مارا جاتا۔ کہ اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث بن ابی شمر

جبکہ بن الحارث الاعرج الغسانی نے منذر اللخمی سے اوسکی بیٹی مانگی تھی۔ اور اوس سے شادی کا پیغام دیا تھا۔ اور یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ اس طرح کھم اور غسان میں لڑائی کا خاتمہ کر دے۔ منذر نے اسوے ابنی بیٹی ہند کا اوس سے نکاح کر دیا۔ مگر ہند کو مردوں کی طرف رغبت نہ تھی۔ اسوے اوس نے کسی تدبیر سے اپنے بدن پر برص کی نشان بنائے۔ اور اپنی باپ سے کہا۔ مجھے اس حالت میں غسان کے پادشاہ کے پاس بھیجتا ہے۔ اسوے منذر کو اس کے دینے سے بڑی ندامت ہوئی۔ اور اوسے روک رکھا۔ پھر حارث نے آدمی بھیجے۔ اور اوسے طلب کیا۔ مگر اوس کے باپ نے نہ بھیجا۔ اور حیلہ حوالہ کر دے۔

پھر اسی میں منذر کہیں کسی طرف کو غزا کے لئے گیا۔ حارث بن ابی شمر نے

موقع پاک حیرہ کو ایک شکر بھیجا۔ اوس نے آکر اوسے لوٹا اور جلا کر خاک کر دیا۔ جب یہ خبر منذر کو ہوئی۔ تو وہ غزا سے واپس آیا۔ اور غسان کا ارادہ کیا۔ ادھر حارث نے بھی جب اس خبر کو سنا تو وہ بھی اپنے آدمی جمع کر کے روانہ ہوا۔ یہ دو نو لشکر عین اباغ میں ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ اور لڑائی کے واسطے صف بندی کی۔ اور دو نو طائفون میں خوب سخت لڑائی ہوئی۔ منذر کے میمنہ نے حارث کے میسرہ پر حملہ کیا۔ جس میں اوس کا بیٹا تھا اوسے لخمیون نے مار ڈالا۔ اور میسرہ والے بھاگ گئے۔ ادھر حارث کے میمنہ نے منذر کے میسرہ پر حملہ کیا۔ میسرہ والوں کو شکست ہوئی اور اون کا سردار فروقہ بن مسعود بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان مارا گیا۔ اور پھر غسان کے قلب والوں نے منذر پر حملہ کیا۔ اور اوسے قتل کر دیا۔ جس سے اوس کے لوگ چاروں طرف بھاگ گئے۔ اور بہت لوگ قتل ہوئے۔ اور بنی تمیم کے آدمی اون میں سے بکثرت قید ہو گئے۔

۵۷ علی کا اپنے بھائی اور نبی حنظلہ میں سے سو آدمی گرفتار ہو گئے۔ جن میں شاس کو ادراہنی قوم کے شاس بن عبدہ بھی تھا۔ کچھ روز بعد اسکا بھائی علفہ قیدیوں کو حارث سے چھڑانا بن عبدہ الشاعر حارث کے پاس آیا اور بھائی کے چھڑانے اوس سے التجا کی۔ اور اوسکی تعریف میں ایک قصیدہ لکھا۔ جس کا اول یہ ہے۔

بُعَيْدُ الشَّبَابِ عَصْرًا حَازَ مَشْيِبُ

طَبَاكَ قَلْبٌ فِي لِحْسَانِ طُؤُوبِ

نوجوانی کے کچھ روز بعد جبکہ بوڑھا بچے کا عالم نمودار ہوا۔ تو اسوقت یہ نیل جو حسین و عورتوں خوش رہتا، تیرے قریب آ گیا۔

تُرْكُفَلْنِي لِيَالِي وَقَدْ شَطَّاهُلُوْا وَعَادَتْ عَوَادِي بَيْنَا وَخَطُوْا

ایلی مجھ تکلیف دیتی ہے حالانکہ اسکے لوگ رحلت کر گئے۔ اور ہمارے درمیان رکاوٹیں اور مشکلات پیدا ہو گئی ہیں

اور اوس نے یہ بھی کہا تھا۔

فَإِنْ سَأَلُوْنِي بِالْإِنْسَاءِ فَإِنَّنِي بِصَيْرٍ بَادٍ وَأَعَالِئِ طَبِيبٍ

اگر تم مجھ سے عورتوں کا حال پوچھو تو میں ان کا خوب بیان کر سکتا ہوں۔ اور ان کے باقوں کو خوب جانتا اور ان کے امراض کی بڑا طبیب

اِذَا شَابَ اِسُّ الْمَرْءِ اَوْ قَلَّ مَا لَمْ يَفْلِسْ لَمْ يَفِيْ وَدَّ هَذَا نَصِيْبُ

جب کسی مرد کا سر سید ہو گیا۔ یا اوس کے پاس دولت مال نہ رہا۔ اور مفلسی نہ آئی تو بس پھر اونکی دوستی میں اس کی کچھ ضرر نہیں ہا

يُرْذَنَ ثَرَاءُ الْمَالِ حَيْثُ جَدَّهِ وَشَرَحُ الشَّبَابِ عِنْدَ هَذَا نَجِيْبُ

اوپر نہیں کہیں کیون نہ لے وہ تو مال کی کثرت کی خواہش میں۔ اور عالم شباب میں ان سے جماع اذہمیں خوب اچھا معلوم ہوتا ہے و شرح کے سچا شریع بھی آیا ہے۔ اس طرح پر مصرع نمائی کے یہ بھی ہونگی اور ان کو عنفوان شباب بہت اچھا معلوم

وَحَالَ مِنْ غَسَّانٍ اَهْلُ حَفَاطِهَا وَهَذَا نَاسٌ مَّا صَنَعَتْ شَيْبُ

اور غسان کے اہل حفاظ اور دلاور گوبو ہے ہو جائیں مگر جوان بنے رہتے ہیں۔ اور ہند (منذر کی بیٹی) اور نبی قیس عیلان یعنی نبی اناس نے جو کچھ کیا اوس پر بوڑھا یا آ جاتا ہے

تَحْتِشْ اِبْدَانُ الْحَدِيدِ عَلَيْهِمْ كَمَا تَحْتِشْ بَنِي الْحَصَا حَبُوْ

اور لوہے کی زنجیریں ان پر ایسی کڑکتی تھیں۔ جیسے کہ کٹی ہوئی کھیتی کے بولوں میں جنونی ہوا سے کھڑکا ہوا کرتا ہے

فَلَوْ يَجُ الْاِسْطَبَّةُ بِالْجَاهِهَا وَلَا طَبِيْرًا لِقَنَاءَةِ نَجِيْبٍ

اسلے غسان کے مقابلہ میں کی نہیں سچا۔ بجز کسی تیار گھوڑی کے جو گلام لیکر نکل گئی ہو یا در بجز کسی صیل گھوڑے کے جو بانس کی طرح

وَالْاَكْبَدُ دَوْحَاطُ كَانَهُ بِمَا ابْتَلَّ مِنْ حَدِّ الطَّبَاخِضِيْبِ

اور بجز کسی سپاہی مسلح اور دلاور کے جو تلواروں کے پیلوں یا برچھون کے اینٹوں کے دھار سے زخموں سے خون میں ایسا تر تیر ہو گیا ہو کہ گویا وہ رنگا ہوا ہے

وَفِي كُلِّ حَيٍّ قَدْ خُطِيتْ نَبْعَةٌ
فَحَقُّ لِنَاسٍ مِنْ ذَٰلِكَ ذُنُوبٌ

اور ہر ایک حی پر تو نے نعمت دیکر احسان کیا ہے۔ اسلئے شاس کا بھی حق جو کہ تیرے کرم سے اس کا بھی ایک حصہ ہے

فَاِنْ اَمْرٌ وَّوَسْطَا الْقِيَامِ غَيْرُهَا
فَاِنْ اَمْرٌ وَّوَسْطَا الْقِيَامِ غَيْرُهَا

مجھ کو گناہ کی وجہ سے تو بخشش و عطا سے محروم نہ کر۔ کیونکہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو اپنے قیام کے درمیان جہاں سب لوگ اپنے وطن میں ہوتے ہیں میں اپنے رفیقوں کے نہ رہتے سو مسافر و غریب ہو رہا ہوں

جب علقمہ اپنا قصیدہ پڑھتے پڑھتے فحوق شاس من ذالک ذنوب تک پہنچا۔ تو پادشاہ نے کہا ہاں ایک نہیں بلکہ بہت ذنوب۔ پھر شاس کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر تو بخشش چاہتا ہے تو میں تجھے بخش دیتا ہوں یا اگر تو اپنی قوم کے قیدیوں کی خلاصی چاہتا ہے تو میں ادھنیں چھوڑنے کو موجود ہوں۔ اور اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ اگر اس نے اپنی قوم کے مقابلہ میں بخشش لینا پسند کیا تو یہ کچھ اچھا آدمی نہیں ہے۔ علقمہ نے کہا بادشاہ سلامت قوم کے مقابلہ میں تو میں کوئی چیز بھی پسند نہیں کرتا۔ اس لئے حارث نے میثم کے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اور علقمہ کو خلعت و انعام دیا اور تمام قیدیوں کے ساتھ بھی اسی طرح سلوک سے پیش آیا۔ اور بہت کچھ زاد راہ بھی ادھنیں عطا کیا۔ جب یہ لوگ اپنے ملک میں چھوئے تو جو کچھ ادھنیں انعام میں ملا تھا وہ سب ادھنوں نے شاس کو دیدیا۔ اور کھاتیرے سبب سے ہم سب کو نجات ملی ہے۔ اس واسطے یہ مال تو لیلے اور اس سے فائدہ اٹھا۔ جس سے اس کے پاس بہت اونٹ اور بکریاں وغیرہ ہو گئیں۔ اور وہ بڑا آسودہ ہو گیا۔

۵۸ مندر کو اور اس کے ایک اور بھی مندر کے قتل کی روایت ہے۔ وہ یہ ہے سرداروں کو دھوکہ سے آکر غسانوں کا قتل کرنا۔ شام میں آیا۔ اور شام کا پادشاہ بھی جس کا نام اکثر لوگوں کے نزدیک حارث ابن ابی شمس ہے روانہ ہوا۔ اور مرج حلیمہ میں آکر قیام کیا۔ جو حلیمہ پادشاہ شام کی بیٹی کے نام سے موسوم ہو گیا تھا۔ اور نجی پادشاہ مرج الصفر میں مقیم ہوا۔ پھر حارث کے دو سواروں کو طلحہ کے طور پر بھیجا۔ ایک اونہیں سے خصاف گھوڑی پر سوار تھا۔ جس کی گھوڑی تین پانوں سے چلتی تھی۔ مگر ایسی تیز تھی کہ کوئی گھوڑا اس کے گرد کو بھی نہ پہنچتا تھا۔ غرض یہ دو نو سوار گئے۔ اور نجیوں میں جا کر مل گئے۔ اور پادشاہ کے قریب تک پہنچ گئے۔ وہاں اس کے سامنے اس وقت شمع تھی۔ اوہوں نے شمع بردار کو مار ڈالا۔ جس سے وہ لوگ گھبرا گئے۔ اور مضطرب ہو کر اپنی تلواریں نکالیں۔ اور ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ اور صبح تک یہی فساد رہا۔

پھر اس کے پاس پادشاہ غسان کے سفیر آئے۔ اور صلح کی درخواست کی۔ اور اتادہ دینا منظور کیا اور یہ کھلا بھیجا۔ کہ میں قبائل کے سرداروں کو تقریر حال کے واسطے بھیجتا ہوں۔ اور اپنے اصحاب کو بلایا پھر اس نے اونہیں سے سوجان اور ایک قول میں ہے انٹی جوان لئے۔ اور اونہیں ہتیار دے اور حلیمہ اپنی بیٹی سے اون کے خوشبو لگوائی۔ اور لباس پہنوائے۔ پھر جب لبید بن مرہ حلیمہ کے پاس آیا جو زبئیہ گھوڑے کا

سوار تھا۔ تو اوس نے حلیمہ کا ایک بوسہ لے لیا۔ اس لئے وہ باپ پاس
 روتی ہوئی آئی۔ حارث نے کہا۔ وہ ہماری قوم میں ایک شیر ہی۔ اگر وہ
 سلامت لوٹ آیا تو میں تیرا اوس سے نکاح کر دوں گا اور پھر اوسے قوم کا
 سردار بنایا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب شکر عراق کے قریب پہنچو
 تو حیرہ کے پادشاہ نے بھی اپنے رئیسوں کو جمع کیا۔ اور غسانی اون کے
 پاس آئے۔ اور اون کے پاس خوب ہتھیار تھے مگر اوپر سادہ کپڑے پہنے
 ہوئے تھے۔ اور ڈھالیں لئے ہوئے تھے۔ جب پادشاہ کے پاس سب
 پہنچ گئے۔ تو انہوں نے ہتھیار نکالے۔ اور جسے پایا قتل کر دیا۔ اور لبید بن
 عمرو نے عراقیوں کے پادشاہ کو قتل کر دیا۔ اور غسانیوں کو عراقیوں نے
 گھیر لیا۔ لیکن لبید بن عمرو بچ گیا۔ کیونکہ اوسکی گھوڑی موجود رہی اور وہ
 اوسپر سوار ہو کر لوٹ آیا۔ اور حارث پادشاہ کو آ کر خبر دی۔ حارث نے کہا
 میں نے تجھے اپنی بیٹی حلیمہ دی لبید نے کہا۔ کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں میں
 سو آدمیوں میں سے بھاگ کر آیا ہوں۔ پھر وہ انہیں لخمیوں کی طرف
 لوٹ گیا اور لڑ کر مارا گیا۔ پھر اہل عراق نے اپنے اشراف اور سرداروں کو
 تلاش کیا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو مارے گئے ہیں اس لئے اون کے دل
 شکستہ ہو گئے۔ اور غسانیوں نے اون پر حملہ کیا۔ جس سے وہ بھاگ نکلے۔
 اور شکست کہا کر چلے گئے۔

۵۹ پچھلے واقعہ کے
 اختلافات اور اوکی صہبت

ہم کہتے ہیں۔ کہ ان لڑائیوں کی مدت میں اور اس امر میں
 کہ کون لڑائی پھلے ہوئی اور کون لڑائی پیچھے ہوئی۔

شاہون اور اہل سیر نے بہت اختلاف کیا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نیز اس باب میں بھی اختلاف ہے کہ مقتول کون ہے کوئی تو بیان کرتے ہیں۔ کہ حلیمہ کی لڑائی میں جو شخص مارا گیا وہ منذر ابن نارسا تھا۔ اور ابان کی لڑائی میں جو مارا گیا وہ منذر ابن منذر تھا اور کوئی بالکل اس کے برخلاف بیان کرتے ہیں۔ اور بعض راوی ایسے بھی ہیں۔ کہ جو کہتے ہیں یہ دو نو لڑائیں ایک ہی ہیں۔ دو نہیں ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ منذر ابن نارسا ہی فقط مارا گیا ہے اور کوئی نہیں مارا گیا اور اس کا بیٹا حیرہ میں اپنی موت سے مراد ہے۔ اور بعض یہ بتلاتے ہیں۔ کہ حیرہ کا پادشاہ جو مارا گیا وہ ان دو نو میں سے کوئی نہ تھا۔ بلکہ اور کوئی شخص تھا۔ لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص مارا گیا وہ منذر ابن نارسا ہے۔ اور اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے۔ اور بیٹے کی نسبت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مارا نہیں گیا۔ سو اس کے جو شخص اس کا مارا جانا صحیح بتاتے ہیں وہ اس کے نسب کی نسبت اختلاف کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا۔ ہم نے جو ان کے اختلافات کا بیان ذکر کیا ہے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ یہ حادثہ تو ایک ہی ہے لیکن اس کا سبب علمائے مختلف بیان کیا ہے اگر ہم ان میں سے کوئی سبب بیان نہیں کرتے تو جو لوگ ناواقف ہیں وہ یہ خیال کرتے۔ کہ یہ ہر ایک واقعہ جدا جدا ہے۔ اور ہم نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ اس واسطے ہم نے یہ سبب بیان کر دیے ہیں اور ان کی نسبت جو تنبیہ کرنی تھی کر دی ہے۔

مَضْرُطُ الْحَجَارَةِ کا قتل

۶۰ عمرو بن ہند کا عمرو بن اس مضرط الحجارہ کا نام عمرو بن المنذر بن ماء السامی الخمی ہے کلثوم اور اسکی مان لیلی کو بٹا جو حیرہ کا پادشاہ تھا۔ اور اس کو مضرط الحجارہ (پتھر کا پدانے والا) اس لئے لقب دیا گیا تھا۔ کہ اسکی حکومت بڑی زبردست اور اس کا انتظام مملکت بہت اچھا تھا۔ اور اسکی مان کا نام تھا ہند بنت الحارث بن عمرو المقصور بن اکل المرار۔ اور وہ امر القیس بن حجر بن الحجاج کی چھوٹی بھتیجی تھی۔ اسکے قتل کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ اس نے اپنے ندیوں سے ایک روز پوچھا۔ عرب میں کوئی ایسا بھی ہے۔ جو میری مملکت میں رہتا ہو۔ اور اس بات کو بُرا سمجھتا ہو کہ اسکی مان میری مان کی خدمت کرے۔ اور وہ نے کہا۔ اور تو کوئی نہیں ہے صرف ایک عمرو بن کلثوم التغلبی ہے۔ کیونکہ اسکی مان لیلی جہل بن ربیعہ کی بیٹی اور کلیب وایل کی بھتیجی اور کلثوم کی بی بی اور عمرو کی مان ہے۔ مضرط الحجارہ اپنے دل کے غور کے سبب اسے سنکر چپ رہا۔ اور عمرو بن کلثوم کے پاس کسی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجا۔ کہ مجھ سے آکر ملاقات کر جائے۔ اور اپنی مان لیلی کو بھی ہمراہ لیتا آئے کہ وہ بھی میری مان ہند بنت الحارث سے ملاقات کر لے چنانچہ عمرو بن کلثوم بنی تغلبہ کے سواروں کے ساتھ آیا۔ اور اپنی مان لیلی کو بھی لیتا آیا۔ اور دریائے فرات کے کنارہ آکر قیام پذیر ہوا۔

۶۱۔ ابن کلثوم کا ابن ہند کو اپنی مان سے خدمت کرانے کے سبب مار ڈالا۔ جب عمرو بن ہند کو معلوم ہوا۔ کہ عمرو بن کلثوم آ گیا ہے۔

تو اوس نے حیرہ اور دریائے فرا کے درمیان اپنے خیمہ نصب کرائے۔ اور سرداران مملکت کو بلایا۔ اور اون کے واسطے کھانا پکوا یا۔ پھر لوگوں کو اپنے دربار میں بلایا۔ اور سراپردہ کے دروازہ پر کھانا لایا گیا۔ اور وہ اور عمرو بن کلثوم اور پادشاہ کے خواص سراپردہ میں بیٹھے۔ اور اوسکی مان ہند کے لئے بھی سراپردہ کے قریب ایک قبة نصب کیا گیا۔ اور لیسے اوس کے قبة میں اُتر سی۔ اور مضرة الحجارہ نے اپنی مان سے کہدیا کہ جب لوگ کھانے سے فارغ ہو جائیں۔ اور صرفشہر فاباقی رہ جائیں تو اوسوقت تو اپنے خدام کو الگ کر دینا۔ اور جب یہ اشراف قریب آجائیں۔ تو تو یلی سے خدمت لینا۔ اور اوسے حکم کرنا۔ اور یکے بعد دیگرے چیزیں اوسے منگانا۔ چنانچہ ہند نے ایسا ہی کیا۔ جیسے اوس کے بیٹے نے کہا تھا۔ پھر جب عمرو بن ہند نے شرفا کو بلا لیا۔ تو ہند نے یلی سے کہا۔ مجھے فلان طباق اٹھا دے۔ یلی نے کہا تجھے ضرور ہے تو اپنے آپ اٹھالا۔ جب اوس نے بار بار کہا۔ تو یلی نے پکار کر کہا وا اذلاہ یا آل تغلب یہ آؤ اوس کے بیٹے عمرو بن کلثوم نے سنی۔ اور سنتے ہی اوس کے چہرہ کا رنگ سرخ ہو گیا۔ اور خون چہرہ سے ٹپکنے لگا۔ لوگ شراب پی رہے تھے۔ عمرو بن ہند نے دیکھا کہ عمرو بن کلثوم بگڑ گیا۔ اور اب کچھ سخت حرکت کرے گا۔ کہ اسی میں ابن کلثوم ابن ہند کی تلوار کی طرف جھپٹا۔ جو سراپردہ میں لٹک رہی تھی۔ اور اوس تلوار کے سوا دھان اور کوئی تلوار نہ تھی۔ اوسے اوسے لے لیا مضرة الحجارہ کے سر پر ماری اور اوسے قتل کر ڈالا۔ اور چلا یا آل تغلب

اور تغلبی دوڑے۔ اور مضرة الحجارہ کے مال و اسباب اور گھوڑ و دن کو لوٹ لیا۔ اور جبرہ کو چلے گئے۔ چنانچہ افنون التغلبی کہتا ہے۔

لَعْمُكَ مَا عَمُرُ بِنُھْدٍ وَقَدْ عَمَا لِيَحْتَمَ لِيَا أُمَّه بِمَوْفُوتِ

تیری عمر کی قسم ہے کہ عمرو بن ہند نے جو چاہا تھا کہ لیلیٰ اسکی ماں کی خدمت کرے یہ اس نے اچھا کام نہ کیا تھا۔

فَقَامَ ابْنُ كَلثُومٍ إِلَى السِّيفِ مُضِلًّا وَأَمْسَكَ مِنْ ذُنُفَانِهِ بِالْخَنْقِ

اس سید عمرو بن کثوم نے تلوار لی اور اوسکی لکڑی بڑھو گیا۔ اور گلا گھونٹ دیا۔ اور این ہند کے ندیم خاموش ہیں۔ اوس نے بچایا

کتاب کی اول لڑائی

۶۲ کندہ کی حکومت اور ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ کندہ عین سے جسکی

حارث اور اس کے بیٹوں حکومت کو سب سے اول استحکام ہوا ہے۔ وہ حجر اکل المرأ

بن عمرو بن معاویہ بن الحارث الکندی تھا۔ جب یہ مر گیا

تو اسکے بعد اس کا بیٹا عمرو ہوا۔ اور اس کا ملک اتنا ہی رہا۔ جتنا باپ کا

تھا۔ اسی لئے اسے مقصور کہتے تھے۔ کہ اس نے باپ کے ہی ملک پر قبضہ

کیا تھا۔ اور ملک نہ بڑھایا تھا۔ اس عمرو نے ام اناس بنت عوف بن مجلم الشیب

سے نکاح کیا تھا۔ اور اس کے پیٹ سے اسکا بیٹا حارث پیدا ہوا تھا۔

یہ حارث اس کے بعد چالیس برس پادشاہ رہا۔ اور ایک روایت میں ہے

کہ ساٹھ برس اس نے حکومت کی۔

یہ اخیر عمر میں ایک روز شکار کے لئے گیا تھا۔ وہاں اس نے ایک

عائنہ کو دیکھا۔ عائنہ جنگلی گدھے یعنی گورخر کو کہتے ہیں اس پر اس نے گھوڑا

دوڑایا۔ مگر گورخر ہاتھ نہ آیا۔ گو اس نے اسکا بہت ہی جیچا کیا۔ اسواسطے
 اوس نے غصہ میں آکر قسم کھالی۔ کہ جب تک اوس کے کلیجے کے کباب
 نہ کھا لوں گا تب تک اور کچھ نہ کہاؤں گا۔ اسوقت وہ مسلمان میں تھا۔ سوار
 اوس گورخر کی تلاش میں نکلے اور تین روز تک دھونڈنے کے بعد اسے
 پایا۔ حارث مرینکے قریب آگیا تھا۔ اور بھوکے دم نکلنے لگا تھا۔ جب
 اسے پہونکر اوس کے پاس لائے۔ تو اوس نے اوس کے جگر کے کباب
 گرم گرم منہ میں دے لئے۔ اور مر گیا۔

اس حارث نے اپنی اولاد کو معد کے قبائل میں ادھر ادھر حکومت
 پر متفرق کر دیا تھا۔ چنانچہ اپنے وکدہ بھج کو بنی اسد اور کنانہ میں بھیج دیا
 اور شرجیل کو بکر بن وایل اور بنی خطلہ بن مالک بن زید مناة بن تیمم اور
 بنی اسید بن عمرو بن تیمم اور رباب میں روانہ کر دیا تھا۔ اور سلمہ کو سب
 سے چھوٹا تھا بنی تغلب اور نمبر بن قاسط اور بنی سعد بن زید مناة بن تیمم
 حاکم کیا تھا۔ اور اپنے بیٹے معدی کرب کو جسے غلفا بھی کہتے تھے قیس
 بن عیلان کی حکومت دی تھی جس کا ذکر جبرابی امر القیس کے قتل کے
 بیان میں ہم کر چکے ہیں۔ یہاں ہم نے اس کا اعادہ ضرورتاً کیا ہے۔

۶۳ حارث کے بیٹوں

شرجیل اور سلمہ کی لڑائی اور

ابو خش کا شرجیل کو قتل کرنا

اور سلمہ کی اوس سے ناراضی

جب حارث مر گیا۔ تو اوسکی اولاد میں اتفاق نہ رہا۔
 سب خود سر ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے حسد
 کرنے اور لڑنے لگے۔ لوگ اون کے بیچ میں پڑے
 کہ صلح کرادیں۔ مگر نہ ہوئی۔ اون احیاء میں جو اون کے

ساتھ تھے ایک دوسرے پر غارت کرنے لگا۔ اور فساد بڑھ گیا۔ اور ہر ایک نے
 اون میں سے دوسرے کی تخریب کے واسطے اپنے اپنے طرفداروں کو جمع کیا
 اور لشکر لیکر حملہ کیا۔ شرجیل نے اپنے طرفداروں کا لشکر لیا۔ اور کلاب میں
 آیا (جو بصرہ اور کوفہ کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ اور شامہ سے سات
 منزل کے قریب فاصلہ پر ہے) اور ہر سٹھ نے بھی اپنے طرفداروں کو اور نیز
 صنائع (یعنی بنائے اور پرورش کئے ہوئے آدمیوں) کو لیا۔ صنائع
 وہ لوگ ہیں جو پادشاہوں کے پاس ادھر ادھر کے عرب آ رہا کرتے تھے
 یہ لوگ کلاب کی طرف آئے۔ اور تغلب کا امیر سفاح بن خالد بن کعب بن
 زہیر تھا۔ یہاں فریقین میں خوب شدت سے قتال ہوا۔ اور دونوں طرف کے
 لوگ خوب جسم کر لڑے۔ لیکن جب دن کا اخیر وقت ہو گیا۔ تو نبی خطلہ اور
 عمرو بن مثمم اور رباعہ نے بکربن وایل کو چھوڑ دیا۔ اور بھاگ گئے۔ اور بکر بن
 مین جے رہے۔ ادھر تغلب کی طرفداروں میں سے نبی سعد اور ادن کے
 ساتھی لوٹ گئے۔ لیکن تغلب نے میدان نہ چھوڑا۔

اس وقت شرجیل کے منادی نے آواز دی۔ کہ جو شخص سلمہ کا سر کاٹ کر
 لائیگا میں اسے سوا دنٹ دوں گا۔ اس پر سلمہ کے منادی نے ندا دی کہ
 جو شرجیل کا سر لیکر آئے گا میں اسے سوا دنٹ دوں گا۔ اس سے لڑائی
 اور بھی جوش سے ہونے لگی۔ ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح سے ان دو
 میں سے ایک کو جا کر مار لے۔ اور سوا دنٹ کا انعام لے لے۔ شام کے
 وقت تغلب اور سلمہ کو غلبہ ہو گیا۔ اور شرجیل شکست کھا کر بھاگا۔ اور ذوالنہی

نے اوسکا پیچھا کیا۔ اس پر شرجیل نے منہ پھیرا۔ اور اوس کے کہنے پر ایک
 تلوار ماری جس سے اوس کے پانوں کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ذوالسنینہ کی ہاں
 کا بیٹا ابو خض و ہاں موجود تھا اوس نے اپنے بھائی سے کہا۔ کہ اس نے تو
 مجھے مار ڈالا۔ اور ذوالسنینہ مر گیا۔ ابو خض نے شرجیل سے کہا اگر میں تجھے
 مارنے ڈالوں۔ تو خدا مجھے موت دے۔ اور اوس پر حملہ کیا اور اوس سے جاگھیرا۔ شرجیل نے کہا
 ابو خض دودہ دودہ یعنی میں دیت میں بہت جا نور و نگا۔ جو تجھے دودہ دے گا۔
 ابو خض نے کہا دودہ تو میں نے بہت بٹو دیا ہے۔ اوسکی میں کیا پروا کرتا
 ہوں۔ تب شرجیل نے پھر کہا ابو خض کیا ایک بازاری آدمی کے عوض
 پادشاہ کو مارتا ہے۔ ابو خض نے کہا میرا بھائی بھی میکے لئے پادشاہ تھا
 اور اوس کے برچھا مار کر گھوڑے سے گرا دیا۔ اور گھوڑے سے اتر کر
 اوس کا سر کاٹا۔ اور اپنے بھتیجے کے ہاتھ اوسے سلمہ کے پاس بھیجا جب اوس
 شرجیل کا سر لا کر سلمہ کے سامنے ڈالا۔ تو اوس نے لانیوالے سے کہا۔
 کیا اچھا ہوتا جو تو اوسے آہنگی سے ڈالتا۔ اور سلمہ کے چہرہ پر ندامت
 کے آثار نمودار ہو گئے۔ اور اوسے سخت رنج ہوا۔ جس سے ابو خض
 اوس کے پاس بھاگ گیا۔ پھر سلمہ نے یہ شعر کہے۔

أَلَا أَبْلَغُ أَبَا حَنْشٍ رَسُولًا فَمَا لَكَ لَا تَحْتَجُّ إِلَى الثَّوَابِ

اے قاصد تو ابو خض کو جا کر یہ پیغام پہنچا دے۔ کہ تو اپنا انعام لینے کیوں نہیں آتا۔

تَعْلَمُونَ خَيْرًا لِّنَاسٍ طَرًّا قَتِيلٌ بَيْنَ أَجْحَارِ الْكَلْبِ

تا کہ اگر تو اسے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ کلاب کے پہرہ میں جو شخص مارا گیا ہو۔ وہ تمام آدمیوں سے اچھا ہے

تَدَاعَتْ حَوْلَهُ جِثَمُ بَنِي بَكْرٍ وَأَسْلَمَ جَعَا سُلَيْسُ الرِّبَابِ

اوس کے گرد اگر چشم بن بکر جمع ہوئے تھے۔ اور اوس سے رباب کے ارادل چھوڑ کر جلدے تھے۔

۶۴۔ ابو جثلم کا جواب اور ضبیعات کے واقعہ کا بیان اس کا جواب ابو جثلم نے اس طرح دیا۔

أَحَاذِرُ أَنْ أَحْبِيكَ ثُمَّ تَحْتَوُ جَاءَ إِيَّاكَ يَوْمَ ضَبِيْعَاتٍ

مجھے یہ پس آئے ہوؤں کہ معلوم ہوتا ہی کہ میں تو ایسی شخصیت مجھ پر نہ کر ویسی تیرے باپنے ضبیعات کے واقعہ میں کی تھی۔

وَكَاثُ غَدْرٍ فَشَنَعَاءُ تَهْفُو تَقْلَدُهَا ابُولُ الْمُسَاتِ

نصیب واقعہ میں اوس بڑی بری طرح سے غد کیا۔ اور بڑی لغزش کا کام کیا جس کی بڑی کاپی تیرا بپ نے وہ تک گلے میں ڈالے رہا

اس ضبیعات کے واقعہ کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ حارث کا ایک بیٹا تھا جو تمیم اور بکر میں استرضاع کے واسطے گیا ہوا تھا وہاں دودھ وہ پیا کرتا اور بڑی پاتا تھا۔ لیکن اوس کے سانپ نے کاٹ کہا یا اور وہ مر گیا۔ حارث نے اسوا تمیم کے پچاس آدمی لئے اور ایسے ہی پچاس آدمی بکر کے لئے۔ اور اوہین قتل کر ڈالا۔ اور اپنے بیٹے کے مرجانے کا بدلہ اون سے لے لیا۔

۶۵۔ شرجیل کے اہل عیال کو نبی تمیم کا بچانا اور اہل و عیال کی حمایت کے واسطے اٹھ کھڑے ہوئے۔ معدی کرب کا مرثیہ۔ اور اونکی حفاظت کرنے لگے۔ اور لوگوں سے بچا کر

اوہین اونکی قوم اور امن میں پہنچا دیا۔ اُدھر جب یہ خبر اوسکے بھائی معدی کرب کو پہنچی جسے غلغا بھی کہتے تھے۔ تو اوس نے یہ مرثیہ کہا۔

إِنْ جَبْنُ عَزَّ الْفَرَاثِلَ بَابِي لِكَيْفَ لَا سِرْفُوقَ الظَّرَابِ

میرا بہنویش سے محب اور بلند پر ہشا ہو اور اوہین بیل کہیں ہوتا جیسے اسیر اور ہانڈی ایک دوسرے سے میل نہیں کہا ہے لیکن یہاں پر آرام اور تفریح کی جگہ ہے اور تیرے آرامی اور ریح کا مقام ہے لیکن میرے پہلو کو تیرے آرام میں نہیں ملتا۔

ٹھیک اسی طرح سے جیسے کسی قیدی کو پہاڑی پر جو بڑی نفرین کی جگہ ہوتی ہے آرام نہیں آتا۔

مِنْ حَدِيثِ نَمِيٍّ اِلَى فَمَا تَرَى قَاعَيْنِي وَلَا اَسِيْعُ شَرَابِي

جو خبر کہ مجھ کو پھونکنے پر اوس کو میری آنکھ سے آنسو نہیں بہتے۔ اور جو شراب میں پیتا ہوں اسی ہضم نہیں کر سکتا ہوں

مَرَّةً كَالِدَّاعِ اَكْمَهَا النَّاسُ سُرَّ عَلَى حَرَمَلَةٍ كَالشَّهَابِ

جو سہم قاتل کی طرح کڑوی ہو۔ اور جسے لوگوں نے اعلیٰ کی طرح کی گرم راگھ پر (پکار کر) پوتوں میں بہا ہے

مَنْ شَرَّ حَبِيلٍ اِذْ تَعَاوَرَ الرَّادُّ مَا حُ مِنْ بَعْدِ لَذَّةٍ وَشَبَابِ

وہ خیر بیہ ہے۔ کہ شر حیل کو زندگانی کے لذت اور فوجانی کے آغاز کے بعد نیز دن نے اوپک لیا۔ یعنی مارا گیا

يَا ابْنَ اُمِّیْ وَلَوْ شَهِدْتُ لَكَ اِثْمًا عَوْنِيَا وَ اَنْتَ غَيْرُ حَجَابِ

اے میری ماں کے بیٹو۔ کیا اچھا ہوتا جو میں تیرے پاس وسعت ہوتا جس وقت کہ تو تیرے کو پکارتا تھا۔ اور کوئی تیری بات نہیں سنتا تھا

تَمَّ طَاعَتُ مِنْ وِرَائِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الرَّحْبُ اَوْ يَبْزُ شَاوِي

اوستو میں تیرے پیچھے کسی پھونکنے کیلئے باز ہی وقت تک کئی جانا کہ میدان جنگ یا تو انتہائی پہنچ جاتا تھا اور کئی پھر عداوت رائے جاتا

اَحْسَنَتْ وَاثِلٌ وَعَادَتْهَا الْاِحْسَانُ بِالْحَبْوِ يَوْمَ ضَرْبِ الرِّقَابِ

بنی وائل نے خوب کام کیا۔ اور جب کبھی گردن مارنے کا دن ہوتا تو اوس وقت اچھی طرح حمایت کرنا اور انکی عادت سے

يَوْمَ فَرَّتْ بَنُو قَيْمٍ وَوَلَّتْ خِيَلُهُمْ تَقِيْلُنَ بِالْاَذْنَابِ

اوس روز کہ جب بنی قییم بھاگ گئے اور انکے گھوڑے پیٹھے پیہر کر چلے تھے۔ اور دمون سے اپنا بچاؤ کرتے جاتے تھے

یہ بڑا لبا مرثیہ ہے۔ پھر تغلب نے سلمہ کو اپنے پاس سے نکال دیا۔ اور وہ جا کر بکرین

دایل میں پناہ گیر ہوا۔ اور اودن میں مل گیا۔ اور تغلب منذر امر القیس اللخمی سے جا ملے۔

اور ہ کی اول لڑائی

۶۶ - سلمہ کا تغلب کے پاس سے بکری کے پاس جانا اور منذر کی بکر پر چڑھائی اور اوارہ پر ادھانچ کرنا

اس کا سبب یہ تھا کہ جب ثعلبہؓ نے سلمہ بن الحارث کو نکال دیا۔ تو وہ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بکر بن وائل کے پاس چلا گیا۔ جب وہ بکر بن وائل کے پاس گیا۔ تو وہ لوگ اس کے مطلع ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور کہا ہم تیرے سوا اور کسی کو اپنا پادشاہ نہیں بناتے۔ پھر منذر نے اون کے پاس آدمی بھیجے۔ اور انھیں اپنی اطاعت کے واسطے کہا۔ لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس واسطے منذر نے قسم کھائی کہ وہ اون پر چڑھائی کرے گا۔ اور اگر فتح ہوئی۔ تو انھیں قلعہ کوہ اوارہ پر اس قدر ذبح کرے گا۔ کہ اس کے نیچے تک اون کا خون بہہ جائے اور لشکر لیکر اون کی طرف چلا۔ اوارہ پر مقابلہ ہوا۔ اور خوب شدت سے لڑائی ہوئی اور بکر کو شکست ہو کر لڑائی کا خاتمہ ہوا۔ اور یزید بن شریک الکندی قید ہوا۔ منذر نے اسے قتل کر دیا۔ اور میدان جنگ میں بھی کثر سے لوگ مارے گئے اور منذر نے بکر کے لوگ بھی بہت قید کر لئے۔ اور انھیں کوہ اوارہ پر ذبح کرایا لیکن اون کا خون جم گیا۔ اس واسطے اس کے آدمیوں نے اس سے عرض کیا کہ حضور اگر تمام روئے زمین کے بنی بکر کو بھی ذبح کر ڈالیں گے۔ تب بھی اون کا خون تو زمین تک بہہ کر نہ جائیگا۔ ہاں البتہ ایک صورت ہے کہ اس خون پر پانی ڈالا جائے۔ تو نیچے تک جا سکے گا اس نے کہا اچھا پانی ڈالو۔ جب پانی ڈالا گیا تو خون ان کوہ تک بہہ کر چلا گیا۔ اور عورتوں کو آگ میں جلوا دیا۔ ایک شخص قیس بن ثعلبہ کا منذر کے پاس بھی رہا کرتا تھا۔ اور اس کا دوست تھا۔ اس نے باقی بکر کے نوڈی غلاموں کے واسطے سفارش کی اس واسطے منذر نے انھیں آزاد کر دیا۔ چنانچہ ایشی اس قیس کے سبب سے

فخر کتاب ہے جس نے بکر کی مندر کے نقش کی تھی۔

وَمِنَّا الَّذِي آعْطَاهُ بِالْجَمْعِ رَبُّهُ عَلَىٰ فَاقَتِهِ وَلِلْمَلُوكِ هَبَاتُهَا

اور ہم میں ہی خود شخص بھی ہو۔ کہ جسے جمع کے مقام میں مل کے ملائے سوچو کہ بادشاہ ششہین کیا ہی تھے ہن اوس کے سہ ماہ پر

سَبَّأُ يَا بَنِي شَيْبَانَ زِيَوْمَ وَارِقَ عَلَى النَّارِ أَذْ تَجْلِبُ بِهِ فَيَتَاهَا

نبی شیبان کے اوس سبایا کو جو اوارہ کے دن پڑے گئے تھے ایسے وقت میں اوسے عطا کر دیا جب کہ نبی شیبان کے جو ان جو ان لڑکیاں آگ میں دھان دکھائی اور جلائی جا رہی تھیں

اوارہ کی دوسری لڑائی

۶۷ عمرو بن المنذر اللخمی نے ایک اپنا بیٹا اسعد نام زرارہ بن

بیٹے کو سوید کا قتل کرنا اذن عدس النہیتی کے پاس پرورش کے لئے بھیج دیا تھا۔ جب وہ

نقط الطائی کا ابن المنذر کو جوان ہوا۔ تو ایک مرتبہ ایک موٹی اونٹنی اوس کے ساتھ

زرارہ کے برخلاف بھڑکانا سے ہو کر گزری۔ اوس نے کھیلنے کھیلنے اوس کے

نہتوں میں تیر مار دیا اس پر اونٹنی والے نے جس کا نام سوید تھا اور جو نبی

عبد المنذر بن دارم النہیتی کے قبیلہ سے تھا اسعد کو مار ڈالا۔ اور بھاگ کر مکہ

میں چلا گیا۔ اور قریش سے محالفہ کر لیا۔

عمرو بن المنذر اس سے پشت پناہی و تاراج کے لئے نکلا تھا۔ اور اوقت

زرارہ بھی اوس کے ساتھ تھا۔ لیکن عمرو کو کہیں کامیابی نہ ہوئی۔ اور غنیمت

کے لوٹنا پڑا۔ جب وہ کوہستان نبی طے ہن آیا۔ تو زرارہ نے

اوس سے کہا حضور یا دشاہ جب تاخت و تاراج کے لئے جاتے ہیں۔ تو

بے نیل مرام واپس نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے چاہئے کہ آٹے پر حملہ کیجئے

آپ اون کے قریب پھونچ گئے ہیں۔ اس واسطے عمرو اون کی طرف جھکا اور
 اونھیں قتل و قید کیا اور مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس سے طے کے دلون
 مین زرارہ کی طرف سے رنج پڑ گیا۔ جب سوید نے اسکو قتل کر دیا اور زرارہ
 اوسوقت عمرو کے پاس تھا۔ تو عمرو بن لفظ الطائی نے عمرو بن المنذر کو زرارہ
 کے برخلاف بھڑکانے کے لئے یہ کہا۔

مَنْ لَفَّ عَمْرًا بَانَ
 الْمَرْءُ لَوْ خَلَوْ صَبَارَةً

کوئی شخص ایسا ہے جو عمرو سے جا کر کھدے کہ آدمی لوہو پیچھ کا ٹکڑا تو نہیں کہ اوسکا بیٹا مارا جا اور وہ اسکا انتقام لے لے گا

هَذَا بَعْجُ زَارَةَ أُمِّهِ
 بِالْأَسْفَلِ مِنْ أَوَارِكِهِ

یہاں اوارہ پہاڑ کے نیچے میدان مین زرارہ اپنی مان کی گانڈ کا بچہ موجود ہے۔

فَاقْتُلْ زَرَارَةَ لَا أَدْرِي
 فِي الْقَوْمِ أَوْ فِي مَنْ زَرَارَةٍ

اس لئے تو زرارہ کو مار ڈال اوسکی قوم مین زرارہ سے بڑھ کر کوئی قابل انتقام نہیں ہے۔

عمرو بن المنذر نے کہا زرارہ ابن لفظ کے جواب مین تو کیا کہتا ہے۔
 کہا وہ جھوٹا ہے مین تیسے بیٹے کے قتل کا مجرم نہیں ہون تو جانتا ہے
 کہ طی تجھ سے کیسی عداوت کرتے ہیں۔ عمرو بن المنذر نے کہا تو سچا ہے۔

۶۸ زرارہ کا مرنہ اور پھر جب رات ہوئی۔ تو زرارہ بڑی تیزی سے نکل کر
 عمرو بن عمرو کا طی پر جا کر اپنی قوم مین چلا گیا۔ اور چند روز کے بعد مرین ہو کر جب
 طریقوں کو قتل کرنا۔ مرنے لگا۔ تو اپنے بیٹے حاجب سے کہا۔ میرے غلام جو بی

ہنشل مین ہیں اونھیں تو لے لے۔ اور اپنے بھتیجے عمرو بن عمرو سے کہا۔ کہ عمرو
 بن لفظ کی تو خبر لینا۔ اوس نے پادشاہ کو میرے برخلاف بھڑکایا تھا۔ عمرو

بن عمرو نے کہا۔ چچا جان آپ نے تو مجھے اوس سے بھڑایا۔ جو بہت دور اور بڑی شوکت و قوت والا ہے پھر جب زرارہ مر گیا۔ تو عمرو بن عمرو نے تیاری کی۔ اور آدمیوں کو جمع کیا۔ اور طے پر روانہ ہوا۔ اور دو طریقوں طریق بن مالک اور طریق بن عمرو کو مارا۔ اور ملاقط کو بھی قتل کیا۔ چنانچہ علقمہ بن عبیدہ اس باب میں کہتا ہے۔

وَنَحْنُ جَلْبَنَاءُ مِنْ ضَرِيَّةِ خَيْلِنَا ۖ جُنَيْتُهَا حَدَّالَ كَامِ قَطِاقِطَا

ہم اپنے آپ کو ضریرہ سے لے گئے اور اونھیں بچاتے ہوئے۔ ایک طرف کو غول غول کر کے بھاڑیوں کے گھسے گئے

أَصَبْنَا الطَّرِيفَ الطَّرِيفِينَ مَالِكًا ۖ وَكَانَ شَفَاءً لَوْ أَصَبْنَا الْمَلَاقِطَا

اور وہاں ہم نے طریق بن عمرو اور طریق بن مالک کو قتل کیا۔ اگر ہم کو ملاقط مل جاتے تو ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا۔ اور ہم اونھیں بھی قتل کرتے

۶۹ ابن المنذر کا تیم کو جب عمرو بن المنذر نے زرارہ کی وفات کا حال سنا۔ تو اوس نے قتل کرنا اور برجمی شاعر کا قتل

ادن کی جستجو میں کوہ اوارہ تک چلا گیا۔ مگر دارم کو اوس کے تاخت کی خبر مل گئی تھی

اس لئے وہ ادھر ادھر متفرق ہو گئے تھے۔ عمرو بن المنذر وہاں جا کر ٹھہر گیا۔

اور اپنی فوجیں ادھر ادھر بھیجیں۔ اور دارم کے ننانوے آدمی پکڑے آئے۔

یہ لوگ ادن لوگوں کے سوا تھے جو غار کے وقت قتل ہو گئے تھے۔ عمرو بن المنذر

نے اونھیں قتل کرا دیا۔ اسی میں کہیں ایک شخص براجمین سے جو شعر کہا

کرتا تھا پادشاہ کی تعریف کرنے کی غرض سے وہاں آ گیا۔ عمرو بن المنذر نے

اوسے بھی قتل کرنے کے واسطے پکڑ لیا۔ تاکہ پورے سو ہو جائیں۔ پھر اوس نے کہا

اِنَّ الشَّقَّ وَافِدًا لِّبِرَاجِمٍ

(یہ ہشتی براجم کا دافد ہے) اب یہ بات ایسا شل ہو گئی ہے۔ اور گفتگو میں بولی جاتی ہے

یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ابن المنذر نے اون کے جلا دینے کی نذر مانی تھی۔ اس واسطے
اوسکا لقب محرق (جلانے والا) ہو گیا تھا۔ چنانچہ ننانوے آدمی تو اوس نے
جلادے تھے۔ اسی میں براجم کا ایک آدمی اُدھر سے گزرا اور گوشت کے طنز
کی بوسونگہ کر یہ سمجھا۔ کہ بادشاہ نے کہا نا پکوا یا ہے۔ اس واسطے وہ بادشاہ کی طرف
آیا اوس نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا حضور میں براجم کا دافد (یعنی اٹلی) ہوں۔
ابن المنذر نے کہا اِنَّ الشَّقَّ وَاَفْدَ الْبِرِّ اَجْمَ پھر اوسے بھی آگ میں
ڈلوادیا۔ چنانچہ جریر فرزدق سے کہتا ہے۔

اَيْنَ الَّذِينَ بَارَعُوا اَحْرَقُوا | اَمْ اَيْنَ سَعْدٍ فِي كَوْمِ الْمُسْتَرْضِعِ

کہاں ہیں وہ جو عمر کی آگ میں جلا دے گئے تھے۔ اور کہاں ہے اسد جو تمہارے درمیان پرورش پاتا تھا

۴۰۔ نبی یتیم اور قریش کی یہ برجمی جو کہانے کی طمع میں آکر مارا گیا تھا اوس سے
شرم دلانے والی باتیں۔ نبی یتیم کو ایسی عار پیدا ہوئی کہ جب اکل کا ذکر ہوتا تو اوس سے
چرٹے اور شرم کہاتے تھے۔ چنانچہ اون میں سے ایک شخص کہتا ہے۔

اِذَا مَامَاتِ مَيْتٌ مِّنْهُمْ | فَسَرُّهُ اَنْ يَّعْلِيَّشَ فَحَنَّةً زَرَادِ

جب کبھی کوئی یتیم مر جائے تو مجھے اس کے سننے سے خوشی ہوگی کہ وہ جی جائے۔ اور اوس کے کہانے کے واسطے

خُزْزَاوُ بِلَحْمٍ اَوْ بَتْنِ | اَوْ الشَّرِّ الْمَلْفَفِ فِي الْحَاكِ

روٹی گوشت یا کھجور یا کوئی شے کل میں لپیٹی ہوئی کوئی لاٹ۔ یعنی مرنے کے بعد بھی اون سے اکل کی حرص نہیں جاتی

رَأَاهُ يُنْقَبُ الْبَطْنَاءُ حَوْلًا | لِيَاكُلَ رَأْسَ الْقِمَانِ نَبْعًا

تمہیں کہانے کا ایسا لالچی ہوتا ہے کہ تعان پاؤں کا جھونڈا ہزار بار سر ہو گیا ہے۔ سر کا لکڑہانے کے لٹو بطی کو جاکر برتن تک ہوتا ہے

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ احنف بن قیس حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے تھے حضرت معاویہ نے اون سے پوچھا۔ کہو ابو بھر یہ کمل میں لیٹی ہوئی کیا شے ہے۔ احنف نے کہا امیر المومنین یہ سخیہ ہے (جو ایک قسم کا آتش ہے کہ آٹے اور روغن یا آٹے اور خرما سے تیار کیا جاتا ہے) سخیہ ایسا کھانا ہے کہ جس سے قریش کو اسی طرح عار ہے جیسے تیمم کو ملفف فی البجاد رکمل میں لیٹی ہوئی شے سے) ہو۔ راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت معاویہ اور احنف سے زیادہ صاحب وقار آدمی مزاح کر نیوالے کہیں نہیں دیکھے گئے۔

زہیر بن جذیمہ اور خالد بن جعفر بن کلاب اور حارث بن ظالم المرسی قاتل اور سرخان کی لڑائی۔

۱۔ زہیر کے بیٹوں شاس ربح غنوی کا مارڈ الناور زہیر کے برخلاف عامیوں کا غنویوں کی حمایت کرنا۔

زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن الحارث بن قطیعہ بن عبس بن عبس تھا۔ اور یہ ہی زہیر بن زہیر بن حرب واحد بن وغیرہ کا باپ اور قیس عیلان کا سید تھا۔ پادشاہ حیرہ نے جس کا نام نغان بن امر القیس تھا اور نغان منذر کا دادا تھا اسکی شرافت اور سیادت کے سبب اس سے ازدواج کا رشتہ کر لیا تھا۔ اور اپنی بیٹی اس سے دیدی تھی۔

پنچلن نے زہیر کے پاس کسی کو بھیجا۔ اور اس کے کسی بیٹے کو بلایا۔ زہیر نے اپنے بیٹے شاس کو اس کے پاس بھیجا جو سب سے چھوٹا تھا نغان نے اسکی بڑی خاطر و تواضع کی۔ اور جب وہ لوٹنے لگا۔ تو اس سے

اچھی خلعت اور نفیس نفیس چیزیں عطا کیں۔ شاش و مان سے اپنی قوم کی طرح
 اور غنی ابن اعصر کے ایک چشمہ تک پھونچا و مان اسے رباح بن الاشقی
 نے مار ڈالا۔ اور اسکا مال واسباب چھین لیا۔ اس غنوی کو یہ نہیں معلوم
 تھا کہ وہ کون ہے۔ لوگوں نے زہیر سے آکر بیان کیا۔ کہ شاش پادشاہ کے
 پاس سے آیا تھا۔ اور اس کی جو اخیر خبر ملی ہے وہ غنی کے چشمہ تک ملی ہے
 اس واسطے زہیر دیار غنی کی طرف روانہ ہوا۔ یہ لوگ بنی عامر بن صعصعہ کے
 حلیف تھے۔ وہ اس کے پاس آکر فراہم ہوئے۔ اور زہیر نے اس سے
 اپنے بیٹے کا حال پوچھا۔ اوہوں نے قسم کھائی۔ کہ ہمیں اسکا حال کچھ بھی
 معلوم نہیں۔ زہیر نے کہا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ جنہوں نے اسے مارا ہے
 ابو عامر نے کہا۔ پھر تو ہم سے کیا چاہتا ہے۔ زہیر نے کہا۔ میں تین باتوں میں
 ایک بات چاہتا ہوں یا تو تم میرے بیٹے کو زندہ کر دو۔ یا مجھے غنی کو دیدو
 اور میں اوہیں قتل کر ڈالوں۔ اور اپنے بیٹے کا انتقام اس سے لیں
 اور یہ نہیں تو تیسری بات لڑائی ہے۔ جو ہم تم میں جب تک ہم تمہیں باقی رہیگی
 اوہوں نے کہا اس میں تو تو نے ہمارے لئے کوئی مخرج ہی نہ چھوڑا۔ تیرے
 بیٹے کا زندہ کرنا تو بجز اللہ کے اور کسی کے اختیار میں ہی نہیں ہے۔ رہا
 غنی کو تیرے حوالہ کر دینا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی حفاظت اسی طرح
 کرتے ہیں جیسے احرار کیا کرتے ہیں۔ اب رہی لڑائی ہمارے تمہاری درمیان
 سو اس کی نسبت واللہ ہم تیری رضا مندی چاہتے ہیں اور تیری رنجیدگی
 کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن اگر تو چاہے تو ہم دیت دینے کو موجود ہیں اور اگر

مجھے منظور ہے تو ہم سے بیٹے کے قاتل کو تلاش کرتے ہیں۔ اور اس سے تیرے حوالہ کئے دیتے ہیں۔ چاہے تو تو اس سے قتل کر دے۔ یا تو اس سے معاف کر دے کیونکہ قرابت اور جوار میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ نیکی ضائع نہیں جاگی زہیہ نے کہا۔ میں تو بجز اس کے جو میں نے کہا ہے اور کوئی بات نہیں مانتا۔ جب خالد بن جعفر بن کلاب نے دیکھا کہ زہیر اپنے ماموں غنی پر تعدی کرتا ہے تو کہا ہم نے اپنی قوم پر ایسی تعدی کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا جیسے زہیر کرتا ہے۔ زہیہ نے کہا تو کیا میں غنی کو چھوڑ دوں۔ اور اپنے ہتھیار کی جستجو تجھ سے کروں۔ اس نے کہا ہاں۔ اس واسطے زہیر لوٹ آیا اور یہ کہا

فَلَوْ كَلَّابٌ أَخَذَ قَدِيرِيَّتِي
بِرِدِّ غَنِي عَبْدًا وَمَوَالِيَا

اگر کلاب نہ ہوتے تو میں غنی کو غلام اور موالی بنا کر اپنے دل کی مراد پوری کر لیتا

وَلَكِنْ جَمَعْتُهُمْ عُصْبَةً عَامِرِيَّةً
هَذَا وَنَفْسِي الْقَصَارِ الْعَوَالِيَا

لیکن ہریوں کی عصیت نے انکی حمایت کی جو تمام میں میں پر چھوڑ چھوڑے بیگانوں کو گھربا کرتے ہیں اور اس سے خوش خرم ہوتے ہیں

مَسَاعِيرُ الْعَجَمِ مَالِيَّةٌ لَوْ غَا
أَخُوهُمْ عَزِيْزٌ كَيْفَ لَا عَادِيَا

اور جو میدان جنگ میں تشنگا کے بھڑکا ہوا اور تلواروں کے ستنے والے ہیں اور جو عجمی عزیز ہیں دشمنوں کا اور نہیں ہے

يُقِيمُونَ فِي دَارِ الْحَفَاطِ تَكْرُمًا
إِذَا مَا فَتَى الْقَوْمِ لُصْحَتِ خَوَالِيَا

اگر چہ در لوگوں کا میدان خالی ہو جا تو ہوجا کر وہ اپنی شرافت کے سبب سے دار الحفا نامی میدان جنگ میں قائم و ثابت ہوتے ہیں

۷۲ زہیر کا ایک عورت کے
ذریعے شاس کے قاتل کا پتا لگانا

پھر زہیہ نے ایک عورت کو بھیجا۔ اور اس سے کہا۔ کہ اپنا نسب کسی کو نہ بتائے۔ اور اس سے موٹے موٹے اونٹوں کا گوشت دیا۔ اور غنی کی طرف روانہ کیا۔ کہ عطش کے

اور بنی عسلا مدنی عامر کی لڑائی

بدلے گوشت بیچ آئے۔ اور اوس کے بیٹے کا حال دریافت کرے۔ پھر یہ عورت غنی میں گئی۔ اور جو زہیہ نے حکم کیا تھا وہ ہی کیا۔ اور ہوتے ہوتے رباح بن لیل کی عورت تک پہنچی۔ اور اوس سے کہا میں نے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا ہے اس واسطے گوشت کے عوض میں خوشبو مول لینے آئی ہوں۔ رباح کی بی بی نے اسے عطر دیا۔ اور کہا کہ میرے شوہر نے شاس کو قتل کیا تھا پھر یہ عورت لوگر زہیہ کے پاس آئی۔ اور اسے سب حال بتا دیا۔ اس واسطے زہیہ نے اپنے سوار جمع کئے اور غنی پر تاخت و تاراج اور قتل کرنا شروع کیا۔ اور اون میں سے بہت کثرت سے لوگ مار ڈالے۔ اور بنی عبس اور بنی عامر میں لڑائی ہونے لگی اور شر و فساد بہت پھیل گیا۔

۳۔ ہوازن کا زہیر کے پھر زہیر اپنے اہل و عیال کو لیکر شہر حرام میں میلہ عکاظہ بر خلافت خالد سے ملنا اور تھانہ کے بھائی کا زہیر کی خبر خالدا کے ساتھ بہت کچھ فساد کر رکھا ہے زہیہ نے کہا جب تک مجھ میں انتقام لینے کی طاقت ہے اس شر و فساد کا کبھی انقطاع نہ ہوگا۔

ہوازن کا یہ دستور تھا کہ اس میلہ عکاظہ میں وہ زہیر بن جذیمہ کو ہر سال آواز (خراج) دیا کرتے تھے۔ اور وہ اودن پر ظلم کرتا تھا اور ہوازن کو اس کی طرف سے بڑا رنج تھا۔ اور اس کے دشمن ہو رہے تھے۔ پھر خالد اور زہیر اپنی اپنی قوموں کی طرف چلے آئے۔ اور خالد جلدی سے بلاد ہوازن میں گیا۔ اور اپنی قوم کو جمع کیا۔ اور زہیر سے لڑنے کے واسطے اونھیں بلایا۔ سب نے تیاری کی۔

اور زہیر کی لڑائی کے واسطے نکلے۔ اور وہ اپنے راستہ سے جا رہا تھا اور رفتہ رفتہ وہ بلاد ہوازن کے قریب پھونچا۔ اور وہاں ٹھہرا۔
یہاں اوس کے بیٹے قیس نے اوس سے کہا۔ کہ یہاں سے تو ہمیں نکل لے چل۔ کیونکہ یہاں ہم دشمن کے بہت قریب ہیں۔ زہیر نے کہا اے ڈرپوک تو مجھے ہوازن سے ڈراتا ہے۔ اور اون سے بچنے کو کہتا ہے مین لوگوں کے حال خوب جانتا ہوں۔ اوس کے بیٹے نے کہا یہ واہیات تو تو چھوڑ دے۔ میری بات مان اور ہمیں یہاں سے لے چل۔ مین اونکی عادت سے ڈرتا ہوں۔

تماضر شرید بن رباح بن لفیظہ بن عصبہ السلیمہ کی بیٹی زہیر کی ام ولد تھی اور اسکے بھائی نے کسی کا خون کر دیا تھا۔ اور بنی عامر میں چلا گیا تھا۔ اور اون میں رہا کرتا تھا۔ اوسے خالد نے جاسوس بنا کر بھیجا۔ کہ زہیر کی خبر لائے۔ وہ یہاں بنی عبس کے مقام میں آیا۔ قبیس بن زہیر کو اوسکا حال معلوم ہوا۔ تو اوس نے اور زہیر نے چاہا کہ اوسے باندہ لین۔ اور اوستہ ہمارے پاس رکھیں کہ ہوازن کے علاقہ سے نہ نکل جائیں۔ مگر اوسکی بہن نے نہ مانا۔ اور اونہوں نے اوس سے عہد و پیمان لے لئے کہ اونکا حال کسی سے جا کر نہ کہے۔ اور اوسے چھوڑ دیا۔ پھر وہ خالد کے پاس گیا۔ اور ایک درخت کے پاس کھڑا ہو کر اوس سے سارا حال کہہ دیا (یعنی اپنی قسم کے سبب سے یہ حال کسی آدمی سے مخاطب ہو کر نہ کہا۔ بلکہ اس طرح درخت سے کہہ کر انھیں سنا دیا)۔

۷۴۔ خالد کا ہوازن کو پھر خالد اور اوس کے ساتھی سوار ہوئے۔ اور زہیر کی طرف لیکر زہیر پر آنا اور اوپر کھڑا چلے۔ جو ان سے کچھ بہت دور نہ تھا۔ فریقین میں خوب سخت لڑائی ہوئی۔ اور خالد اور زہیر بذات خاص ایک دوسرے کے مقابل ہو گئے۔ اور بہت دیر تک لڑتے رہے۔ پھر دونو ایک دوسرے سے چپٹے گئے۔ اور زمین پر گر پڑے۔ ورتابن زہیر نے یہ دیکھ کر خالد پر چلے گیا اور اوس کے ایک تلوار ماری۔ مگر اوس نے خالد پر کچھ اثر نہ کیا۔ وہ دو زہین پہنے ہوئے تھا جنہ بن البکاجو خالد کی عورت کا بیٹا تھا وہاں موجود تھا اوس نے زہیر کے جھپٹ کر تلوار ماری اور اوسے مار ڈالا اسوقت خالد کی اور اوسکی کشتی ہو رہی تھی۔ جب زہیر مارا گیا۔ تو خالد اوسے چھوڑ کر الگ ہو گیا۔ اور ہوازن اپنے منازل کو چلے گئے۔ اور بنی زہیر نے اپنے باپ کو اٹھا لیا۔ اور اپنے بلا کو اوسکی لاش لے آئے۔ چنانچہ ورتابن زہیر اس باب میں کہتا ہے۔

رَأَيْتُ زَهِيرًا تَحْتَ كَلِّ خَالِدٍ فَأَقْبَلْتُ اسْتَعْنَى الْجَوْلُ أَبَادِرُ

جب میں نے زہیر کو خالد کے سینہ کے تلے دیکھا۔ تو میں اوس عورت کی طرح جھپٹا جس کا بیٹا کہو گیا ہو۔

إِلَى بَطَائِنِ عِزِّكَ أَهْمَا يُرِيدُ بِأَيْسَرِ السِّيفِ وَالسِّفَادِ

اون دونوں پہلوانوں کی طرف جو کشتی کر رہے تھے۔ زہیر چاہتا تھا۔ کہ تلوار کا قبضہ کر لے۔ مگر وہ کر گئے تھے

فَشَالَ مِثْلُ يَوْمِ أَضْرَجَ خَالِدًا وَمِنَعُهُ مِنَ الْحِدِّ يَدُ الْمَظَاهِرُ

پھر جب میں نے خالد پر وار کیا تو میرا ہاتھ ٹل پڑ گیا۔ اور اوس کی دوہری زہر نے مجھ سے اوسے بچا دیا

فِيَا لَيْتَ أَنْ قَبِلَ أَيَّامَ خَالِدٍ وَقَبْلَ زَهِيرٍ لَمْ تَلِدْ فِي مَاضِرُ

اے لگامی سر! مجھے ایسی ندامت ہوئی کہ میں چاہتا ہوں کہ اسکے خالد اور زہیر کے اس قصہ میں میری جان نہ تھوڑے جانا ہی نہ ہوتا تو چھوڑ دیتا

لعمری لقد شریت فی اذ ولدتی فَمَاذَا الذی رَدَّتْ عَلَیْكَ الْبَشَائِرُ

اے خاتمہ جب تھے مجھ جانتا تھا تو اس وقت میری بے تجربہ لوگوں نے بشارت دی تھی لیکن کیا بشارت کی ان بشارتیں خیر والہ کی بشارت تھیں جو کچھ نصیب ہو

فَلَا یَذْنُقُ مِنْ صَرِیحًا بِحُرَّةٍ لَئِنْ کُنْتَ مَقْتُولًا وَیَسْلَمُ عَلَیْکَ

اب اگر تین مارا گیا اور عام سلامت نہ گئے تو مجھے میری قوم ہیل اور نجیب بنی کا بیٹا نہ پکارے گی

فَطِرْ خَالِدًا اِنْ کُنْتَ سَیْطِعُ طَیْرَةً وَلَا تَقْعَنُ اِلَّا وَقَلْبُکَ فِی خَلَدٍ

اے خالد اب تجھ سے اڑا جاوے تو بہت جلد اڑ جا۔ اور سچے ہرگز نہ ادر۔ بن ہمن اور وقت کے تیرا دل پر خدائے

اَتَبَّكَ الْمُنَا یَا اِنْ بَقِیْتُ بِضْرَةً تَفَارِقُ مِنْهَا الْعَیْشُ وَالْمَوْتُ حَاضِرٌ

اگر میں زندہ رہا۔ تو یاد رکھ کہ ایک ہی ضرب میں تجھ پر موت آ حاضر ہوگی۔ اور اس سے تیرا عیش سب سے جکر ہو جائے

اور خالد نے بھی جو زہیر کو قتل کر دیا اس سے اپنا احسان ہوا زن پر جانی کے لڑکی کہا ہے

اَبْلَغُ هُوَ اَزْكَیْ تَكْفُرُ عَدَا اَعْتَقْتُمْ قَوَالَ دُوَا اَحْرَارًا

جو ان کے جاکر کہہ کہ وہ کیوں ان کے شکر کی کرتے ہیں میں نے تو انہیں زہیر سے چڑایا جس سے کہ ان کے آزاد کیے پیدا ہو

وَقُلْتُ رَحِمْتُ زَهْرًا بَعْدَ جَدِّعِ الْاَنْفُوفِ وَاکْثَرِ الْاَوْتَارَا

اور میں نے زہرا کو خداوند زہیر کو قتل کیا جس نے اونکی ناکہیں کاٹیں اور کثر سے خون بہا تو تھے۔ اور ان سے انتقام لے لے لے

وَجَعَلْتُ مِنْ سَائِهِمْ وَدِیَاهِهِمْ عَقْلَ الْمُلُوكِ هَجَانًا وَبِکَارًا

اور میں نے اونکی عورتوں کو ہزاروں کی دینیں پاؤں کی دینیں کر دی ہیں کہ انہیں اچھے سپاہیوں کا درجہ انہیں ملتی ہیں

۷۵ خالد کا نمان کے چونکہ زہیر غطفان کا سید تھا۔ اس واسطے خالد نے جانا کہ

پاس جا کر پناہ گیر ہونا اور حار غطفان اپنے سید کے سبب سے اس کو زندہ نہ چھوڑینگے

کا وہ ان جا کر اس سے قتل کرنا وہ نعمان بن امرء القیس کے پاس حیرہ کو چلا گیا۔ اور اس

سے پناہ کی درخواست کی۔ نعمان نے اسے قبول کیا۔ اور اس کے واسطے

تفطیماً ایک قبہ نصب کرادیا۔ ادھر نبی زہیر ہوازن سے اپنا انتقام لینے کے لئے جمع ہوئے۔ اسپر حارث ابن ظالم المری نے کہا مجھے تم لوگ لڑائی میں مت شامل کرو۔ اس کے عوض میں جاتا ہوں۔ اور خالد بن جعفر کا کام تمام کئے دیتا ہوں۔ پھر حارث یہ کھکھر چلا۔ اور نغان کے پاس پہنچا۔ اور اس کے دربار میں حاضر ہوا وہاں خالد بھی تھا۔ اور نغان اور خالد خرماکہا رہے تھے۔ نغان حارث کی طرف متوجہ ہوا اور بات چیت کرنے لگا۔ خالد اس سے جل گیا۔ اور نغان سے کہا۔ حضور یہ وہ شخص ہے جس پر میں نے بہت ہی بڑا احسان کیا ہے۔ میں نے زہیر کو مارا جو غطفان کا سید تھا۔ اب اس کے قتل کے بعد یہ غطفان کا سید ہو گیا ہے۔ یہ اس پر میرا احسان ہے کہ میں نے اسے سید بنا دیا ہے۔ حارث نے کہا۔ یہ احسان جو تو نے مجھ پر کیا ہے اس کا بدلہ میں تجھے جلدی دوں گا۔ اور حارث کو ایسا غصہ آیا کہ جب وہ خرماکھانے کے واسطے لیتا تھا تو اس کے ہاتھ غصہ سے کانپتے اور خرمادنگلیوں سے گر گر پڑتے تھے۔ عروہ نے یہ دیکھ کر اپنے بھائی خالد سے کہا کہ تو نے جو اس سے یہ باتیں کیں اس سے تیرا کیا مطلب تھا۔ تو جانتا ہے کہ وہ بڑا قاتل اور قتال ہے۔ خالد نے کہا میں اس سے ذرہ بھی نہیں ڈرتا۔ وہ ایسا ڈرپوک ہے کہ اگر میں اسے سوتا ہوا بھی مل جاؤں تو وہ مجھ کو جگا بھی نہیں سکے گا۔ پھر خالد اور اس کا بھائی دونوں اپنے قبہ کو چلے گئے۔ اور قبہ کے دروازہ کو بند کر لیا۔ اور جب خالد سویا تو عروہ اس کی نگرانی کے واسطے اس کی بالیدین پر بیٹھا رہا۔ جب رات ہوئی تو حارث خالد کی طرف چلا اور قبہ کے بند کاٹ کر اندر گھس گیا۔ اور عروہ سے کہا کہ اگر تو نے آواز نکالا۔ تو میں تجھے مار ڈالوں گا۔

پھر خالد کو جگایا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس سے پوچھا مجھے جانتا ہے میں کون ہوں۔ کہا تو حارث ہے۔ کہا تو نے جو احسان کیا تھا اس کا بدلہ لے۔ اور اپنی تلوار معلوم کی ایک دارمیں اسے قتل کر ڈالا۔ پھر قبہ سے نکل کر اپنی سائڈ پر سوار ہو کر چل دیا۔

پھر عروہ قبہ سے نکلا اور فریاد مچائی۔ اور نغان کے دروازہ پر آیا۔ اور اس کے پاس جا کر سارا حال بیان کیا۔ نغان نے کتنے ہی آدمی حارث کی تلاش میں بھیجے۔ مگر حارث کا پتا نہ ملا۔

حارث کہتا ہے۔ کہ جب میں دور چلا۔ تو مجھے اندیشہ ہوا۔ کہ کہیں زہیر بیچ نہ گیا ہو۔ اس لئے پھر میں چپ کر اس کے پاس گیا۔ اور لوگوں میں مکر اس کے پاس پھونچا۔ اور ایک تلوار اس کے اور ماری۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر میں لوٹ آیا۔ اور اپنی قوم کے پاس جا پہنچا۔ اس دہوکہ کے قتل پر عبداللہ بن جعدہ الکلابی کہتا ہے۔

يَا حَارِثُ لَوْ نَهَيْتَهُ لَوَجَدْتَهُ لَا طَائِشًا رَعِشًا وَلَا مَعْزَا لَا

اے حارث تو نے خالد کو دھوکہ سے مارا۔ اگر تو بیدار کر دیتا تو تو اس سے غیر مستقل بزدل اور ست نہ پاتا۔

شَقَّتْ عَلَيْهِ الْجَعْفَرِيَّةُ جَنِيْمًا جَزَعًا وَمَا تَبَيَّنَ هُنَا ضَلَالُهُ

جعفریوں نے اپنے گریبان اس کے رنج و غم میں پھاڑ ڈالے ہیں۔ اور اونگھ رہا ہے اور گریہ دزاری بھی بجا بھی نہیں ہے

فَالْعَوَا ابَا جُرَيْجٍ كُلِّ مَجْرَبٍ حَرَّانٍ حَسْبُ فِي الْقِتَاةِ هَلَاكُهُ

اے عوام! ابو جرجہ کی ہر ایک سیڑھی جو اس کے گالوں پر ڈھنسنوں کوئی، یہاں سے اس کا جرنیزہ کی کمری میں ہلال کی طرح معلوم ہوا ہے سنا

فَلَقَتْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَجَعَلْنَا بَطْلًا لَوْ مَثَلُهُ

خالد کے عمن بن ہمارے سرداروں کو قتل کر کے۔ اور ظالم کو قتل کر کے، ہم (اسے) ایک مثال بنائیں گے کہ ظالم کا عوض ایسا ملے

پھر اس کا جواب حارثؓ نے اس طرح دیا ہے۔

يَا اَللّٰهُ قَدْ بَيَّضْتُهُ فَوَجَدْتُهُ رُخْوًا لِدَيْنِ مُوَاكِلا عَسَقًا

خدا کی قسم میں نے تو اسے سفید کیا تھا! اور سوقت میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ پہلے تھے! اور دوسرے کا سہارا دہونڈتا تھا! اور ایک ہونٹ کی ہڈی تھی

فَعَلَوْتُهُ بِالسَّيْفِ اَضْرَابًا حَتَّى اَصْلَحَ لِيَسْرِبَ اِلَا

جب میں نے تلوار اس کے سر پر مارنے کے لئے اٹھائی تو اس نے اپنے پیجامہ میں گہکراؤ سے خراب کر دیا۔

۷۷ حارث کا بنی دارم بنی دارم نے حارث کی تلاش شروع کی۔ کہ اسے اپنے

پناہ گیر ہونا اور نغان اور بنو ہوازن جبار کے عوض میں قتل کر دے۔ اور ہوازن نے اس واسطے

اور عامر کا وارم پر جانا اور ایک اسے دہونڈنا شروع کیا۔ کہ اپنے سید کے بدلہ اسے

عورت کا زارہ کو انکی تفصیل خبر مار ڈالیں۔ اس واسطے حارث بنی تمیم میں چلا گیا۔ اور ضمرہ

بن ضمرہ بن جابر بن قطن بن نہشل بن وارم سے استجارہ کیا۔ اس نے نغان

اور ہوازن دونوں کے مقابلہ میں اسے پناہ دی۔ جب نغان کو یہ معلوم ہوا تو

اس نے بنی دارم کے واسطے ایک لشکر تیار کیا۔ اور اس پر ابن النخسل التغلبی

سردار کیا۔ اس ابن النخس کے باپ کو حارثؓ نے قتل کر دیا تھا۔ اس واسطے یہ اسے

قتل کرنے کی تلاش میں تھا۔ پھر احوص بن جعفر خالد کے بھائی نے بنی عامر کو

جمع کیا۔ اور انھیں لیکر روانہ ہوا۔ پھر یہ لوگ اور نغان کا لشکر اکٹھے ہو گئے۔

اور بنی دارم پر روانہ ہوئے۔

غرض جب یہ لوگ بنی دارم کے ایک قریب کے چشمہ پر پہنچے۔ تو انھوں

نے وہاں ایک عورت کو دیکھا جو کہنیاں توڑ رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ

ایک ادسکا اونٹ بھی تھا۔ اسے غنی کے ایک مرد نے پکڑ لیا۔ اور اپنے پاس

جب رات ہوئی تو وہ سو رہا۔ اور یہ اٹھ کر اپنے اونٹ پر سوار ہوئی۔ اور چل دی
اور صبح کو نبی وارم میں آگئی۔ اور اپنے سید زرارہ بن عدس کے پاس
پھونچی۔ اور اسے سارا قصہ سنایا۔ اور کہا کہ کل مجھے کچھ لوگوں نے پکڑ لیا
تھا۔ میں جانتی ہوں کہ وہ تیرسی تلاش میں ہیں۔ مگر انہیں میں نہیں پہچانتی
ہوں۔ کہا تو انکی صفت میرے سامنے بیان کر کہ وہ کیسے ہیں۔ بولی کہ
میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ جس کی ابروین ڈھلک آئی ہیں اور وہ انہیں
کپڑے کے ایک پٹے سے اٹھاتا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں ہیں۔ اور
حکم سے سب آدمی چلتے پھرتے لوٹتے پٹتے ہیں۔ زرارہ نے کہا یہ احو
ہے جو قوم کا سید ہے۔ پھر اس عورت نے کہا۔ ایک اور شخص ہے جو
کم سخن ہے جب کچھ کہتا ہے تو لوگ اسکی بات سننے کو ایسے جمع ہو جاتے
ہیں جیسے ابل فحل کے پاس جمع ہو جاتے ہیں۔ اسکا چہرہ بہت حسین اور
اوس کے دو بیٹے ہیں کہ ہر وقت اوس کے پاس رہتے ہیں۔ کہا یہ مالک
بن جعبہ ہے اور اوس کے دو نو بیٹے عامر و طفیل ہیں۔ پھر وہ بولی کہ میں نے
ایک بڑا موٹا شخص دیکھا۔ اسکی داڑھی سنج زردی مائل ہے۔ کہا یہ عوف
بن الاحوص ہے پھر اوس نے کہا۔ ایک اور بڑا طویل اور جسم شخص وہان
تھا۔ کہا۔ یہ ربیعہ بن عبد اللہ بن ابی بکر بن کلاب ہے کہا ایک اور شخص سانولا
رنگ ٹیڑھی ناک والا ٹھگنا بھی وہان میں دیکھا تھا۔ کہا یہ ربیعہ بن قرط بن عبد
بن ابی بکر تھا۔ کہا ایک اور شخص بھی وہان ہے۔ جس کی ابروین پیوستہ اور
مونچھون کے بال کثرت سے ہیں۔ جب وہ باتیں کرتا ہے تو اسکی داڑھی پر

لعاب و ہن بھنے لگتا ہے۔ کہا یہ جنح بن البکا رہے۔ پھر اوس عورت کے کہا ایک اور شخص چھوٹی چھوٹی آنکھوں اور تنگ پیشانی والا بھی وہاں ہے۔ وہ اپنے گھوڑے کو لئے پھرتا ہے اور اوس کے ہاتھ میں ہر وقت تیر دان رہتا ہے کہا یہ ربیعہ بن عقیل بن کعب ہے۔ پھر اوس عورت کے کہا ایک اور شخص ہے جس کے دو بیٹے ہیں۔ اور رنگ اون کا سُرخ ہے۔ جب وہ آہیں تو لوگ اونہیں بڑی گھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور جب جاتے ہیں تب بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ کہا یہ صعق بن عمرو بن خیلد بنی نفیل ہے اور اوس کے دو نو بیٹے یزید اور زرعہ ہیں۔ پھر کہا میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی باتیں تلوار سے بھی زیادہ تیز ہیں۔ کہا یہ عبداللہ بن جعدہ بن کعب ہے۔ پھر اس عورت کو زرارہ نے اپنے گھر میں بھیج دیا۔

۷۷ زرارہ کا اہل و عیال کو بلاد بغض کی طرف روانہ کرنا اور بنی عامر کا اونکے پیچھے جانا اور بنی دارم اور بنی عامر کی لڑائی۔

پھر زرارہ نے چرواہوں کو بلایا۔ اور اون سے کہا اونٹوں کو لاؤں جب وہ اونٹوں کو لے آئے۔ تو اپنے بال بچے اور مال و اسباب کو اون پر سوار کرایا۔ اور بلاد بغض کی طرف روانہ کر دیا۔ اور بنی مالک بن حنظلہ میں اپنے قاصدوں کو بھیجا۔ اور اون کو بلا کر یہ خبر اون سے کہی۔ اور اون کو حکم دیا۔ کہ وہ اون کے مال و اسباب کو بلاد بغض کی طرف لیجاؤں۔ اور رات کو اپنے آپ مستعد ہو کر سوئے۔

اُدھر جب صبح ہوئی تو بنی عامر سے اوس غنوی نے اوس عورت کے پکڑنے اور بھاگ جانے کا حال بیان کیا یہ سنکر بنی عامر حیران رہ گئے۔

اور مشورہ کے واسطے جمع ہوئے۔ ایک نے اون میں سے کہا مجھے تو کامل یقین ہے۔ کہ وہ عورت اپنی قوم میں گئی ہے اور اوس نے جا کر اپنا سارا حال بیان کیا ہے۔ اس واسطے اونہوں نے احتیاطاً اپنے بال بچون اور مال و اسباب کو بلا دغیض کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اور خود ہتھیار بند ہو کر بڑی مستعدی سے رات کاٹی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم اون کے انٹون اور مال و اسباب کی طرف جائیں اور بخین اس بات کی خبر بھی نہ ہوگی۔ کہ ہم جا کر وہاں اپنا کام کر لیں گے۔ اور لوٹ آئیں گے۔ اس واسطے یہ لوگ سوار ہوئے اور بنی دارم کی عورتوں کی طرف چلے۔

اُدھر زرارہ نے دیکھا۔ اس قدر دیر ہو گئی اور بنی عامر اب تک نہیں آئے تو اوس نے اپنے لوگوں سے کہا۔ کہ ہمارے دشمن ہمارے اہل و عیال اور مال و اسباب کی طرف چلے گئے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم بھی اوسی طرف کوچ کرو۔ اس واسطے وہ تیزی سے اُدھر کو چلے۔ اور قبل اسکے کہ دشمن اون کے اہل و عیال اور مال و منال تک پہنچیں۔ یہ اون کے پاس جا پہنچے اور وہاں دو نو فریق میں خوب سخت لڑائی ہوئی۔ بنی مالک بن خطلہ نے ابن نخسل تغلبی جو نغان کے لشکر کا رئیس تھا مار ڈالا اُدھر بنی عامر نے معبد بن زرارہ کو گرفتار کر لیا۔ اور بنی دارم خوب جم کر لڑے۔ اور دو چھٹک لڑائی ہوتی رہی۔ اسی میں قیس بن زہیر بھی اپنے ہمراہیوں کو لیکر دوسری طرف سے آ موجود ہوا۔ اوس سے بنی عامر کو شکست ہو گئی اور نغان کا لشکر بھی چل دیا۔ اور وہ لوگ اپنے بلاد کو لوٹ گئے۔ اور معبد کو قید کر کے لے گئے۔ اور وہ بنی عامر

میں رہا اور وہیں مر گیا۔ اور اسی زمانہ میں زرارة بن عدس بھی اپنی موت سے مر گیا۔
 ۸۷ پادشاہ حیرہ کا حاشیہ حارث نے جو بنی تیمم میں جا کر پناہ لی تھی اسکی نسبت ایک
 کے دوست کو ستانا اور حاشیہ اور روایت بھی لوگ بیان کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے
 پادشاہ کے بیٹے کو مار ڈالنا کہ جب حارث نے خالہ کو مار ڈالا اور بھاگ گیا تو نغان
 نے حارث کو رنج دلانے کے واسطے کسی بات کی تلاش کی۔ لوگوں نے
 کہا کہ جب حارث حیرہ کو آیا تھا۔ تو عیاض بن وہب التیمی کے یہاں قیام
 کیا تھا وہ اوس کا دوست ہے۔ اس لئے نغان نے عیاض کو بلایا۔ اور اس کے
 اونٹ چھین لئے۔ جب حارث نے سنا تو وہ مخفی طور پر حیرہ کو آیا۔ اور عیاض
 کے اونٹ چرواہوں سے چھینے۔ اور عیاض کو دیدے۔ اور چاہا کہ نغان کا
 بھی کچھ ایسا نقصان کر جائے کہ اوس کو رنج بھونچے۔ کہیں حارث نے ہستی
 نغان کے بیٹے غضبان کو دیکھ پایا۔ اور اوس کا تلوار سے سرا ڈا دیا۔ جب
 نغان کو یہ خبر ہوئی۔ تو اوس نے حارث کی تلاش کی۔ مگر وہ اوسے کھینچنے والا
 تھا۔ اور گیا اور یہ اشعار کہے۔

أَصْحَابُ بَايَكٍ مَجْمَعَةٍ أَوَّلُ جَارَاتِي وَجَارِكِ سَالُو

کیا اگر وہ کسی بھی گھرانے کا ہے یا کرتے ہیں تو بھی میری بری کرتا ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میرے جاکر تو لوگ کہا جائیں میرے جاکر سلامتی ہو

فَإِنَّكَ أَرْوَادًا أَصْبَتْ وَنِسْوَةً فَهَذَا ابْنُ سُلَيْمٍ رَأْسُهُ مَتَقَاعُ

اگر تو نے اپنے سوا اور تین بڑے لڑکے لیں۔ مگر یہ کیا بن سلی بن غضبان کا سر بہت بڑا ہو گیا۔ یعنی سر کے دو ٹکڑے ہو گئے

عَلَوْتُ بِذِي الْحَيَاتِ مَفْرُورًا سِدً وَلَا يَرْكَبُ الْمَكْرُوهَةَ إِلَّا الْكَارِمُ

میں نے اپنی جان بچا کر اس کے سر کی کو بری ڈا دی۔ اور اسے مکروہ غنبا کا کام کیا کرتے ہیں ہا کام اور شرافت ہی کیا کرتے ہیں

فَتَكَتْ بِهِ كَمَا فَتَكَتْ بِخَالِدٍ وَكَانَ سَلَامِي تَحْتَوِي الْجَمَاهِيرُ

میں نے اسے ایسے مارا جیسے کہ میں نے خالد کو مارا تھا۔ میرے ہتیار ہمیشہ کہویریون کے اندر بھی گہنے رکھتے ہیں

بَدَأَتْ تِبَالُكَ وَانْتَشَيْتْ بِهَذِهِ وَنَالِدَةُ تَبَيَضُ مِنْهَا لَمَقَادِمُ

میں نے اپنے اکا آغاز تو اول خالد کی کیا تھا اور اوس کی کیا تھی۔ ہر ایک تیرا بڑا دشمن ہے۔ تیرا بڑا دشمن ہے۔ تیرا بڑا دشمن ہے۔

حَسِبْتُ أَبَا قُبُسَ أَنَّكَ مُخْمَرِي وَمَا تَذُقُ قُتْلًا وَأَنْفَاكَ غُلْمُ

اے ابوقبوس! میں نے جانا تھا کہ تیرے عہد کو تو قتل ڈالے گا۔ اور کل کا مزہ نہ چکے گا۔ حالانکہ تو بڑا ذلیل و خوار ہے

یہ روایت اسی طرح بعضوں نے بیان کی ہے۔ مگر بعض لوگ اسے دوسری طرح

بھی بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو شخص اس وقت مارا گیا تھا وہ شرجیل

بن الاسود بن المنذر تھا۔ اسود نے اپنے بیٹے شرجیل کو سنان بن ابی طرہ الکلی

کے پاس بھیج دیا تھا۔ وہاں اسے سنان کی بی بی دودہ پلایا کرتی تھی۔ اس

سے سنان بڑا مالدار آدمی ہو گیا تھا۔ اور اسکا بیٹا کچھ سٹہ سا گیا تھا وہ

اوس مال سے ہنسی کر رہا تھا۔ حارث اوس کے پاس آیا۔ اور اوس

سنان کا زین عاریت مانگ لیا۔ اور سنان کو اس کا حال معلوم بھی نہ ہوا

پھر سنان کی بی بی کے پاس آیا۔ اور اس سے کہا۔ تیرے شوہر نے کہا ہے

کہ بادشاہ کے بیٹے شرجیل کو حارث بن ظالم کے ساتھ بھیجے۔ تاکہ وہ اس

امن اور حفاظت سے بچا جائے۔ اور اسی واسطے میرے قول کی تصدیق کے

واسطے اوس نے یہ اپنا زین بھی دیدیا ہے۔ سنان کی بی بی نے شرجیل کا

بناؤ کیا۔ اور لڑکے کو حارث کے حوالہ کر دیا۔ حارث اوس سے لے گیا۔ اور جا کر

قتل کر ڈالا۔ اور بھاگ گیا۔ اس واسطے اسود نے بنی زبان اور بنی اسد پر

شٹل آبل میں چڑھائی کی۔ اور اون کے کثر سے لوگ قتل کر ڈالے۔ اور
لوٹھی غلام بنائے۔ اور اون کے مال و اموال کا استیصال کر دیا۔ اور
قسم کھائی کہ حارث کو قتل کر ڈالونگا۔

اس لئے حارث چھپ کر حیرہ کو آیا۔ کہ اسود کو مار ڈالے۔ اور اس کے
گھر میں پہنچ گیا۔ کہ اسی میں اوس کے کان میں ایک فریادی عورت کی
آواز آئی جو کہتی تھی کہ میں حارث بن ظالم کی پناہ میں ہوں۔ حارث نے
اوس کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی تیس چالیس اونٹ اوس
عورت کے اسود نے لے لئے ہیں۔ حارث نے اوس سے کہا کہ کل تو فلان
مقام پر آنا۔ اور پھر وہاں حارث اوس مقام میں آیا۔ اور جب نعمان کے
اونٹ پانی پینے کو آئے۔ تو اوس نے اونہیں سے عورت کے اونٹ
چھین لئے۔ اور اوس عورت کو دیدے۔ اسی میں ایک اونٹنی لقاع
نام بھی تھی۔ اوسکی نسبت حارث کہتا ہے۔

اِذَا سَمِعْتَ حَتَّةَ الْقَاعِ فَادْعِ ابَا لَيْلٍ فِغْمِ الدَّلَاعِ

اے لقاع کے مالک جب لقاع اونٹنی کی آواز چلائیگی سنو تو ابولیل کو بکارنا۔ اور جو کوئی اوس کی دہشت بھائی دیکھے

يَمْسُرْ بِعَصَبِ صَارِمٍ قَطَاعِ يَفْرِى بِهِ فِجَامَعَ الصُّدَاعِ

کیونکہ ابولیل شمشیر بران قطاع ہاتھ میں لے جلتا ہے اور اوس سرد و سر کی جھکون کو یعنی سروں کو چیر بہاڑ ڈالتا ہے

۷۹ حارث کا استجارہ پھر حارث لوگوں کے پاس گیا۔ اور اون سے اتجارہ

اور ضمہ کے پاس اور عمرو بن الاطفا کیا مگر ایسے قتال و بد معاش کا کون اجارہ کرتا کسی نے

پر قابو پا کر اوسے چھوڑ دیا اوسے پناہ نہ دی۔ اور کہا کہ ہوازن اور نعمان کے

مقابلہ میں تجھے کیسے پناہ دیجائے۔ تو نے تو اس کے بیٹے کو مار ڈالا ہو۔ اس واسطے حارث زرارہ بن عدس کے پاس اور ضمہ بن ضمہ کے پاس آیا۔ انہوں نے تمام مخلوق کے مقابلہ میں اسکو پناہ دی۔

پھر عمر بن الاطناہ کو یہ خبر پہونچی۔ کہ حارث نے خالد بن جعفر کو قتل کر دیا۔ عمرو جعفر کا دوست تھا۔ عمرو نے یہ خبر سنا کہ اگر خالد جاگتا ہوتا تو حارث اسے کبھی کچھ ایذا نہیں پہونچا سکتا تھا۔ افسوس اسے سوتے میں نامردی سے قتل کر دیا۔ اگر کبھی مجھ سے مقابلہ ہو گیا تو میں حارث کو بتاؤنگا۔ یہ بات جب حارث کے کان تک پہونچی۔ تو اس نے کہا میں ضرور اس کے پاس بھی جاؤنگا۔ اور فک کے وقت اس سے ایسی حالت میں ملونگا۔ کہ اس کے پاس ہتیار بھی ہونگے۔ اسکو سنکر ابن الاطناہ نے کچھ ابیات کہیں کہ جن میں سے یہ بھی تھیں

ابْلَغَ الْحَارِثَ بَرْطَ الْوَلْمُوْ	عَدَّ وَالْمَاذِرَ الْمَذْوَرِ عَلِيَا
---------------------------------------	--

جا تو حارث بن ظالم کو کہہ جو دہکان بھکو دیتا ہے۔ اور طرح طرح کے خوف دلاتا ہے

اِنَّمَا تَقْتُلُ النَّيَّامَ وَلَا تَقْتُلُ	لِقِطَانٍ ذَا سِلَاحٍ كَيْتَا
--	-------------------------------

کہ تو سوتے ہوؤں کو قتل کرتا ہے جاگتے ہوئے ہتیار والوں اور دلاؤرن کو نہیں مارتا

جب یہ اشعار حارث نے سنے تو مدینہ کو آیا۔ اور ابن الاطناہ کے مکان کا پتا پوچھا۔ اور جب اس کے قریب گیا تو وہاں چلایا اور فریاد مچائی۔ اسے ابن الاطناہ میری فریاد سن اور میری دستگیری کر۔ یہ آواز سنکر عمرو اس کے پاس آیا۔ اور پوچھا تو کون ہے۔ حارث نے کہا میں فلان قبیلہ کا شخص ہوں اور فلان قبیلہ کی طرف جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ مکان کے کچھ دور پر مجھے چند آدمی

ملے۔ اور میرے پاس جو کچھ تھا وہ سب کچھ چھین لیا۔ تو میرے ساتھ چل اور
 ادن سے میرا اسباب دلا دے۔ عمرو سوار ہوا اور ہتھیار باندھے۔ اور اوّل
 ساتھ چل دیا جب مکان سے کچھ دور نکل گئے۔ تو حارث نے پیٹھ پھیری۔ اور
 کہا عمرو تو جاگتا ہے یا سوتا ہے۔ کہا جاگتا ہوں۔ کہا میں ابویلی ہوں۔ اور یہ
 میری معلوب تلواری ہے۔ یہ سنتے ہی ابن الاطناہ نے اپنی تلوار نیچے پھینک دی
 اور ایک قول میں ہے کہ اپنا نیزہ پھینک دیا۔ اور حارث کے کہا۔ تو نے بڑی
 جلدی کی اور مجھے سنبھلنے نہ دیا۔ انہی جھلت دے کہ میں اپنی تلوار اٹھا لوں
 حارث نے کہا اچھا اٹھا لے۔ عمرو نے کہا مجھے اندیشہ ہے کہ میں تلوار اٹھا
 نہ پاؤں اور تو مجھے مار دے۔ حارث نے کہا۔ تو جب تک تلوار نہ اٹھا لے گا
 تب تک ظالم کے ذمہ میں ہے۔ عمرو نے کہا تو اٹناہ کی قسم ہے میں اسے
 ہرگز نہیں اٹھاؤں گا اس واسطے حارث لوٹ گیا۔ اور کچھ ایات کہیں جنہیں
 سے یہ بھی ہیں۔

بَلَّغْتُمَا مَقَالَتَهُ الْمَرْءِ عَمْرُو	فَالْتَقَيْنَا وَكَانَ ذَاكَ بَدِيًّا
--	---------------------------------------

جو بات ایک شخص عمرو نام نے کہی تھی وہ ہم نے سنی اسلئے ہم اس کے پاس جا کر مقابل ہوئی اور یہ کام ہم نے کھیل کھلایا

فَهَمَّ مَنَا بَقِيْلُهُ اِذْ بَرَسْنَا	وَوَجَدْنَاهُ ذَا سَلْحٍ كَبِيْرًا
---	------------------------------------

پھر ہم نے اس کے مبارزت کی درخواست کی اور چاہا کہ اسے مار ڈالیں اس وقت اسکے پاس ہتھیار اور لڑائی کا ساز و سامان موجود تھا

غَيْرُ مَا نَاثُوْرٌ رَّوْعٌ بِالْفَتَاكِ	وَلَكِنْ مُقَلِّدٌ مُّشْرِفِيَا
---	---------------------------------

اصداق وقت وہ سوتا بھی نہ تھا۔ اور نہ دعا بازی کے قتل سے اسے خوف ہی دلایا گیا تھا۔ بلکہ وہ مشرفی تلوار گلے میں لٹکائے
 ہرے تھا اور مشرفی شاد فاک شام کے طرف منسوب ہے اور وہ چند قریہ ہیں وہاں تلوار اچھی بنتی ہے۔

بوفاء و كنت قذرا و قنا

فمننا عليه بعد علو

پھر گوہر اوس پر قابو پا چکے تھے مگر اپنے وعدہ کے سبب سے ہم نے اوس پر احسان کے چھوڑ دیا اور میں ہمیشہ سے اپنی وعدہ کو پورا کر رہا ہوں

۸۵ حارث کا شام میں یزید کے پاس جا کر پناہ گیر ہونا اور اوسکی اونٹنی کو اور ایک عورت کو قتل کرنا اور یزید کا اسے مروا دینا

جب حارث نے دیکھا کہ نغان اوس کے سخت درپے ہو رہا ہے اور جستجو میں لگا ہوا ہے۔ اور ہوازن بھی خالکہ انتقام لینا چاہتے ہیں اور کسی طرح پیچھا نہیں چھوڑتے تو مجھیں بد لکر شام کو چلا گیا۔ اور یزید بن عمر دسے جا کر استجارہ کیا۔ یزید نے اوسکی بڑی خاطر داری کی۔ اور اپنے اجارہ میں لے لیا مگر حارث نے اس احسان کا بدلہ کیا۔ کہ یزید کی ایک اونٹنی تھی جو چھوٹی ہوئی پھرتی تھی۔ اور گلے میں اوس کے چہری اور حقائق اور نمک کی پوٹلی پڑی رہتی تھی۔ کہ جو کوئی چاہے چہری سے اوسے فوج کرے اور حقائق سے آگ نکال کر اوسکا گوشت بھونے اور نمک کے ساتھ کھا جائے۔ اس سرعیت کا امتحان منظور تھا کہ ایسا کون شخص ہے جو اپنے سردار کی اونٹنی کو کھا سکتا ہو اور اوس کی سرداری کی کچھ پروا نہیں کرتا ہے حارث کی بی بی حل سے تھی اوسے گوشت اور چربی کی خواہش ہوئی۔ حارث نے اس لئے ناقہ کو کھڑا اور ایک گہائی میں لیجا کر فوج کیا۔ اور اوسکا گوشت اور چربی اپنی عورت کے لئے لے آیا۔ اور کہا یا کھلایا اور اٹھا رکھا۔ اُدھر اونٹنی کو لوگوں نے نہ دیکھا تو اوس کی تلاش کی۔ معلوم ہوا کہ کسی نے وادی میں جا کر اوسے فوج کیا تھا اس واسطے پادشاہ نے کاہن کے پاس کسی آدمی کو بھیجا کہ اوسکا حال دریافت کرایا۔ تو اوس نے بیان کیا۔ کہ حارث نے اوسے فوج کیا ہے۔ اس واسطے

تحقیقات کے لئے پادشاہ نے کسی عورت کو حارث کی بی بی کے پاس بھیجا۔ کہ
 عطیہ کے بدلے اوس سے جا کر گوشت مول لے آئے اوس نے آکر گوشت
 اوس کی عورت سے لے لیا۔ اور جانے لگی۔ کہ اسی میں حارث نے اوسے دیکھ لیا
 اور اوس عورت کو قتل کر دیا۔ اور گھر میں ہی گارڈ کیا۔ پھر پادشاہ نے اوسے
 کاہن سے اس عورت کا حال بھی پوچھا۔ کہ وہ کہاں گئی۔ اوس نے کہا کہ جس
 ناقہ کو ذبح کیا ہے اوسے اوس نے اوس عورت کو بھی مارا ہے اگر تجھے اوس شخص
 کے گھر کی تلاشی لینا یوں منظور نہیں ہے۔ تو اوس شخص سے کہہ دے کہ وہ
 گھر چھوڑ کر چلا جائے جب وہ روانہ ہو تو اوس کے گھر کی تحقیقات کریں۔
 چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور جب حارث مکان سے نکل گیا۔ تو کاہن
 نے اوس کے گھر کی تلاشی لی۔ دیکھا تو وہ عورت وہاں مری مدفون ہے۔
 اب حارث کو معلوم ہو گیا کہ یہاں کچھ آفت آنے والی ہے۔ چپ کر اوس
 کاہن کو ہی مار ڈالا۔ اس لئے لوگوں نے حارث کو گرفتار کر لیا۔ اور پادشاہ
 کے پاس لے گئے۔ اوس نے اوس کے قتل کا حکم دیا۔ حارث نے کہا۔ کہ
 تو نے مجھے تو پناہ دی تھی۔ مجھ سے عذر نہ کرنا چاہئے۔ یزید نے کہا میں تو
 ایک ہی مرتبہ تجھ سے عذر کرتا ہوں تو نے تو مجھ سے کتنے ہی مرتبہ عذر کیا،
 اور اسے مروا دیا۔ اس طرح حارث کا جھگڑا پاک ہوا۔

ایام حسن و غبر الجوبی و بنی نبیان کے میان ہوئی تھی

۸۱ قیس کا بیچ سوزات الجواشی کے سبب
 جھگڑا اوس کے اوسٹ پکڑ کر فرختہ بنا
 اسکا سبب اس طرح ہوا تھا۔ کہ قیس بن زہیر بن

جذبۃ العبسی مدینہ کو گیا تھا۔ کہ عامر کی لڑائی کا ساز و سامان تیار کرے اور اوس
 اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے۔ وہاں مدینہ میں وہ اُحِجَّہ بن الجلاح کے پاس گیا
 کہ ایک موصوف و معروف زرہ اوس سے خریدے۔ اوس نے کہا
 میں تو اوس سے نہیں بیچتا۔ لیکن اگر بنی عامر مجھے بُرا بھلا نہ کہتے تو البتہ میں
 تجھے مفت ہی دیدیتا۔ ہاں اگر تو مول لینا چاہتا ہے۔ تو اونسٹکے دودھ
 پیتے بچوں کے عوض لے سکتا ہے قیس نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ زرہ اوس سے
 لے لی۔ اور اوس کا نام ذات الحواشی رکھا۔ علاوہ برین اچھے نے اوسے اور
 بھی کتنی ہی زرہیں دیں۔ پھر قیس اپنی قوم کی طرف لوٹا۔ اور سب ہاں
 تیار کر لیا۔ راستہ میں اوس کا گزر ربیع بن زیاد العبسی پر ہوا۔ قیس نے
 اوس سے اپنی مساعدت کے لئے کہا۔ کہ میکہ باپ کے انتقام لینے میں
 میری مدد کر اوس نے منظور کیا۔ لیکن قبیس وہاں سے چلنے لگا۔
 تو ربیع کی نظر اوس کے جامہ دانی پر پڑی۔ ربیع نے پوچھا تیری خرجی میں
 کیا ہے۔ کہا ایک عجیب چیمیز اگر تو دیکھے گا تو اچھنبے میں رہ جائے گا
 اور پھر سواری کو بٹھا کر خرجی سے اوس زرہ کو نکالا۔ اور ربیع کو دکھایا
 ربیع نے اسے بہت پسند کیا۔ اور جب پہنا تو بدن پر ٹھیک نکلی۔ اسلئے
 اوس نے اسے اپنے پاس رکھ لیا۔ اور قیس کو واپس نہ دیا۔ قیس نے
 اسے طلب کیا اور بہت پیغام سلام ہوئے اور اوس نے اوس کا سخت
 تقاضا کیا۔ لیکن ربیع نے کسی طرح اوس کا واپس کرنا منظور نہ کیا۔ جب
 ایک مدت گزر گئی تو قیس نے اپنے اہل و عیال مکہ بھیج دیے۔ اور اس

انتظار میں رہا کہ بریج کی غفلت سے کچھ فائدہ اٹھائے۔

پھر بریج نے اپنے اونٹ وغیرہ ایک مرغی کو بھیجے جہاں بہت گھاس تھی۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی روانہ کر دیا۔ اور خود گھوڑے پر سوار منزل کو روانہ ہوا۔ یہ خبر قیس کو پہونچی۔ تو وہ بھی اپنے اہل اور بھائی بندوں کو لیکر چلا اور بریج کی عورتوں سے معارض ہوا۔ اور فاطمہ بنت ابی بریج کی ماں اور اوس کی بی بی کے زمام پکڑی۔ فاطمہ بریج کی ماں نے کہا کہ قیس تو کیا چاہتا ہے۔ کہا تم میرے ساتھ مکہ کو چلو۔ میں تمہیں اپنے زرہ کے عوض بیچ ڈالوں گا۔ اوس نے کہا تو اچھا میں اوس کے دلا دینے کی ذمہ دار ہوں تو ہمیں چھوڑ دے۔ قیس نے اونٹن چھوڑ دیا۔ جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آئی۔ تو اوس سے زرہ کا ذکر کیا۔ اوس نے قسم کھائی کہ میں اوس زرہ کو کبھی نہیں واپس کر دوں گا۔ فاطمہ نے یہی بات قیس سے کھلا بھیجی۔ کہ بریج نے ایسے ایسے کہا ہے۔ اس واسطے قیس نے بریج کے اونٹ جا کر پکڑ لئے اور اودن میں سے چار سو اونٹ ہنکا لکر مکہ لیگا اور اونٹن فروخت کر ڈالا۔ اور اودن کے بدلے میں گھوڑے خریدے بریج نے اوس کا تعاقب کیا۔ مگر قیس کے گرد کو بھی نہ بھونچا۔ وہ فوراً نکل گیا

۸۲ داحس گھوڑا اور قیس نے جو چیزیں اس وقت خریدی تھیں انہیں میں اوس کی پیدائش۔ داحس وغیرہ گھوڑے بھی تھے۔ مگر بعض لوگ یہ بھی بیان

کرتے ہیں۔ کہ داحس بنی یربوع کے گھوڑوں میں کا ایک گھوڑا تھا۔ اور اس کا باپ بنی ضبہ کے ایک شخص انیف بن جبلہ کا گھوڑا تھا۔ اور اوس

گھوڑے کا نام سبب تھا۔ وحس کی مان یربوعی کی گھوڑی تھی اس یربوعی نے اوس ضبی سے کہا۔ کہ اپنے گھوڑے سے میری گھوڑی کو گابن کرا دے مگر اوس نے نہ مانا۔ جب رات ہوئی تو یربوعی نے ضبی کے گھوڑے کو پکڑا اور اوس سے اپنی گھوڑی گابن کرا لی۔ لیکن اسی میں ضبی کی آنکھ جو کھلی دیکھتا کیا ہے کہ اوس کا گھوڑا اپنے سٹھان پر نہیں ہے۔ اس واسطے اوس نے فریاد مچائی۔ اور لوگ دوڑے۔ اتنے میں اوس ضبی نے اس یربوعی کو پکڑ لیا۔ اور اون لوگوں سے یہ سب حال کہا۔ ضبہ کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اس لئے لاچار ہو کر یربوعی نے ضبہ سے کہا۔ کہ اچھا تم اپنے گھوڑے کا نطفہ نکال لو۔ اور ادسے لیجاؤ۔ لوگوں نے کہا ہاں یہ انصاف کی بات ہے۔ پھر اون لوگوں میں سے ایک شخص نے گھوڑی کو پکڑا اور اوس کے جسم میں ہاتھ ڈال کر جو کچھ ہاتھ میں آیا نکال لیا۔ لیکن اس سے گابن کچھ فرق نہ آیا۔ گھوڑی کو پیٹ رہ گیا اور ایک بھیرا پیدا ہوا۔ اور اسی واسطے اوس کا نام وحس (خوشہ کا پہلون سے بھر جانے والا) ہوا۔

۸۳ قیس کی تاخت بنی بلع اس انیف یربوعی کے دو بیٹے تھے۔ قیس بن ہریر نے پرادر وحس وغیرہ کا اودن لیا

بچوں کو پکڑ لایا۔ اور انیف کے دو نو بیٹوں کو وحس اور غیر گھوڑوں پر سوار دیکھا اور اون کا پیچھا کیا۔ کہ پکڑ لے۔ مگر اون کے گرد کو بھی نہ چھوچھا اور نہ کام لوٹ آیا۔ ان لونڈی غلاموں میں اون دو نو لڑکوں کی مان اور دو بھینیں بھی تھیں۔ قیس کے دل میں وحس وغیرہ کا عشق لگ گیا تھا۔ یہ

واقعہ اوس سے پھلے کا ہے کہ بریج سے اوتیس سے جھکڑا ہوا تھا۔ پھر نبی
یربوع کے لوگ سبرون کے اور لونڈی غلاموں کے چہڑانے کو آئے۔
قیس نے سب کو چھوڑ دیا۔ مگر اون دو نو لڑکوں کی مان اور بہنوں کو نہ چھوڑا
اور کہا کہ اگر وہ لڑکے اوس بچہ پرے کو اور غبرا گھوڑی کو مجھے دیدین تو
میں چھوڑ دوں گا۔ ورنہ ہرگز نہ چھوڑ دوں گا۔ لیکن لڑکوں نے اون کے
دینے سے انکار کیا۔ اس واسطے یربوع کے ایک شیخ نے جو قیس کے پاس
اسیر تھا چند ابیات کہیں اور اونھیں اون لڑکوں کے پاس بھیج دیا۔ وہ
یہ ہیں۔

اِنَّ مُمْهَرَّافِدَا الرُّبَابِ وَنَحْمَا ۖ وَسَعَادَ الْخَيْرِ مُمْهَرَّ اُنَاسِ

جو بچہ پرے کو اور رباب (مان بلیوں) کے فدیہ میں دیا جائے وہ بہت ہی اچھا بچہ ہے

اِذَا فَعُوَادٌ اِحْسَابًا هَزَّ سُرَاعَا ۖ اَتَاهَا مِنْ فَعَالِهَا الْاَكْيَاسِ

و احس گھوڑے کو اون کے بدلہ جلدی دیدو۔ نبی یربوع کے یہ کام بہت ہی اچھی دانی کے کام ہیں

دُوْهَا وَالَّذِي يَحْجُّ لَنَا ۖ سُرْسَبَا يَأْبِغْنَ بِالْاَفَاسِ

اوس کی قسم جو کہ جس کے واسطے لوگ حج کیا کرتے ہیں کہ قیدی (سی عمدہ چیز گھوڑوں کے عوض بکے ہوئے) کو

اَزَقْسَا يَرَى الْجَوَادَ مِنَ الْخَيْلِ ۖ حَيَاةً فَمُتْلَفٍ لَا اَنْفَاسِ

جس وقت کہ نفق تلف ہوتے ہوں (یعنی میدان جنگ میں) اوس وقت قیس تیز رفتار گھوڑوں کو مہیاں سمجھتا ہے

بِشَارَتِي الْطَرَفَ بِالْحَوَاجَةِ الْجُبَّةِ ۖ عَفْوًا بِغَيْرِ مَكَاسِ

اور اسی جھ سے بڑی بڑی عمر کے اونٹ مفت بغیر تحفیف قیمت دیکر اچھے خبیب الطرفین گھوڑے خرید لیتا ہے

جب یہ ابیات نبی یربوع کے کانوں میں پھونچیں۔ تو وہ ادن گھوڑوں کو قیس کے

پاس لائے۔ اور اپنی عورتوں کو لے گئے۔ یہ بھی بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ قیس نے داحس سے ایک گھوڑی کو گاہن کرایا تھا۔ اور اوس سے ایک بچھیری پیدا ہوئی۔ اور اوس کا نام اوس نے غبار کہا تھا۔

۸۴ قیس کا قریش کی پھر قیس مکہ میں رہنے لگا۔ لیکن وہاں کے رہنے والے مفاخر سے آزرہ ہو کر اوس پر فخر کیا کرتے تھے۔ اور وہ بھی بڑا ہی فخر کر نیوالا تھا نبی بدر میں چلا جانا۔ اس واسطے اوس سے اور اوس سے بحث ہوا کرتی تھی

اس پر قیس نے اوس سے کہا۔ کہ تم اپنے کعبہ اور حرم کو تو رہنے دو۔ باقی جن باتوں سے چاہو فخر کرو۔ عبداللہ بن جدعان نے کہا۔ اگر ہم بیت المعمور اور حرم آمین سے فخر نہ کریں گے تو پھر ہم اور کس چیز سے فخر کریں گے ہمارے فخر کی چیز تو یہی ہے۔ اس واسطے قیس کو اوس کی مفاخرت پر رنج ہوا۔ اور وہاں سے چلے جانے کا عزم کر دیا۔ قریش اس سے خوش ہوئے۔ کیونکہ وہ اوس کی مفاخرت سے ناراض تھے۔ قیس نے اپنے بھائیوں سے کہا۔ کہ ان لوگوں کے پاس سے چل دو۔ ورنہ ہم میں اور اوس میں کچھ شر بڑھ جائیگا۔ اور چلو نبی بدر کے پاس چلیں۔ وہ حسب میں ہمارے کفو اور نسب میں ہمارے بنی عم اور کرم میں ہمارے قوم کے اشراف ہیں۔ اور ایسے ہیں کہ بیچ بھی اگر ہم وہاں ہوں گے تو ہم پر حملہ نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے قیس اور اوس کے بھائی نبی بدر میں جاملے اور قیس نے وہاں جاتے وقت یہ اشعار کہے تھے۔

هُوَ فِیْهِ عَلَيْنَا بِالْخِیَارِ

اَسِیْرًا لِّیْ نَبِیْ دَرِ بَا مَرِ

میں نبی بدر کے پاس ایک کام کو جاتا ہوں۔ اوس کام کے پورا کرنے کا ادھین ہی اختیار

فَاَرْقَبُوا الْجَوَارَ فَخَيَّرُوا قَوْمًا ۖ وَانْ كَرِهُوا الْجَوَارَ فَعَبَّرُوا عَارِ

اگر اونہوں نے جوار دینا پسند کیا تو وہ لوگ سب سے اچھے لوگ ہیں اور اگر پسند نہ کیا تب بھی کچھ عار نہیں

اتینا الحارث الخيزر كعب ۖ بَخْبَرَانِ وَائِيْلًا جَارِ

ہم حارث بن کعب کے پاس حج خمر کے ساتھ ملحق ہے بخران میں آئے۔ وہ اپنی ٹپڑ سیونک واسطے کیا ہی اچھا پناہ نیر والا

فَجَاوَرْنَا الَّذِي نَزَا اَتَاهُمْ ۖ غَرِيْبًا لِّفَسْعَةِ الْقَرَارِ

پھر ہم اون کے جوار میں جا رہے۔ جن کے پاس اگر کوئی غریب آتا ہے تو بڑے وسیع مکان میں اتارا جاتا

فِيَا مِنْ فِيْهِمْ وَيَكُوْنُ مِنْهُمْ ۖ بِمَنْزِلَةِ الشَّعَارِ مِنَ الدَّثَارِ

اور اون میں سے ہوتا ہے اور اون میں ایسا گھل جاتا ہے جیسے شاعرینچو یا اندر کا کرتا، شمار اور کے کرتے، سوا ہوا اور زیادہ اتنے ہوتا

وَانْ لَّفَرَدٌ جَرَّبَ نَبِيْا ۖ اَبْلَا جَارًا فَازَا لِلّٰهِ جَارِي

اور اگر ہمارا کوئی اجارہ نہ کرے اور اپنے نبی ابی سے ہمیں لڑنا پڑے تو ہمیں اللہ پر توکل کرنا چاہئے وہ ہی ہمارا اچھا کرنا لگا

پھر وہ نبی بدر میں جا کر اُترا۔ اور حذیفہ کے پاس فروکش ہوا۔ اوس نے اور اوس کے بھائی حمل بن بدر نے اوسے اپنے اجارہ میں لے لیا۔ اور وہ وہاں رہنے لگا۔

۸۵ حذیفہ کا قیس کے قیس کے پاس اور نیز قیس کے بھائیوں کے پاس کچھ

گھوڑوں سے حسد اور بیچ کا اوسے گھوڑے تھے کہ جن کا نظیر اوس وقت غریب میں تھا

قیس کے اجارہ سے منع کرنا اور حذیفہ صبح و شام دو نو وقت قیس کے پاس آتا اور

اونہیں دیکھتا تھا۔ اور حسد کی نگاہ سے اونہیں دیکھتا تھا۔ مگر اپنا حسد دل

میں رکھتا تھا کچھ زبان سے نہیں کہتا تھا۔ قیس اون میں ایک مدت تک رہا۔

اور وہ اوس کی اور اوس کے بھائیوں کی تعظیم و تکریم کرتے رہے۔ اس سے
برسج کو اون پر بڑا غصہ آیا۔ اور اون سے بغض کرنے لگا۔ اور اون کی طرف
یہ بیتین کھڑے بھیجیں۔

أَلَا أَبْلَغُ نَبِيٍّ بَدَّ رَسُوْلًا عَلٰی مَا كَانَ مِنْ شَأْنٍ وَثُرَ

اے قاصد تو نبی بدر کے پاس کہینہ اور جو شل انتقام کے حال کا خط پھونچا دے

يَا نَبِيَّ لَوْ اَزَلْ لَكُمْ صَدِيقًا اِدْفَعْ عَنْ فِرَازَةَ كُلِّ اَمْرٍ

اور کہدے کہ میں تو ہمیشہ سے تمہارا دوست رہا ہوں۔ اور فِرَازہ پر جب کوئی معاملہ آکر پڑا ہو تو میں اس کا ذمہ لیتا ہوں

اُسَا لَوْ سَلَّمْكُمْ وَاَنْزَعُ عَنْكُمْ فَوَارِ سَراهِلِ بَخْرَانَ وَحُجْرَ

جس سے تم صلہ کرتے ہو میں بھی اوس سے صلہ کرنا ہوں۔ اور جب بخران اور حجر کے سوار تم پر آئے ہیں تو میں انہیں مار بیٹھاتا ہوں

وَكَانَ اَبْنَاءُ بَنِي عَمْرٍا وَكَانَ اَبْنَاءُ بَنِي عَمْرٍا

میرا باپ زیاد تمہارے چچا کا بیٹا تمہارے باپ بدر بن عمرو کا دلی دوست تھا۔

فَالْحَا لُوْا اَخَا الْعَدُوِّ قَسِيًّا فَقَدْ اَفْعَتُمْ اِنْفَاعَ صَدْرِي

تم نے بڑے بھار اور فریبی قیس کو پناہ دی ہے۔ جس سے میرے سینہ کو تم نے غصے سے بہرہ دیا

فَحَسْبُ مِنْ حَذِيْفَةَ صَمِّ قَلِيْسٍ وَكَانَ الْبِدْءُ مِنْ حَضَلِ بْنِ يَدَا

خدیفہ سرخ کر نیکے لٹو مجھے ہی کافی ہے کہ اوس نے قیس کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور اس کی ابتدا اعلیٰ بن بدر سے کی ہے

فَاَمَّا تَرَجَعُوْا اَرْجِعْ اِلَيْكُمْ وَاِنْ تَابُوا فَقَدْ وَسَّعَتْ عُدَّتِي

اگر تم لوٹو تو میں بھی جو کچھ دل میں ہے واپس دے دوں گا۔ اور اگر تم کی بات نہ مانو گے تو مجھ کو کینا میں نے کیلئے بڑی گنجائش ہے

مگر نبی بدر نے قیس کو جوار دینے میں اس بات سے کچھ بھی تغیر نہیں کیا۔

تب نوربسج کو بڑا غصہ آیا۔ اور اوس کے ساتھ نبی عبس نے بھی خوب غصہ کیا۔

۸۶ ورد اور خدیفہ کی پھر خدیفہ کچھ قیس سے ناراض ہو گیا۔ اور چاہا۔ کہ اسے قیس اور خدیفہ کے گھوڑوں کی تیز رفتاری کی نسبت طنگا لگا کر جس سے وہ اسے اپنے یہاں سے نکال دے۔ مگر ایسی کوئی حجت اسے نہ تیز رفتاری کی نسبت طنگا لگانا قیس نے عمرہ کا ارادہ کیا۔ اور اپنے اصحاب سے کہا کہ میں نے عمرہ کا ارادہ کیا ہے۔ تم کو چاہئے کہ تم خدیفہ سے کسی بات میں بحث نہ کرو۔ جو کچھ وہ کہے اس کی تم برداشت کرو اور اس وقت تک کہ میں لو ٹکرنے آؤں اس کو کچھ جواب نہ دو۔ میں اس کے چہرہ سے شرارت کے آثار پاتا ہوں مگر اس وقت تک اس کو اپنے دل میں ہوس نکالنے کا موقع نہیں مل سکتا ہے۔ جب تک کہ تم گھوڑوں پر شرطیں نہ بدو قیس کی رائے بہت ہی اچھی ہوتی تھی۔ جب کسی کام کا ارادہ کرتا تو اس میں اسے خطا نہیں ہوتی تھی یہ کھکر وہ مکہ چلا گیا۔

پھر عبس کا ایک جوان ورد بن مالک نام خدیفہ کے پاس آیا۔ اور اس کے پاس ٹھہر کر بات چیت میں کہا۔ اگر تو قیس کے کسی سانڈ گھوڑے کا بچہ لے لے تو اس سے تیرے یہاں بھی اسیل گھوڑے پیدا ہونے لگیں خدیفہ نے کہا قیس کے گھوڑوں سے تو میرے گھوڑے اچھے ہیں۔ اور اس باب میں ایسا اصرار کیا کہ خدیفہ اور ورد نے قیس کے دو گھوڑوں سے شرطیں بدیں۔ اور شرط میں دس اذوا یعنی سواونٹ ٹھہرے (اڈوا یا ڈوڈتین سے دس اونیٹون تک کو کہتے ہیں) پھر ورد جلد یا درمکہ میں قیس کے پاس آیا۔ اور اس کو یہ سارا حال سنایا۔ قیس نے کہا

تو تو نے بہت بُرا کیا۔ مجھے تو نے نبی بدر سے الجھا دیا اور تو بھی میرے ساتھ الجھ گیا۔ خدیفہ بڑا بے انصاف ہے۔ وہ حق کی بات سے کبھی خوش نہیں ہوتا اور ہم اوس کے ظلم کی برداشت نہیں کر سکیں گے۔

پھر قیس عمرہ سے لوٹا۔ اور اپنی قوم کو آکر جمع کیا۔ اور سوار ہو کر خدیفہ کے پاس گیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ اس شرط کو توڑ ڈالے۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اس پر فزارہ اور عبس کے کتنے ہی آدمیوں نے جا کر اوس سے شرط توڑنے کے لئے کہا۔ مگر اوس نے تب بھی نہ مانا۔ اور کہا کہ اگر قیس یہ کہہ کے کہ تم جیسا کہ تمہیں مان لوں گا۔ ورنہ کسی طرح شرط نہ توڑوں گا۔ اسپر ابو جعدہ انفراری نے یہ اشعار کہے۔

أَلْ بَدْرَ عَوَّالِ رِهَانٍ فَأَنَا	قَالَمَلْنَا الْجَاحِ عِنْدَ رِهَانٍ
--------------------------------------	--------------------------------------

اے آل بدر تم شرط کو توڑ دو۔ اس شرط کے قایم رکھنے میں جو تم خدا اور زیادتی کرتے ہو اوس سے ہمارے بیچ ہوتا ہو

وَدَعَوُ الْمَرْءِ فِي فِئَةٍ جَارًا	إِنَّ مَا غَابَ عَنْكَ كَالْعَيَانِ
--------------------------------------	-------------------------------------

جو شخص تمہاری بیانیہ ہوا ہو فزارہ میں جا رہے دو نہ تیری جو کچھ خدا تمہاری نظر میں چھپا ہوا ہو تو وہی نظر میں نظر آئے گا

لَيْتَ شِعْرِي مِنْهَا شَمٌ وَحَصِينٌ	وَابْنُ عَوْفٍ وَحَارِثٌ وَسَدَانٌ
---------------------------------------	------------------------------------

اے شاعر! میں بات کو جان جاؤ کہ یہ جو قیسین ہر زیادتی کرتا ہو اسکو شام و حصین و ابن عوف و حارث و سدان

حَايَ يَا تَهُمَ لِحَاجِكَ قَيْسًا	وَأَيُّ صَاحٍ أَتَيْتَ أُمَّ نَشْوَانَ
------------------------------------	--

تو کیا کہیں گے۔ یا تو کسی ہوش والے یا نشہ والے ہی پاس آئے گا تو وہ اوسے سن کر کیا کہیں گے

پھر خدیفہ کے بھائیوں نے اور نیز اوس کے بڑے بڑے اصحاب نے بھی اوس سے شرط کے توڑ دینے کو کہا۔ مگر پھر بھی وہ زیادتی سے باز نہ آیا۔

۸۷ و احس وغیرا اور خفا
و خفا گھوڑے اور شرط اور غایت
کی تعداد اور حذیفہ کا احس کے
بدکانے کو ایک دم کا کھڑا کرنا

پھر قیس نے حذیفہ سے کہا - کہ تو کس بات کی شرط مجھ سے
بدلتا ہے - کہا - میں تیرے دو نو گھوڑوں و احس اور غیرا
اور اپنے دو نو گھوڑوں و خطارا اور خفا سے شرط بدلتا ہوں
ایک روایت یہ بھی ہے - کہ شرط و احس اور غیرا کے
ہی نسبت تھی - قیس کہتا تھا - کہ و احس تیز ہے - اور حذیفہ کہتا تھا کہ غیرا
تیز ہے - اور حذیفہ نے قیس سے کہا تھا کہ میں اس شرط سے تجھے دکھاؤں گا
کہ گھوڑوں کی بصارت تیرے بہ نسبت مجھے زیادہ ہے - مگر اول زود
اصح ہے - غرض جب حذیفہ نے نہ مانا تو قیس نے کہا اچھا تو غایتہ ایسی
تجویز کیجئے کہ جس میں کچھ آسائش رہے - اور بازی کی تعداد بڑھا دیجئے
حذیفہ نے کہا اُبلی سے لیکر ذات الاصاد مقام تک غایتہ ہے جنہیں اچھیں
تیرے تباہ کا فاصلہ تھا - اور بازی سوا ونٹ کی ہے - پھر فریقین نے
گھوڑوں کو دہلا کیا اور جب اس سے فارغ ہو گئے - تو گھوڑوڑے کے میدان
میں گھوڑوں کو لے گئے - اور جمع ہو گئے اور ہتیار باندھ کر میدان
میں آئے - اور عقاب بن مروان بن الحکم قیس کو بازی کا بیج مقرر کیا - اور گھوڑوں
کی سواری کے واسطے تین آدمی تجویز کئے گئے -

اور حذیفہ نے بنی اسد کے ایک شخص کو راستہ میں کھڑا کر دیا -
کہ اگر و احس آگے نکل جائے تو اسے وادی ذات الاصاد میں ڈال دے -
اور وادی کے نیچے کی طرف کو اسے ہنکال دے -

۸۸ و احس کے روکنے پر
اور حذیفہ میں اختلاف پڑنا

پھر جب گھوڑے چھوڑے گئے - تو و احس کھلم کھلا آگے

ہو گیا۔ اور سب لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔ اور قیس اور خذیفہ انتہا سے
 غایت پر کھڑے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام دونوں قوموں
 کے آدمی تھے۔ جب واحس وادی میں پہنچے تو وہ اسدی لہوس کے
 آگے آگیا۔ اور گھوڑے کے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔ اور اسے پانی میں
 ڈال دیا۔ کہ جس سے وہ اور اسکا سوار ڈوبتے ڈوبتے نہ بجے۔ اور ان کو
 تک وہاں سے واحس نہ نکل سکا۔ کہ گھوڑے اس سے نہ نکل گئے۔ جب
 غبرا کے سوار نے دیکھا۔ کہ واحس کو وادی میں دیر ہو گئی۔ تو اس نے
 اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اور بجکر آگے راستہ میں پھر پڑ گیا۔ اور خذیفہ
 کے دونوں گھوڑوں سے جا ملا۔ پھر خفا بھی پیچھے رہ گئی۔ اور غبرا اور خطا
 ہی باقی رہ گئے۔ ان دونوں کی یہ حالت تھی کہ جب پھر کا راستہ آتا تو خطا
 آگے نکل جاتا اور جب ہمار میدان آتا تو غبرا آگے ہو جاتی۔ جب دونوں گھوڑے
 آدمیوں کے قریب آئے۔ تو وہاں ایسی زمین تھی جس میں پانوں دہستے تھے
 اس سے خطر آگے ہو گیا۔ اس پر خذیفہ نے کہا۔ قیس میں تجھ سے بازی
 جیت گیا۔ قیس نے کہا اَوَيْدَكَ يَعْزُونَ الْجَدَّ دُثَيْرُ وَه اب اد پر سخت
 زمین میں آئیگی یہ ایک مثل ہو گئی ہے۔ پھر جب وہ ہمار زمین میں آئی
 تو خذیفہ نے کہا۔ واللہ ہمارے آدمی نے ہمیں دھوکا دیا۔ قیس نے
 کہا۔ تَرَكَ الْخَدَّاعَ مَزَاجِيْدِي مِزْمَانَةً وَعِشْرِيْنَ دِئْنِي اُس
 شخص نے کہ جس نے ایک سو بیس تیر پر تاب گھوڑا چلایا ظاہر ہے کہ ہمارے
 نہیں کیا ہے، یہ بھی ایک مثل ہو گئی ہے۔ پھر غبرا سب سے آگے آئی اور

اوس کے بعد خطا ر حذیفہ کا گھوڑا پھر اوس کے بعد خفا گھوڑی آئی۔ پھر آج
بعد و احس آیا۔ غلام اوسے آہستہ آہستہ لے آ رہا تھا۔ غلام نے وہ سب
حال قیس سے کہا جو اوس پر گزرا تھا۔ حذیفہ نے اس سے انکار کیا۔ اور
زبردستی سبقت کا دعویٰ کیا۔ اور کہا میں سے دو نو گھوڑے کیے بعد دیگر
آئے ہیں۔ پھر قیس اور اوس کے ساتھی اوس مقام پر گئے۔ جہاں احس
کو روکا گیا تھا۔ اور اوسے جا کر دیکھا۔ اور اون میں اختلاف پڑ گیا۔

۸۹ قبل حذیفہ میں شرف و فساد جب اسکی خبر ربیع کو پھونچی۔ تو وہ خوش ہوا۔ اور اپنے
کا بڑا جانا اور قیس کا ندبہ دوستوں سے کہا۔ کہ واللہ قیس ہلاک ہو گیا۔ اور میں خوب
کو قتل کر کے بھاگنا۔ جانتا ہوں کہ اگر حذیفہ نے اوسے قتل نہ کر دیا۔ تو وہ
تمہارے پاس جو اطلب کرتا ہوا آئیگا۔ اور اوسوقت ہم کو اپنے ساتھ ملا
بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔ پھر اوس اسدی کو اس بات پر ندامت ہوئی کہ میں نے
واحس کو کیوں روکا تھا۔ اسواسطے قیس کے پاس آیا۔ اور جو کچھ اوس نے
کیا تھا اون کا اعتراف کیا۔ حذیفہ نے اس سے اوسے گالیان دیں۔
پھر نبی بدر نے قیس کی اور اوس کے بھائیوں کی بے حرمتی کرنی شروع کی
اور اونھیں باتوں میں ایذا دینے لگے۔ اس پر قیس نے بھی اونھیں ڈانٹا۔
اس سے اونھوں نے قیس کے ساتھ اور بھی سرکشی کی۔ اور فحش باتیں بکنے
لگے۔ پھر قیس اور حذیفہ دونوں نے اپنے اپنے مخالف کی سبقت سے انکار کیا
اور یہاں تک نو بہت پھونچ گئی۔ کہ ہاتا پائی ہو جائے۔ لیکن لوگ بیچ میں آگئے
اور الگ الگ کر دیا اور اونھیں معلوم ہو گیا کہ حذیفہ کی زیادتی ہے۔ پھر

خدیفہ نے اپنے بیٹے ندبہ کو قیس کے پاس بھیجا۔ اور شرط کے ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ جب ندبہ قیس کے پاس آیا۔ اور اوس نے باپ کا پیغام سنایا۔ تو قیس نے اوس کے ایک برچھا مارا اور جان سے مار ڈالا۔ اور اوس کا گھوڑا بے سوار کے اوس کے باپ کے پاس پھونچا۔ قیس نے بنی عسین میں کوچ کی منادی کرادی۔ اور وہ سب چلے گئے۔ اور جب گھوڑا خدیفہ کے پاس پھونچا۔ تو اوس نے جانا کہ اوس کا بیٹا مارا گیا۔ اوس نے لوگوں میں فریاد مچائی۔ اور اپنے لوگوں کو ساتھ لیکر سوار ہوا۔ اور جہان بنی عسین سے رستے تھے وہاں آیا۔ دیکھا تو اودن کے گھر خالی پڑے ہیں۔ اور اوس کا بیٹا مرا پڑا ہے۔ تو گھوڑے سے اترا۔ اور اوس کی دو نو آنکھوں پر ہوسے دیا۔ اور لوگوں نے اوسے وہاں دفن کر دیا۔

۹۰ خدیفہ کا مالک بن مالک بن زہیر قیس کا بھائی فزارہ میں بیابا ہوا تھا۔ زہیر کو مارنا اور بنی قیس کا اور انھیں میں رہتا تھا قیس نے اوس سے کھلاجا۔ اوس سے ناراض ہونا۔ کہ میں نے ندبہ بن خدیفہ کو مار ڈالا ہے۔ اور وہاں سے چلے یا ہوں۔ تو بھی وہاں سے نکل آ۔ نہیں تو تو مارا جا بیگا۔ اوس نے کہا قیس جانے اور قیس کی خطا جانے۔ مجھ سے کیا واسطہ ہے وہاں سے نہ نکلا۔ پھر قیس نے ربیع بن زیاد کے پاس آدمی بھیجا۔ کہ میں تیرے پاس آتا ہوں۔ اور وہاں رہوں گا۔ تم ہمارے عشیرہ اور اہل ہو۔ ربیع نے مان نان کا جواب کچھ نہ دیا۔ اور اس میں فکر کرنے لگا۔ کہ کیا کیا جائے۔ پھر بنی نے مالک بن زہیر قیس کے بھائی کو قتل کر دیا۔ جو اون میں رہا کرتا تھا سبکی

خبر بیس میں اور نیز بیس بن زیاد کو بھوپنچی۔ اوسکا قتل ان لوگوں کو بڑا ناگوار
گزا۔ اور بیس نے قیس کے پاس جاسوس بھیجا۔ کہ وہ اوس کے دل کی
خبر لائے۔ اس جاسوس نے قیس کی زبان سے یہ اشعار سنے۔

ایجنو بنو بدیر مقتل مالکِ وَیَحْذِلُنَا فِی السَّائِمَاتِ بِرَبِّیْ

کیا بنی بدیر مالک کو قتل کر کے بچ جائیں گے۔ اور بیس بہین مصائب میں چھوڑ کر الگ ہو جائے گا

وَكَانَ رِیَادُ قَبْلَهُ یُتَّقِیْ بَعْدُ مِنَ الدَّهْلِ انْ یَوْمَ الْوَفْطِیْعِ

اوس کی باپ زیاد تو اوس سے پہلے ایسا تھا کہ اگر کسی پر کوئی برا وقت پڑتا تو لوگ اوس سے ہٹا دیتے اور وہ نہیں بچا کرتا تھا

فَقُلْ لِّرَبِّیْ یَحْذِرُ فِعْلَ شِیْخٍ وَمَا النَّاسُ إِلَّا خَافِطٌ وَضِیْعٌ

اس نے بیس کو کہہ کر اپنے باپ کی بیروی اور لوگ سیوت و کسوت وہی طرح کے ہمارے ہیں۔ یا تو باپ کی عزت کی خاطر ہیں یا وہ ضائع و زبیر

وَالْأَفْصَالُ فِی الْبِلَادِ اِقَامَةٌ وَامْرُؤٌ بَدِیْرٌ عَلَی جَمِیْعِ

اگر بیس نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو مجھ کو اس ملک میں اقامت شوار ہو جائیگی اور نبی بدیر کا معاملہ میرے اہل کی اور ان پر

پھر یہ شخص ان اشعار کو سنکر بیس کے پاس لوٹ گیا۔ اور اوس
جا کر یہ شعر سنائے۔ اس سے بیس مالک پر رو پڑا۔ اور کہنے لگا۔

مَنْعَ الرِّقَادُ فَمَا اَعْصَمَ سَاعَةٌ جَرَعًا مِنَ الْخَبْرِ الْعَظِیْمِ السَّارِ

اس بڑی بہاری خبری جو مشہور ہوئی جو منہ جاتی رہی کرا وین اوس کے اضطراب سے ایک ساعت بھی آنکھیں بند نہیں کرتا

أَفْبَعْدَ مَقْتَلِیْ بَنِیْ زَهْرٍ تَرْجُو النِّسَاءَ عَوَاقِبَ الْأَطْمَلِ

کیا مالک بنی زہر کے قتل کے بعد بھی تم کے عواقب کی (یعنی اولاد کی) عورتوں کو امید کر سکتی ہو کہ ایسے بچے پھر بھی پیدا کر سکے

مَنْ كَانَ مَحْنٌ وَنَا مَقْتَلِیْ فَلِمَا تَسْتَوْنَا بوجہِ هَارِ

جس شخص کو مالک کے قتل کی سزا ہو چکا ہو اسے چاہئے کہ دن دوپہر چار و عورتوں کے پاس آئے اور دیکھ لے

يَجِدُ النِّسَاءَ حَوَاسِرَ مَيْدَانُ بَنَاهُ وَيَقْبِضُ قَبْلَ تَبْلُغِ الْأَسْفَلِ

معلوم ہوگا کہ ہماری عورتیں نیگے سرو سے روتی اور سر کے روشن ہونے سے قبل اوس کے لئے اٹھتی ہیں۔

يَضْرِبُ بَرْحًا وَجُوهَهُ عَلَى فُتًى ضَعُفَ الدَّسِيعَةِ غَيْرِ مَا خَوَّلَ

اور ایک جوان پر جو بڑا بخشش والا اور دلاور تھا اپنے رخساروں کو پٹیتی ہیں۔

قَدْ كُنَّ مَعَيْنَ الْوُجُوهُ نَسْرًا فَا لِيَوْمَ حِجْرٍ نَزَلَ النُّظَارِ

ایک دن وہ تھا کہ وہ اپنے چہرہ کو پردہ میں چھپاتی تھیں۔ مگر آج دیکھو تو وہ دیکھنے والی نظر کو سامنے سے بھی ہوتی ہیں۔

یہ ایک بہت بڑا قصیدہ ہے۔

۹۱ قیس اور ربیع کا جب قیس نے یہ اشعار سنے تو خود بھی سوار ہوا۔ اور اپنے

اتفاق اور عنترہ کا مشابہ اہل و عیال کو بھی سوار کرایا۔ اور ربیع ابن زیاد کے پال
مالک پر سب کے سب گئے۔ دیکھا تو وہ ہتھیاروں کی درستی

کر رہا ہے۔ قیس اوس کے پاس جا کر اُترا۔ اور ربیع کھڑا ہو کر اوس سے
گلے ملا۔ اور دونوں روئے۔ اور مالک کے قتل کے سبب سے دونوں نے

اضطراب کا اظہار کیا۔ اور دونوں کے ساتھی ایک دوسرے سے ملے۔
اور وہاں فروکش ہوئے قیس نے پھر ربیع سے کہا۔ جس نے تیرے

پاس آکر پناہ لی ہے۔ اور تجھ سے استعانت کی ہے۔ پھر تجھ سے کبھی
نہیں بہا کا اور نہ الگ ہوا ہے۔ میں نے تیرے ساتھ اگر ایک دن

برائی کی ہے تو تو میرے ساتھ دو دن برائی کر۔ میں اگر سردار ہوں تو
قوم کے سب سے سردار ہوں۔ لیکن میری قوم تیرے ساتھ ہے۔ مالک

کے سبب سے قوم کا نقصان ہوا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ شر کو بڑھاؤں

کیونکہ اگر مین بنی بدر سے لڑوں۔ تو بنی ذبیان ادن کا ساتھ دین کے
اور جب بنی ذبیان اونکی نصرت کریں گے۔ تو بنی عیس میرا ساتھ چھوڑ دے
اگر تو نے ادھنیں جمع نہ کیا۔ تو وہ میرے ساتھ کبھی نہیں ہو سکتے۔ اور
خون مین مین اور بنی بدر کے لوگ دو برابر ہیں۔ مین نے ادن کے
بیٹے کو قتل کیا ہے اور ادھنوں نے میرے بھائی کو مارا ہے۔ اگر تو
میری مدد کرے گا۔ تو میرا حوصلہ ادن سے بدلہ لینے کا ہو جائیگا۔ اور اگر
تو نے مجھے چھوڑ دیا۔ تو وہ مجھ سے بدلہ کی خواہش کریں گے۔

ربیع نے کہا یہ تو بالکل بے فائدہ بات ہے کہ مین تیری فضیلت کو ایسا
ہی نہ سمجھوں جیسی خود میری فضیلت ہے اور تو میرے منفعت کو ایسا ہی
نہ سمجھے کہ وہ خود تیری منفعت ہے۔ مالک کے قتل سے مجھ کو بڑا رنج ہوا ہے
تو اس معاملہ میں ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی۔ ادھنوں نے گھوڑوں
کے باب میں تجھ پر ظلم کیا۔ اور تو نے ادن کا آدمی مار ڈالنے مین ادن پر
ظلم کیا ہے۔ ادھنوں نے اپنے بیٹے کے عوض تیرے بھائی کو مار ڈالا ہے
اب اگر وہ تیرے بھائی کے خون کو اپنے بیٹے کے خون کے برابر سمجھیں
اور شاید لڑائی اٹھ کھڑی ہو تو مین تیرا ساتھی ہوں لیکن میرے نزدیک
مسالت و مصالحت ادن سے بہتر ہے۔ تاکہ تجھے تنہا ہوا زن سے
لڑائی کی فرصت مل جائے۔

پھر قبیس نے اپنے اہل و عیال وغیرہ کو بلایا۔ اور وہ آکر ربیع کے
پاس قیام پذیر ہوئے۔ اس وقت عنترہ بن شداد نے مالک کے قتل کی نسبت

ایک مرثیہ کہا تھا اوسین کے کچھ شعر یہ ہیں۔

فَللّٰهِ عَيْنًا مِّمَّا رَأَيْتُ مِثْلَ الْمَالِكِ
عَقِيَّةُ قَوْمٍ أَنْجَحْنِي فَرَسَانِ

اللہ کے دین آئینوں میں سے میں نے جنہوں نے مالک کی طرح کا کوئی شخص دیکھا ہو اسی ایسے لوگوں نے مارا ہے کہ جن کے دین گھوڑے دو گھوڑے

فَالَيْتَهُمُ لَوْ طَعَمُوا الدَّهْرَ بَعْدَهَا
وَلَيْتَهُمُ لَوْ جُمِعَا لِرَهْنَانِ

کیا اچھا ہوتا ہوں دنوں گھوڑے کو مارا اور شرط دینے کے بعد نہ کوئی دیا جا تا جس سے وہ مر جا اور ان کے نیا دیا ہو مارا دو دنوں کے لئے جو نہ

لَقَدْ جَلَبَأَ جَلَبًا مِصْرَعُ مَالِكِ
وَكَاكَرِيَمًا مِاجِلًا لِّهَانِ

اوں گھوڑوں نے ایک ایسا شور مچایا کہ جس سے مالک کا قتل ہوا۔ وہ بڑا کریم اور ماجرا اور شریف عورتوں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا

وَكَانَ إِذَا مَا كَانَ يَوْمٌ كَرِهِيَا
فَقَدْ عَلِمُوا أَنِّي وَهُوَ فَيَانِ

جب کسی رات ان کی مصیبت کا دن ہوتا تو لوگ جانتے تھے کہ اس وقت وہ اور میں دو ہی دلا در جو ان ہیں۔

وَكُنَّا لَدَى الْجِنَاءِ مَخْرُجًا نَا
وَنَضْرِبُ عِنْدَ الْكَوْكِسِ لِنَانِ

راتوں کے وقت ہم وہ اپنی عورتوں کی حفاظت و حمایت کرتے اور سختی اور مصیبت کے وقت تمام دشمنوں کی اوکھیل کو کاٹتے تھے

فَسَوْفَ تَرَى أَنْتُ بَعْدَكَ بَاقِيَا
وَأَمْكِنْتِي دَهْرِي طُولَ زَمَانِ

اگر میں تیرے بعد باقی رہ گیا اور کچھ مدت تک زمانے نے مہلت اور قوت دی تو تو جو میں کر دن کا دیکھ لے گا

فَأَقِمْ حَقًّا لَوْ بَقِيتَ لِنُظْرَةٍ
لِقَرَّهِيَا الْعِيَانِ جِزْزِيَانِ

میں خدا کی قسم کہتا ہوں کہ اگر ایک نظر ہی تجھے دیکھنے کا موقع مل گیا تو تیری آنکھیں مجھ کو دیکھ کر بہت جلد بٹھڑی جائی گی یعنی میں تیرا تمام لڑکا

۹۲ ربیع کا خلیفہ کے جواب
جب یہ بات حذیفہ کو معلوم ہوئی۔ کہ ربیع اور قیس نے

اتفاق کر لیا تو اسے بڑا شاق گزرا۔ اور پھر مستعد
ہو گیا۔ کہ جو بلا پڑیگی اسے جھیلو نگا۔ ایک روایت

پر وہ ان سے بھاگنا۔
اس طرح بھی ہے۔ کہ بلا و عبس میں اس وقت قحط سالی ہو گئی تھی۔ اس واسطے

وہاں کے رہنے والے بلاد فزارہ میں دانہ پانی کے واسطے چلے گئے تھے اور ربیع نے حذیفہ سے استجارہ کیا اور وہاں رہنے لگا تھا۔ پھر جب اوس نے سنا کہ مالک مارا گیا۔ تو حذیفہ سے کہا۔ کہ تین دن کی مہلت کا میرا حق ہے۔ یہ تو مجھے دے اس میں یہاں سے چلا جاؤنگا۔ حذیفہ نے کہا اچھا۔ تین دن کی مہلت ہے۔ پھر ربیع بنی فزارہ سے چلا گیا۔ جب جل بن بدر نے سنا کہ ربیع چلا گیا تو اپنے بھائی حذیفہ سے کہا۔ یہ کیا غضب کیا کہ تو نے مالک کو مار ڈالا۔ اور ربیع کو یہاں سے چلا جانے دیا وہ تو تجھ پر آگ جلائے گا۔ اس واسطے حذیفہ اور حمل دونو سوار ہوئے۔ کہ ربیع کا جا کر کام تمام کر دیں۔ مگر ربیع فوراً نکل گیا۔ اور اودن کے ہاتھ نہ آیا۔ اس وہ خوب جان گئے۔ کہ ربیع کے دل میں شر کی نیل ہے۔ اور وہ فساد کرے گا۔

۹۳ فزارہ اور عبس کی غرض اور توقیس اور ربیع متفق ہوئے۔ اور اودہر حذیفہ پہل لڑائی اور حذیفہ کی گرفتار نے اپنی قوم کو جمع کیا اور سب نے ملکر عبس کے برخلاف اور دونو فریق میں صلح۔ عہد و پیمان کئے۔ اور ربیع اور توقیس نے اپنی قوم کو جمع کیا اور لڑائی کے لئے تیار ہوئے۔ پھر فزارہ نے بنی عبس پر تاخت کی۔ اور کچھ جانور اور آدمی کپٹ لے گئے۔ اس سے عبس جوش میں آگئے۔ اور غارت کے واسطے مجتمع ہوئے۔ مگر فزارہ کو اسکی خبر پہنچ گئی۔ اس لئے وہ بھی ان کے مقابلہ کو نکلے۔ اور ایک چشمہ پر جس کا نام عذق تھا اون کا مقابلہ ہوا۔ یہ لڑائی ان قوموں کے درمیان سب سے اول لڑائی ہوئی ہے۔ اس وقت دونو فریق خوب لڑے۔ اور عوف بن یزید (نہیں بلکہ ابن بدر) مارا گیا اور سے جذب

بن خلف العبسی نے قتل کیا تھا۔ پھر فزارہ بھاگ گئے۔ اور بہت کثرت سے مارے گئے اور ربیع ابن زیاد نے حذیفہ بن بدر کو گرفتار کر لیا۔ حُر بن العبسی نے یہ نذر مافی تھی۔ کہ اگر کسی طرح حذیفہ قابو میں آجائے گا تو وہ اسے تلوار سے مارے گا۔ اور اس کے پاس ایک قاطع تلوار تھی جس کا نام اضرم (بہت کاٹنے والی) تھا جب حذیفہ قید ہو گیا۔ تو اس نے چاہا کہ اپنی نذر پوری کرنے کے واسطے اسے تلوار سے مار ڈالے اس واسطے ربیع نے حُر کی بی بی سے کھلا بھیجا۔ تو اس نے اپنے شوہر کی تلوار چھپا دی۔ اور لوگوں نے اس سے کہا۔ کہ حذیفہ کو نہ مارے۔ اس کا قتل بڑی آفتین برپا کرے گا اور نتیجہ اس کا بہت بُرا ہوگا۔ مگر حُر نے نہ مانا۔ اور کہا کہ میں تو ضرور ہی اسے مار دوں گا۔ اس واسطے لوگوں نے حذیفہ پر اونٹ کی پالان ڈال دی۔ پھر حُر نے تلوار مار لی۔ اور تلوار نے اسے نہ کاٹا۔ اور حذیفہ قید میں پڑا رہا۔ اس واسطے غطفان جمع ہوئے اور سب نے صلح کے لئے کوشش کی۔ پھر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بدر بن حذیفہ کے خون کے عوض مین مالک بن زہیر کا خون سمجھا جائے۔ اور عوف بن بدر کا خون بہا دیا جائے۔ اور جو حذیفہ کے حُر نے تلوار مار لی ہے اس کے عوض دو سو اونٹ دے جائیں۔ اور وہ سب کے سب اونٹنیان ہوں جو دس دس مہینے کی گاہ بن ہوں۔ اور چار غلام بھی اونے ساتھ ہوں۔ اور وہ لوگ جو فزارہ کی لڑائی میں مارے گئے ان کا خون حذیفہ نے معاف کر دیا۔ اور قید سے چھوڑ دیا گیا۔

۹۴ سنان کے پھر کہنے سے حذیفہ کا صلح توڑنا اور انصاف کا صلح کیلئے کوشش کرنا کچھ اتر مرتب نہ ہوتا جب حذیفہ اپنی قوم میں لوٹ کر گیا۔ تو اسے اس صلح

بڑی ندامت ہوئی۔ اور بنی عس کو ہرے الفاظ میں یاد کرنے لگا۔ اوقیس بن زہیر اور عمارۃ بن زیاد و نو سوار ہو کر حذیفہ کے پاس گئے۔ اور اس سے بات چیت کی۔ اور حذیفہ اذن کے ساتھ اتفاق کے لئے رضا مند ہو گیا۔ اور یہ بھی اقرار کر لیا۔ کہ جو اونٹ اذن سے لئے ہیں اونھیں واپس کر دے گا۔ اس وقت یہ اونٹیان بیاہ چکی تھیں۔ اور اذن کے بچے پیدا ہو گئے تھے۔ اسی شمار میں کہیں سنان بن ابی حارثۃ المری بنی فزارہ میں آ گیا۔ اور حذیفہ نے جو صلح کر لی تھی اس راجہ کو اس نے بڑا بتایا۔ اور کہا اگر تجھے ایسی ہی صلح کرنا ہے تو لاغر اور بے اونٹ اونھیں دیدے اور اذن کے اونٹ رکھ لے۔ اور اذن کے بچے بھی رکھ لے۔ حذیفہ نے بھی اس راجے سے موافقت کی۔ لیکن اس بات کو قیس اور عمارہ نے منظور نہیں کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جو اونٹ ان لوگوں نے حذیفہ سے طلب کیے تھے وہ وہ اونٹ تھے جو اس نے تئیں سے شرط کی بابت لئے تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مالک بن زہیر اس واقعہ کے بعد قتل ہوا تھا۔ چنانچہ حمید بن بدہ اس باب میں کہتا ہے۔

قَتَلْنَا بَعُوْماً لِّكَأَوْهَوْنَا رَنَا	وَمَنْ يَبْتَدِعْ شَيْئاً سَوِىَ الْحَقِّ يَظْلُمُ
--	--

ہم نے عوف کو قتل کیا تھا۔ اور اپنے خون کا بدلہ لیا تھا۔ جو شخص حق کے سوا کوئی اور کام کرنا چاہے وہی ظالم ہے۔

اور سنان نے حذیفہ کو لڑائی کی اشتعالک دینا شروع کی۔ جس سے آخر کار فزارہ راہنی ہو گئے۔ پھر جب انصار (یعنی ادس و خزرج) نے سنا کہ فزارہ کا ایسا عزم ہو گیا ہے۔ تو اذن کے چند سردار جمع ہوئے۔ اور عمرو بن الاطناہ

اور مالک بن عجلان اور حیمہ بن الجلاح اور قیس بن الخطیم وغیرہ ان کے پاس گئے کہ فریقین میں صلح کرا دیں۔ اور وہاں جا کر دونوں فریق میں دوڑے پھر اور اتفاق کرانا چاہا۔ مگر حذیفہ نے اسے منظور نہ کیا۔ جس سے انھیں معلوم ہو گیا۔ کہ اوس کی زیادتی ہے۔ اس لئے انھوں نے حذیفہ سے کہہ دیا۔ کہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا اور وہاں سے مجبوراً لوٹ آئے۔

۹۵ فزارہ اور عبس کی سخت لڑائیاں اور مالک حارث وزید کا اور ریان کے بیٹوں کا قتل

پھر حذیفہ نے عبس پر تاخت کی۔ اور عبس نے بھی فزارہ کو جالوٹا اور شر و فساد بڑھ گیا۔ پھر حذیفہ نے اپنے بھائی حمل کو بھیجا۔ اور اس نے عبس کو آکر لوٹا اور ریان بن الاسلع بن سفیان کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کی مشکین باندھیں۔ اور حذیفہ کے پاس لے گیا۔ حذیفہ نے اسے اس شرط پر چھوڑ دیا۔ کہ اپنے دونوں بیٹے اور عمرو بن الاسلع اپنے بھائی کے بیٹے جبیر کو رہن میں دے۔ چنانچہ ریان نے انھیں رہن میں دیکر آزاد سی حاصل کی۔

پھر قیس فزارہ پر گیا۔ اور ایک جماعت سے اس کا مقابلہ ہوا۔ جنہیں مالک بن زید بن بدر بھی تھا۔ قیس نے اسے قتل کر ڈالا۔ اور فزارہ بھاگ گئی۔ اس پر حذیفہ نے ریان کے دونوں بیٹوں کو پکڑ کر مار ڈالا۔ اور وہ فریاد مچاتے اور دمائی دیتے اور باواؤ کرتے رہے۔ مگر حذیفہ نے کچھ نہ سنا۔ اور وہ یہی کہتے کہتے مر گئے۔ مگر ریان کے بھتیجے کو اس کے ماموں نے نہیں مارنے دیا۔

اب جب کہ مالک اور ریان کے دونوں لڑکے قتل کئے گئے۔ تو فریقین

لڑائی خوب جوش و خروش سے ہونے لگی۔ اور فزارہ اور اون کے ساتھیوں کو اکثر نقصان رہا۔ بعض اوقات تو وہ آکر لڑتے۔ اور لڑائی میں ایسی شدت ہوتی کہ صبح سے لڑتے لڑتے شام ہو ہو جاتی تھی۔ یمنی ریان بن الاسلع نے کہین زید بن حذیفہ کو دیکھ لیا۔ اور اس پر حملہ کر کے مار ڈالا۔ اور فزارہ اور ذبیان کو شکست ہو گئی۔ اور جب حارث بن بد گرفتار ہو گیا۔ تو اس سے بھی عبس نے مار ڈالا۔ اور عبس کا اس مرتبہ کچھ نقصان نہ ہوا۔ اور وہ صحیح و سالم لوٹ آئے۔

۹۶۔ حذیفہ اور قیس کی پھر جب زید اور حارث مارے گئے۔ تو حذیفہ نے صلح اور قیس اور ربیع کے تمام بنی ذبیان کو جمع کیا۔ اور اشجع اور اسد بن خزیمہ کو بھی مہون بیٹوں کا قتل اپنے ساتھ جمع کر لیا۔ جب بس نے یہ سنا تو اونھوں نے بھی اپنے اطراف کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور قیس کی رائی کے بموجب یہ لوگ پہلے سے پہلے ہی جا کر عقیقہ حشمہ پر قابض ہو گئے۔ اور حذیفہ بھی اپنی فوج کو لیکر عبس کی طرف آیا۔ اور سفیر آپس میں آنے جانے لگے لیکن حذیفہ نے قسم کھائی کہ میں اس وقت تک صلح نہ کروں گا۔ کہ عقیقہ کا پانی نہ پی لوں۔ اس واسطے قیس نے اس حشمہ کا پانی ایک مشک میں بھرا کر اس کے پاس بھیج دیا۔ اور کہا جانتا کہ ممکن ہے میں حذیفہ کی حجت قطع کروں گا۔ آخر اس بات پر صلح ہوئی۔ کہ بنی عبس حذیفہ کو اون لوگوں کی دین دین کہ جو اس کے قتل ہو گئے ہیں۔ اور جب تک دیتیں جمع کریں تب تک کچھ آدمی رہن کر دیں۔ دیتیں دس تھیں۔ اور رہن میں جو لوگ رکھے گئے

وہ ایک توقیس بن زہیر کا بیٹا تھا اور ایک ربیع بن زیاد کا تھا۔ ان میں سے ایک تو قطبہ بن سنان کے پاس اور دوسرا بکر بن وایل کے ایک اندھے شخص کے پاس بھیجا گیا۔

پھر خذیفہ کو بعض لوگوں نے دیت کے قبول کرنے پر عار دلائی۔ اس واسطے وہ اور اسکا بھائی حل قطبہ بن سنان اور اوس بکر ہی کے پاس آئے۔ اور اون سے کہا۔ کہ لڑکوں کو ہمیں دیدو۔ کہ ہم اونہیں کپڑے پہنا کر اون کے لوگوں کے پاس بھیج دیں۔ اس پر قطبہ بن سنان نے تو اپنے پاس کے لڑکے کو دیدیا جو قیس کا بیٹا تھا۔ مگر بکر ہی نے اپنے پاس کے لڑکے کا دینا منظور نہ کیا۔ لیکن اونہوں نے جقبیس کے بیٹے کو لیلیا۔ تو لیکر چلے گئے۔ راستہ میں اونہیں عمارہ بن زیاد العبسی کا بیٹا بھی مل گیا۔ اور اوس کے ساتھ اسکا ابن عم بھی تھا۔ اونہوں نے اون دونو کو بھی کپڑا لیا۔ اور قیس کے بیٹے کے ساتھ اونکو بھی مار ڈالا۔

۹۷ عیس اور فرارہ میں پھر جب بنی عیس نے یہ حال سنا تو اونہوں نے جو دیا کر لڑائی کا آغاز اور خذیفہ کا جمع کی تھیں اونہیں لیا۔ اور اونہیں پر لوگوں کو سوار کر لیا تمام بطون غطفان کو لیکر عیس کا اور اوس سے ہتھیار مول لئے۔ اور قیس فوج کو لیکر نکلا۔ اور عیس کا مقابلہ کے لئے خذیفہ کے ایک بیٹے سے مقابلہ ہوا۔ جس کے ساتھ دیمان کے سوار تھے۔ قیس نے اونہیں مار ڈالا۔

پھر خذیفہ نے لوگوں کو جمع کیا۔ اور عیس کی طرف چلا۔ اس وقت وہ ایک چشمہ پر تھے جس کا نام عراعر تھا وہاں خوب لڑائی ہوئی۔ اور فرارہ کو غلبہ ہوا

اور اون کا کوئی آدمی نہیں مارا گیا۔ اور وہ سالم لوٹ گئے۔ پھر خذیفہ نے لڑائی میں بڑی کوشش کی۔ لیکن حل کو اب لڑائی گران گزرنے لگی۔ اور جو قتل ہوئے اون پر اس سے مذمت ہوئی۔ اور اپنے بھائی سے صلح کے واسطے کہا۔ مگر اس نے نہ مانا اور اسدا اور ذبیان اور تمام بطون غطفان کو جمع کیا اور عیس کی طرف چلا۔

عیس بھی جمع ہوئے۔ اور اس معاملہ میں مشورہ کیا۔ قیس بن زہب نے اون سے کہا۔ کہ اس وقت ان لوگوں کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے وہ بہت کثرت سے ہیں۔ نبی بدر کو تو یہ منظور ہے کہ وہ اپنے خون کا بدلہ لیں اور کچھ اس سے بڑھ کر تھیں قتل کر ڈالیں۔ لیکن باقی اور لوگ جو اون کے ساتھ آئے ہیں۔ اونکا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ لوٹ کہسوٹ اور غنیمت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس لئے ہمیں یہ مناسب ہے۔ کہ ہم اپنے مال و اسباب کو جہان ہے وہیں چھوڑ دیں۔ اور اون کے پاس دو سوار کھڑے کر دیں۔ ایک تو داحس پر اور دوسرا ایک اور تیز گھوڑے پر سوار ہو۔ اور ہم اپنی جگہ سے کوچ کر جائیں اور اپنے مال و اسباب سے کہیں ایک منزل کے فاصلہ پر جا کر ٹھہر جائیں۔ جب یہ لوگ ہمارے مال و اسباب پر آئیں تو یہ دو سوار ہمارے طرف بھاگ آئیں۔ اور ہکوا اون کے پھونپنے کی خبر دیں۔ اس وقت یہ لوگ لوٹ کہسوٹ اور مال و اسباب جمع کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور اگرچہ اون کے مال لوگ اونہیں منع کریں گے۔ تب بھی لوگ اونکی مخالفت کریں گے۔ اور اون کی فوج کی دستی میں خلل پڑ جائے گا۔ اور ہر شخص اس مال کی حفاظت میں مشغول ہوگا

جو اس نے لے لیا ہے۔ اور اپنے ہتیاروں کو وہ ونٹوں کی بیٹوں پر باندھ لینگے اور بڑے اطمینان سے آرام میں ہون گے۔ اس وقت جب ہمیں یہ دونوں سوار آکر خبر دیں گے تو ہم کو چاہئے کہ وہاں سے لوٹ پڑیں اور ان پر آکر پھیل پڑیں ان میں اس وقت قسیرق اور تشتت ہوگا۔ اپنی اپنی رائے جدا ہوگی۔ اور سیکو بحر اپنی ذات خاص کے بچانے کے اور کچھ ہمت نہ رہے گی۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اور وہاں سے چلے گئے۔

۹۸ فرارہ کا لوٹ میں پڑا پھر خذیفہ اور اس کے ساتھی عبس پر آئے۔ اور لوٹ اور عبس کا انہیں شک عظیم پڑا کہ سوٹ میں مشغول ہو گئے۔ خذیفہ وغیرہ نے منع بھی کیا اور خذیفہ اور حل کا قتل۔ مگر کسی نے نہ مانا۔ اور اسی لوٹ کہ سوٹ میں پڑ گئے۔ جیسا کہ قیس نے کہا تھا۔ پہر بنی عبس لوٹے۔ بنی اسد وغیرہ نو دیکھتے ہی ادھر ادھر متفرق ہو گئے۔ اور فرارہ آخر دم تک میدان میں جمے رہے۔ عبس نے ادن پر چاروں طرف سے حملہ کیا۔ اور مالک بن سبیح التغلبی غطفان کا سردار مارا گیا۔ اور فرارہ کو ہزیمت ہوئی خذیفہ ادن کے ساتھ تھا۔ مگر یہ لوگ اس سے تیزی سے بھاگے۔ کہ خذیفہ کے پاس صرف پانچ سوار رہ گئے۔ جس سے اس نے بھاگنے میں بہت کوشش کی۔ اسی میں بنی عبس کو خبر مل گئی۔ اور قیس بن زہیر اور ربیع بن زیاد قرواش بن عمر بن الاسلم نے جسکے بیٹوں کو خذیفہ نے قتل کیا تھا اس کے پیچھے روانہ ہوئے۔ اور رات کو اس کے تعاقب میں چلے گئے۔ راستہ میں قیس نے کہا کہ مجھے پورا پورا یقین ہے۔ کہ وہ جفر البازم پانی پین گے۔ اور وہیں ٹھہریں گے۔ اس واسطے وہ تمام رات برابر چلے گئے۔ اور طلوع

شمس کے وقت اونھین جہرا لہاۃ کے تالاب پر جا کر گھیر لیا۔ حذیفہ اور
 اوس کے ساتھیوں نے اپنے گھوڑے چرنے کو چھوڑ دے تھے۔ دیکھتے ہی
 ادھون نے گھوڑوں کو جمع کرنا چاہا۔ مگر قیس وغیرہ بیچ میں آگئے۔ اور گھوڑوں
 تک اونھین نہ پہونچے دیا۔ حذیفہ کے ساتھ اس وقت اوسکا بھائی حمل بن بڑ
 اور اوسکا بیٹا حص بن حذیفہ وغیرہ بھی تھے۔ ان پر قیس اور ربیع وغیرہ نے
 حملہ کیا۔ اور چلا چلا کر کہنے لگے لَبِیْکُم لَبِیْکُم (حاضر ہیں حاضر ہیں)
 یعنی یہ دونوں اپنے ادن بیٹوں کو اس وقت جواب دیتے تھے جو با و ابا واکتے
 ہوئے حذیفہ کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ اور قیس نے اون سے کہا۔
 بنی بکر دغا کا مزہ اب تم نے کیسا دیکھ لیا۔ حذیفہ وغیرہ نے اونھین خدا کی قسم
 دین اور رحم اور رشتہ کا لحاظ کرنے کو کہا۔ مگر حملہ آوروں نے کچھ نہ سنا۔
 اور قراوش بن عمر و گھوکر حذیفہ کے پیچھے آیا۔ اور ایک ضربے اوسکی پیٹھ
 توڑ ڈالی۔ اس قراوش کو حذیفہ نے ہی پرورش کیا تھا۔ اور یہ اوسی کے
 گھر میں بڑا ہوا تھا۔ پھر اوس کے بھائی حمل کو بھی مار ڈالا۔ اور ادن دونوں
 کے سر کاٹ لئے۔ اور حص بن حذیفہ کو اوسکی خرد سالی کے سبب سے رہنہ دیا
 اس لڑائی میں فزارہ اسدا اور غطفان کے چار سو آدمی سے زائد قتل ہوئے۔
 اور عبس کے کوئی بیس آدمی مارے گئے۔ فزارہ اس لڑائی کو وقعت البوار
 راکتے لڑائی، کھا کرتے ہیں۔ قیس کے اشعار اس لڑائی کی نسبت یہ ہیں

وَ اَکْرَمُہ حَذِیْفَةُ لَا یَرْوِیْ

اَقَامَ عَلِیُّ الْجَبَاءَ خَیْوَمَیْتُ

جہاں تین حذیفہ کرٹا ہوا ہو وہ مردوں میں شرف و اکرم ہو۔ اور لڑائی میں کبھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا تھا

لَقَدْ فُجِعَتْ قَلْبُ جَمِيعًا مَوَالِي الْقَوْمِ وَالْقَوْمِ لَصِهِمُ

تمام نبی قیس گودہ اکیل و تنجب ہون یا قوم کے موالی ہون اور اسکے واسطے سب رنجیدہ ہوئے ہیں

وَعَمَّ بِرِ لِقَاتِهِ بَعِيدًا وَخَصَّ بِه لِقَاتِهِ حَمِيمًا

جو لوگ بید ہون اس کے قتل کے سبب سے اور عین عام رنج پہیلے سے اور جو لوگ قریب ہیں اور جن کا تعلق اس کی و جھڑپ ہو رہا ہے

یہ بہت بڑا قصیدہ ہے۔ اور یہ بھی قیس نے ہی کہا ہے۔

أَلَوْ تَرَ أَخِيَّ النَّاسِ أَمْسَهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هَاشِمٍ قَدَ لَا يَرِيَهُمْ

کہا تو نے نہیں دیکھا کہ جو شخص خیر الناس تھا وہ جعفر ابی ہاشم کے مرنے سے پہلے ہی نہیں تھا۔ اوسے جگہ مر گیا

فَلَوْلَا ظِلُّهُ مَا زِلْتُ أَبْكُ عَلَيْهِ اللَّهُ مَا طَلَعَ الْبُحُومُ

اگر وہ ظلم نہ کرتا تو ہمیشہ جب تک ستاروں کو طلوع و غروب نہ ہوتے اور سہرے گامین اور سپر روتا رہتا۔

وَلَكِنْ الْفَتْحُ حَمْلُ نَبِيٍّ لَيْسَ بِغِيٍّ وَالتَّبَعُ مَرْتَعٌ وَخَيْمٌ

لیکن حمل بن بدر اور نے سرکشی کی۔ اور بغاوت ایسی تھی جسکے گہا سننا گوارا ہوتی ہے۔ یعنی نیتہ برا ہوتا ہے

لوگوں نے اس یوم الہیاء کا بہت کچھ ذکر کیا ہے۔ پھر عیس کو جو کچھ

اور بخون نے یوم الہیاء میں کیا تھا اس پر بہت بڑی ندامت ہوئی۔ اور

ایک نے دوسرے کو لعنت ملامت کی۔

۹۹ فزارہ اور بنی بدر کے پھر فزارہ سنان بن ابی حارثہ المری کے پاس جا کر

انتقام کے واسطے سنان کا مجمع ہوئے اور جو بلا دن پر نازل ہوئی تھی اسکی شکایت

بیشارعربوں کو عیس پر لانا اور کی۔ اسے خذیفہ وغیرہ کا قتل نہایت ناگوار گزرا۔ اور

دوروز کی لڑائیوں کے بعد فزارہ کا لڑائی متوقف کئے لوٹ جانا

اوس نے عیس کو بہت برا پہلایا۔ اور عزم کیا۔ کہ عربوں

کو جمع کر کے فزارہ اور بنی بدر کا انتقام لے۔ اور چاروں طرف اپنے قاصد بھیجے

اور اس کثرت سے عربوں کو جمع کیا جن کا شمار نہیں تھا۔ اور اپنے لوگوں سے
کہہ دیا۔ کہ مال و اسباب اور غنیمت سے کچھ تعرض نہ کریں۔ اور میدان میں
خوجبم کر لڑیں۔ پھر وہ سب بنی عیس کی طرف روانہ ہوئے۔

جب بنی عیس نے سنا کہ وہ آتے ہیں۔ تو قیس نے کہا۔ میرے
نزدیک مناسب یہ ہے۔ کہ ہم اون سے نہ لڑیں۔ کیونکہ ہم نے اون کے
آدمی قتل کئے ہیں۔ وہ ہم سے صرف ہمارا قتل اور مار ڈالنا چاہتے ہیں۔
اور لوٹ کے سنب سے جو پہلے اون کو نقصان پہنچ چکا اب اسکی طرف وہ
کبھی متوجہ نہ ہونگے۔ ہاں البتہ ایک باہتم کر سکتے ہیں۔ کہ ہم اپنی زانی
سواریان اور مال و اسباب بنی عامرین بھیج دیں۔ چونکہ خون ہم نے کیا ہے
اس واسطے وہ تمہاری اس باب میں متعرض نہ ہوں گے۔ اور ہم میں جو لوگ
ذی قوت اور صاحب شجاعت ہیں وہ یہاں گھوڑ و نکی پشت پر رہیں۔ اور
جہاں تک ہو سکے لڑائی میں دیر کرتے رہیں۔ اگر اس پر وہ نہ مانیں اور ہم سے
بغیر کشت و خون کے نہ ہٹیں تو اس میں یہ ہوگا کہ ہمارے اہل و عیال اور مال
و اسباب بچ کر نکل جائیگا پھر ہم اون سے لڑیں گے۔ اور خوجبم کو مقابلہ
کریں گے۔ اگر اس میں ہمیں فتح ہو گئی تو فہو المراد۔ اور اگر کوئی دوسری صورت
ہوئی۔ تو ہمارے بال بچوں پر کچھ آفت نہ آئے گی۔ اور ہم اپنے مال و اسباب
سے جا لیں گے اور وہاں ہمیں حامی بھی مل جائیں گے۔ چنانچہ اونہوں نے
ایسا ہی کیا۔

اور ذبیان اور اون کے ساتھی روانہ ہوئے۔ اور ذات الحجر اجرو بنی کر

آکر مقابل ہوئے۔ اس روز فریقین میں خوب لڑائی ہوئی۔ اور دن بھر لڑکر دو نو فریق شام کو الگ الگ ہو گئے۔ جب دوسرا دن ہوا تو پہرہ و نون فریق مقابل ہوئے۔ اور روز اول سے بھی زیادہ جوش و خروش سے لڑے ان روز دن میں عشرہ بن شداد کی شجاعت تمام لوگوں پر خوب ظاہر ہوئی۔ اور اسکی دلاوری کی خوب شہرت ہو گئی۔

جب لوگوں نے دیکھا۔ کہ مخلوق بہت ماری گئی۔ اور لڑائی بڑی سختی سے ہوئی۔ تو انہوں نے سنان بن ابی حارثہ کو اس بات پر بڑی ملامت کی۔ کہ اس نے حذیفہ کو صلح سے منع کیا تھا۔ اور اسکو بڑا منحوس سمجھا۔ اور اس سے کہا کہ خون ریزی موقوف کرے۔ اور صلح کر لے۔ مگر اس نے نہ مانا۔ اور پھر تیسرے روز بھی لڑنا چاہا لیکن جب دیکھا کہ اس کے ہمراہیوں کی رائے میں فتور پڑ گیا۔ اور وہ سب صلح کی طرف مائل ہیں تو اولٹا چل دیا اور لڑائی موقوف ہو گئی۔

۱۰۰۔ عسکر شیبان میں جانا اور اون سے جھگڑا اور معاویہ پادشاہجہجہ کی مانتا ویکست عیسے۔ جب ذبیان لوٹ گئے تو قیس اور نبی عیس بنی شیبان بکر کی طرف چلے گئے۔ اور ادن کے جار میں رہنے لگے اور کچھ مدت تک وہاں رہے۔ پھر قیس نے دیکھا کہ شیبان کے غلام عیس کے مال میں تعرض کرتے ہیں۔ اور انھیں پکڑتے ہیں۔ اور اس سے چل دے۔ اور شیبان کے کچھ لوگ ادن کے پیچھے بڑ گئی نبی عیس بھی ادن کے مقابل ہوئے۔ اور ادن سے لڑے۔ شیبانیوں کو ہزیمت ہوئی پھر نبی عیس ہجر کے طرف گئے کہ ادن کے پادشاہ سے جسکا نام معاویہ بن الحنفیہ تھا

جا کر حلف کر لیں۔ لیکن معاویہ نے رات میں اون پر آ کر غارت کا ارادہ کیا۔ جب بنی عبس نے سنا تو وہ شتابی سے بھاگے۔ اُدھر معاویہ بھی اون کے تعاقب میں شتابی سے دوڑا۔ مگر اون کے رہنما نے اونہیں بہکا دیا۔ کہ کسی طرح وہ عبس کو جا کر نہ پکڑ لیں۔ آخر وہ اس وقت عبس تک پہنچے۔ کہ جب وہ اور اون کے جانور تھک گئے۔ اور فروق میں اونکا مقابلہ ہوا۔ وہاں فریقین میں بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اور معاویہ اور ہجروالے شکست کھا کر بھاگے۔ اور عبس نے اونکا تعاقب کیا۔ اور اونکا مال و اسباب بہت چھین لیا۔ اور جب قدر چاہا اونہیں قتل کیا۔

۱۰۱ | عبس کلب اور بنی حنیفہ اور بنی عامر اور تیمم الربیعہ اور اون سے لڑائی جھگڑا۔

پھر عبس وہاں سے واپس روانہ ہوئے۔ اور ایک شہم پر آ کر اترے جس کا نام عرعرا تھا۔ اور جو بنی کلب کے ایک حلی کے قبضہ میں تھا۔ یہاں کلب اون سے لڑنے کو کھڑے ہو گئے۔ بیع میدان میں نکلا۔ اور ادھر سے اون کے رئیس کو مبارز کے لئے بلایا۔ وہ بھی نکلا اس کا نام مسعود بن مصاد تھا۔ دونوں لڑائی ہوئی اور لڑتے لڑتے زمین پر گر گئے۔ مسعود نے چاہا۔ کہ بیع کو قتل کر دے۔ ہستیٰ خدا و سکی گردن پر سے گر گیا۔ اور عبس کے ایک شخص نے اس کے تیر مارا۔ یہ تیر ایسا نشانہ پر بیٹھا کہ اسے قتل کر دیا۔ پھر بیع نے جھپٹ کر اسکا سرٹ لیا اور عبس نے اسکا سر نیزہ پر رکھ کر کلب پر حملہ کیا۔ اس سے کلب بھاگے۔ اور عبس نے اون کے جانور اور بچے لوٹ لئے۔ اور میامہ کو چلے گئے۔ اور وہاں جا کر وہاں کے باشندوں سے جو بنی حنیفہ سے تھے مخالفہ کیا۔ اور تین سال تک

وہاں مقیم رہے۔ پھر جب یہ بھی اپنے جوار میں قدمی کرنے لگے اور عبس کو تنگ پکڑا۔ تو عبس وہاں سے بھی چلے گئے۔ اس وقت اون کے بہت آدمی متفرق اور قتل ہو گئے تھے۔ اور اون کے جانور ہلاک و تباہ ہو چکے تھے۔ اور عربوں نے اون کے بہت آدمی مار ڈالے تھے۔

اس پر بنی ضبہ نے اون کے پاس پیغام بھیجا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اگر تم چاہو تو ہمارے یہاں آؤ ہمیں تم سے بنی تمیم کی لڑائی میں مدد ملے گی۔ عبس اون کے پاس چلے گئے۔ اور ضبہ نے اونہیں اپنے جوار میں رکھ لیا۔ مگر جب ضبہ اور تمیم کا جھگڑا مٹ گیا۔ تو ضبہ عبس سے پھر گئے۔ اور چاہا کہ اونکو لوٹ کہسوٹ لیں۔ اس واسطے عبس اون سے لڑے۔ اور فتح پا کر ضبہ کے مال و اسباب لوٹ لئے۔

پھر بنی عبس عامر کی طرف چلے۔ اور احوص بن جعفر بن کلاب سے محالف کیا۔ احوص اس سے بہت خوش ہوا کیونکہ اس سے اسے تمیم کے مقابلہ کے لئے تقویت مل گئی۔ اس نے سنا تھا کہ لقیط بن زرارہ بنی عامر پر غزاکر نیوالا اور چاہتا ہے کہ اون سے اپنے بھائی معبد کا بدلہ لے۔ اس واسطے عبس عامر میں مقیم ہو گئے۔ اور تمیم نے اون کا قصد کیا۔ اور شعب جبلة کی لڑائی ہوئی۔ پھر ذبیان نے بنی عامر بن صعصعہ پر چڑھائی کی۔ جہاں بنی عبس رہا کرتے تھے۔ دونوں فریق میں لڑائی ہوئی۔ لیکن عامر کو شکست ہوئی۔ اور قرواش بن ہبئی العبسی گرفتار ہو گیا۔ پہلے تو اسے کسی نے نہ پہچانا لیکن جب ذبیان اپنے قبیلہ میں آئے تو وہاں ایک عورت نے اسے پہچان لیا۔ جب وہ اسے

جان گئے تو اونہون نے حصن بن حذیفہ کو اس سے جا کر حوالہ کر دیا۔ اور حصن نے قرداش کو مار ڈالا۔

پھر عبس عامر کے پاس سے بھی چلے گئے۔ اور تیمم الرباب میں آکر قیام فرمایا ہوئے۔ مگر تیمم نے بھی اون سے بغاوت کی۔ اور دونوں فریق میں لڑائی ہوئی تیمم کے آدمی بہت کثرت سے تھے۔ اس واسطے عبس کے آدمی بہت مارے گئے اور عبس لاچار وہاں سے بھی چلے گئے۔

۱۰۲ عیسیٰ لڑائیوں سے اس وقت عبس روز کی لڑائیوں سے تھکا گئے تھے۔ اور دل تنگ ہونا اور فزادہ سے اون کے آدمی کم ہو گئے۔ اور مال و اسباب بھی تباہ صبح کر کے دن میں توڑ آنا اور برباد ہو گیا تھا۔ اور مویشی بھی مر گئے تھے۔ قیس نے

اون سے کہا کہ بولو انہیں کہ تم کیا کرین۔ سب نے کہا ہم چاہتے ہیں۔ کہ اپنے بھائی ذبیان کے پاس لوٹ جائیں۔ اون کے ساتھ رہ کر مر جانا ہمیں دوسرے پاس کی زندگی سے بھرتے ہیں اس واسطے وہ وہاں سے چلے۔ اور رات میں حارث بن عوف بن ابی حارثہ المرہی کے اور ایک روایت میں ہے کہ ہرم بن سنان بن ابی حارثہ المرہی نے پاس آئے۔ حارث یا سنان اس وقت حصن بن حذیفہ بن بدر کے پاس تھا۔ جب وہ حصن کے پاس لوٹ کر آئے اور اون کو اپنے مکان پر دیکھا۔ تو مر جانا کہا۔ اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو اونہون نے کہا تمہارے بھائی عبس۔ اور سب اپنا حال بیان کیا۔ اور جو حاجت تھی وہ بھی اسپر ظاہر کی۔ اس نے کہا بہت اچھا بسر و چشم میں حصن بن حذیفہ کے پاس جاتا ہوں۔ اور وہاں جا کر اس سے کہا۔ کہ مجھے

شب میں اس وقت ایک ضرورت آپڑی ہے۔ اس واسطے میں تیسے پاس آیا ہوں کہا کہو میں موجود ہوں جو کام ہو۔ کہا بنی عبس کے لوگ میرے گھر آئے ہیں۔ حصن نے کہا۔ اداں سے صلح کرلو۔ مگر میں تو نہ کسی کو دیت دوں گا۔ اور نہ کسی سے دیت مانگتا ہوں۔ میرے باپ چچون نے عبس کے بیس آدمی مارے ہیں و پھر وہ عبس کے پاس لوٹ گئے۔ اور حصن نے جو کہا تھا وہ اداں سے کہہ دیا۔ اور ادنخین اداں کے پاس لے گیا۔ جب حصن کی نظر اداں پر پڑی۔ تو عبس نے کہا کہ ہم موٹے گھوڑوں پر سوار ہیں کہا نہیں بلکہ سلامتی کے گھوڑوں پر سوار ہو۔ جب تم کو اپنی قوم کا اشتیاق پیدا ہوا۔ تو تمھاری قوم کو بھی تمھارا اشتیاق پیدا ہو گیا پھر حصن ادنخین لیکر نکلا۔ اور سنان کے پاس گیا۔ اور کہا اپنے عشیرہ کے کام کا متکفل ہو اور اداں میں صلح کرادے۔ میں تیری مدد کروں گا۔ چنانچہ اداں نے ایسا ہی کیا۔ اور صلح کامل ہو گئی اور عبس فزارہ میں لوٹ آئے۔

۱۰۳۔ قیس کا نصرانی ہو کر رہنا
 بنجانا اور حج کے اہم سوانہ
 اداں کے بیٹے فضال کا
 رسول اللہ صلم کے پاس آنا
 ایک روایت یہ بھی ہے کہ قیس بن زہیر عبس کے ساتھ بنجانا اور حج کے اہم سوانہ اداں کے بیٹے فضال کا غطفانیہ کو میں منہ کبھی نہیں دکھاؤں گا۔ میں نے اداں کے رسول اللہ صلم کے پاس آنا کسی کا بھائی مارا ہی کسی کا شوہر مارا ہے کسی کا بیٹا کسی کا ہتھیار قتل کر دیا ہے۔ لیکن میں اپنے پروردگار سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہ نصرانی ہو گیا۔ اور اپنی قوم میں سے نکل گیا۔ اور پھرتے پھرتے

عنان میں جا کر راہب بن گیا۔ اور وہاں ایک مدت تک رہا۔ پھر حج بن مالک العبدی اسے وہاں کہیں مل گیا۔ اور پہچان کر اسے قتل کر دیا۔ اور کہا اگر میں تجھ پر حرم کروں تو خدا مجھ پر رحم نہ کرے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ جب جس ذبیان کی طرف لوٹ آئے تو عمر بن قاسط میں قیدس نے بیاہ کر لیا تھا وہاں اس کے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جسکا نام فضالہ تھا۔ فیضا بنی صلعم کے پاس آیا۔ اور آنحضرت کے اس کے لئے ایک رایت دیا۔ اور اپنی قوم کا جو اس کے ساتھ تھی اسے رایت بردار مقرر کیا۔ اسکی قوم کے صرف نو آدمی تھے اور دسواں وہ تھا۔

یہاں عرب و احس وغیرہ تمام ہوئے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

یوم شعبہ

۴۰۴ | لقیط کا عامر و عبس پر زرارہ نے یہ عزم کیا تھا۔ کہ اپنے بھائی معذن غطفان غیرہ کو لیکر چڑھائی کرنا۔ زرارہ کے خون کے انتقام کے واسطے بنی عامر بن صعصعہ پر غزاکرے۔ اس معبد کے مرنے کا ذکر اوپر ہم کر چکے ہیں۔ کہ وہ بنی عامر کے قید میں مر گیا تھا۔ لقیط اسی تیارمی میں مصروف تھا۔ کہ اسی میں اسے خبر ہو چکی۔ کہ بنی عبس اور بنی عامر نے حلف کر لیا ہے۔ اس لئے اسے بنی عامر پر چڑھنے کی ہمت نہ رہی۔ اور اس نے اون سب لوگوں کی طرف آدمی بھیجے۔ جن کے کسی آدمی کو عبس نے مار دیا تھا۔ اور اونہیں عبس سے انتقام لینا تھا۔ اون لوگوں سے لقیط نے حلف کی درخواست کی۔ اور عبس

اور عامر دونوں کے مقابلہ میں اون سے مدد چاہی۔ اس سے اس کے پاس اسد اور غطفان اور عمرو بن الجون اور معاویہ بن الجون مجتمع ہو گئے۔ اور سب نے اس سے اتفاق کر لیا۔ اور نہایت کثرت سے فراہم ہو کر روانہ ہوئے۔ اور معاویہ بن الجون نے قبائل کے لوہے مقرر کئے۔ بنی اسد اور بنی فزارہ خود معاویہ بن الجون نے اپنی لوہے نیچے رکھے۔ اور عمرو بن تیمم کا لوہا حاجب بن زرارہ کو دیا۔ اور باب کا لوہا حسان بن ہمام کو عنایت کیا۔ اور بطون تیمم کی ایک جماعت کا لوہا عمرو بن عدس کو اور کل قبائل خطلہ کا لوہا لقیط بن زرارہ کے ہاتھ میں دیا۔ اور لقیط کے ساتھ اس کی بیٹی خنوس بھی رہا کرتی تھی۔ اور وہ اسے جیسے ہائی کرتا تو ساتھ لیجا یا کرتا تھا۔ اور اسکی رائے سے کام کیا کرتا تھا اب وہ اسقدر جا غلطیم سے روانہ ہو کہ اونہیں عیس اور عامر کے قتل میں اور اپنے خون کا انتقام مل جانے میں ذرہ بھی شک نہ رہا۔

۱۰۵ کرب کا لقیط کی چڑائی پھر لقیط کو راستہ میں کرب بن صفوان بن الحباب السعدي کی خبر بنی عامر کو ایک فریضہ بنا کہیں مل گیا۔ جو ایک بڑا شریف آدمی تھا۔ لقیط نے اس سے کہا۔ ہمارے ساتھ غزائیں تو کیوں نہیں چلتا۔ کہا میں اپنا اونٹ ڈھونڈتا پھر تا ہوں۔ کہا نہیں بلکہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہمارا پتا بتا دے۔ اور اونہیں خبر کر دے کہ ہم اون پر چڑھائی کر کے آرہے ہیں۔ میں تجھے اسوقت تک نہ چھوڑونگا۔ کہ تو مجھ سے ہمارا حال کسی سے نہ کہنے کی قسم نہ کہائے۔ اس لئے کرب نے قسم کہا کہ وہ اونکا حال کسی سے نہ کہے گا۔

پھر وہ چلا۔ اور غصہ میں بہ گیا۔ اس لئے جب وہ عامر کے پاس آیا۔ تو اس نے ایک کپڑا لیا۔ اور اوس میں خنظل اور کانٹے اور ریت بھرا۔ اور دو کپڑے پانی اور ایک کپڑا سنج اور دس سیاہ پتھر لئے۔ پھر وہ اس مقام پر آیا جہاں لوگ جانوروں کو پانی پلاتے تھے۔ اور وہاں آکر اونچین پہنیک دیا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔

وہاں اسے معاویہ بن قیس و کیتا تھا۔ وہ احوص بن حنف کے پاس اوسین سب کو اٹھا لایا۔ اور اس سے کہا کہ یہ چیزیں ایک شخص لاکر ڈال گیا ہے۔ اور لوگ وہاں پانی پلا رہے تھے۔ یہ قصہ احوص نے قیس بن زہیر عیسیٰ سے کہا اور پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ قیس نے کہا یہ ایک خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور اوسکی تم پر عنایت ہے یہ کوئی شخص ہے جس سے اس امر کا عہد لے لیا گیا ہے۔ کہ وہ تم سے بات نہ کرے۔ اس لئے وہ اس طرح تمہیں خبر دیتا ہے۔ کہ تمہارے دشمن تمہاری طرف اس کثر سے آتے ہیں کہ جب قدر ریت کے ذرہ کثر سے ہوں اور وہ بڑے صاحب شوکت ہوں۔ اور خنظل سے مراد قوم کے سردار ہیں۔ اور دویمانی کپڑوں سے مراد دویمین کے قبیلہ ہیں۔ کہ ان دشمنوں کے ساتھ ہیں۔ اور سنج کپڑا حاجب بن زرارہ ہے اور پتھروں سے مراد یہ ہے۔ کہ دس روز کے فاصلہ پر ہیں۔ اس عرصہ میں وہ تم تک پہنچیں گے۔ میں نے تمکو یہ سب بتا دیا اب تم کو چاہئے کہ احرار بنو اور لڑائی میں ایسے جم کر لڑو کہ جیسے احرار کرام لڑا کرتے ہیں۔

۱۰۶ قیس کا اڈٹون کو پیلا احوص نے کہا بہت اچھا ہم ایسا ہی کریں گے۔ جیسا تو کہنا اور دشمنوں کا بچاؤ کرنا کہ دشمنوں کو ہماری خبر ہوگی کہتا ہے کیونکہ جب کبھی کوئی سختی و مصیبت آتی ہے۔ تو

اوس سے تو نجات کا مخرج ضرور نکال لیتا ہے۔ قیس نے کہا کہ اگر تم میری بات کو مانتے ہو۔ تو میں تمہیں ایک تدبیر بتاتا ہوں۔ تم اپنے اونٹوں کو شعب جبلہ میں لیجاؤ۔ اور وہاں اونٹنیں پیاسا رکھو۔ اور ان ایام میں اونٹنیں پانی نہ پیاں جب دشمن آئیں تو اس وقت اونٹوں کو انکی طرف چھوڑ دو اور اونٹنیں تلواروں اور نیزدن سے چیدو۔ اس سے وہ حیران پریشان پیاس کے مارے پانی کی طرف نکل کر بھاگیں گے اور دشمن ان سے اپنی حفاظت کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ اور ان کی جماعت تفرق و پراگندہ ہو جائیگی۔ اور اونٹوں کے پیچھے پیچھے تم بھی نکلو۔ اور اس وقت اچھی طرح اپنے دل ٹھنڈے کر لو۔ اور دشمن کو مار لو۔ عامر نے ایسا ہی کیا۔ جیسا قیس نے ان سے کہا تھا۔

اور کرب بن صفوان پہر لوٹ گیا۔ اور لقیطہ سے جا کر ملا۔ اوس نے پوچھا کیا تو نے ہماری خبر لوگوں سے کہ دی اوس نے قسم کھائی کہ میں نے تو کسی بات بھی نہیں کی۔ لقیطہ نے اس لئے اوسے چھوڑ دیا۔ مگر لقیطہ کی بیٹی دختنوس نے اپنے باپ سے کہا مجھے تو اپنے گھر کو بھیج دے۔ اور عبس اور عامر کے ہاتھوں میں مجھے مت ڈال۔ اس شخص نے اونٹنیں ضرور ضرور خبر کر دی ہے لقیطہ نے اسے احمق بنایا۔ اور اوس کے کلام سے آزرده ہوا۔ اور اسے واپس کر دیا۔

۱۶۵ | پیاسے اونٹوں کے دوڑنے سے تیمم کی درستی میں فرق آنا اور عبس و عامر کا اونٹوں کو ایک شکست و دختنوس کا شریعتیہ گھوڑوں کی آواز سے ملک میں شور مچ گیا۔ اونکو اس وقت

پانی کی ضرورت تھی اس واسطے وہ چشمہ کی طرف گئے قیس نے کہا۔ اب موقع بہ
 اسوقت اونٹوں کو نکالو۔ چنانچہ اونہوں نے نکالا۔ اور اونٹ پیاس کے
 مارے باولے کی طرح نکلے۔ اور عبس و عامراون کے پیچھے پیچھے اور پھلوون
 پر چلے۔ اونٹوں نے تیمم اور اون کے ساتھیوں کو پامال کر ڈالا۔ اور انھیں
 متفرق کر دیا۔ وہ گھاٹی میں ٹھہرے ہوئے تھے مگر اونٹوں کی پامالی سے انھیں
 میدان میں نکلنا پڑا۔ اور بے ترتیب ہو گئے۔ اور اپنی جان کو سنبھالنے لگے
 کہ جس سے وہ اپنے اپنے لوا کے پیچھے مجتمع نہ ہو سکے۔ اسی میں عامر نے اون پر
 حملہ کر دیا۔ اور شد سے لڑائی ہوئی۔ تیمم کے بہت آدمی مارے گئے۔ اون کے
 روسا میں سب سے اول عمرو بن الجون مارا گیا۔ اور معاویہ بن الجون اور عمرو بن عمرو
 بن عدس و خنوس کا شوہر قید ہو گیا۔ اور حاجب بن زرارہ بھی گرفتار ہو گیا۔
 اور لقیط بن زرارہ اپنے لوگوں سے الگ جا پڑا اور اپنی قوم کو باواز بند بچار
 اس سے چند آدمی اوس کے پاس آگئے۔ اور رایت لیکر ایک پہاڑی کے
 کنارہ پر چڑھ گیا۔ پہر آکر دشمن پر حملہ کیا۔ اور اون سے لڑ کر پہر اوپر کو لوٹ گیا
 اور چلا چلا کر پکارا کہ میں لقیط ہوں لقیط ہوں اور پہر دشمنوں پر حملہ کیا۔ اور لوگوں کو
 قتل و زخمی کر کے لوٹ گیا۔ اور اب اوس کے پاس لوگ کثرت سے جمع ہو گئے
 اسوقت وہ پہر پہاڑی کے اوپر سے نیچے اترے۔ اور گھوڑے پر سوار ہوا۔ خنترہ
 نے اوس پر حملہ کیا۔ اور ایک نیزہ اوس کے مارا۔ جس سے اوسکی پیٹھ ٹوٹ گئی
 اسی میں قیس نے آکر ایک تلوار کے ضرب سے گر ادیا۔ اور خون میں آلودہ کر دیا
 اسوقت اوس نے اپنی بیٹی وختنوس کو یاد کیا۔ اور کہا۔

يَا لَيْشَعْرِي عَنْكَ دُخْتَنُوسُ اِذَا اتَاَهَا الْحَبْرُ طَرَمُوسُ

اے دختنوس کا شہنشاہ تیرا اور سوقت کا حال جانتا ہے کہ اس کے یعنی دختنوس کے پاس ہوت کی خبر پہنچ گئی

اَتَخْلُقُ الْقُرُونِ اَمَ قَمَلِيسُ لَا اَبْلَ قَمِيسِ اَتَاَهَا عَرُوسُ

معلوم نہیں سوقت چرٹی کٹا دالنگی یا ناز سے اگر تھی پہر کی نہیں نہیں تو اگر تھی ہی پہر کی وہ تو دہن اور نوجوان عروس کا

پھر وہ مر گیا اور قیسم اور غطفان کو کامل شکست ہو گئی۔ پھر انہوں نے حاجب کو پانچ سواونٹ اور عمرو بن عمرو کو دو سواونٹ فدیہ میں دیکر چھڑا لیا اور جو لوگ سلامت رہے وہ اپنے اہل و عیال میں لوٹ گئے۔

دختنوس نے اپنے باپ کے مرنے پر کتنے ہی قصیدے کہے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

عَاثِرُ الْاَغْرِ جَحِيرِ خِنْ دَفِصَهَا وَشَبَابِهَا

اغر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی جس پر وہ شخص سوار تھا جو بنی خندق کے تمام بوڑھوں اور جوانوں میں بہتر تھا۔

وَاَضْرَهَا لِعَدُوِّهَا وَافَصَهَا لِرِوَايَا

اور بنی خندق کے دشمنوں کو اور نہیں سب زیادہ ضرب دینے والا اور اپنے پیس جانے کے وقت میں اور فدیہ دیکر اوکلی گردنوں کی سب سے زیادہ آزار دہن والا

وَقَرَّيْعِهَا وَجَحْيِهَا فِي الْمَطْبَقَاتِ وَنَابِهَا

اور قوم میں بڑا سورا اور مصائب کے وقت جوان مرد اور قوم کا سردار تھا۔

وَسَرَّيْسِهَا عِنْدَ الْمَلُو لِي وَنَزَّيْنِ يَوْمِ خَطَابِهَا

اور بادشاہوں کے نزدیک اپنی قوم کا سربراہ اور جب تم کے خطاب درنصر کے کرنا وقت ہوتا تو اس میں ان دس قوم کی عزت ہوتی تھی

وَأَقَمَّهَا سَبَابًا اِذَا رَجَعَتْ اِلَى اَنْسَابِهَا

اور جب قوم اپنے اپنے انساب کا حال بیان کرتی تو اس وقت ان میں سب کے لہجہ سے اتم داکل تھا

فَرَّ عَمَّا دَا لِّلْعَثِیْرِ اِلَیْہِ رَا فَعَا لِنَصَابِہَا

وہ عشیہ کا مہتر اور سردار تھا اور اس سے خاندان کی شرافت کو وقعت حاصل ہوتی تھی

وَيَعُو لَهَا وَيَحُوْطُهَا وَيَدْبُ عَنْ اَحْسَابِہَا

اور وہ اپنی قوم کی اچھی طرح سرپرستی اور انکی نگرانی کرتا تھا۔ اور انکے احساب کی عنایت کرتا تھا

وَيَطَامُوا طِنَ لِّلْعَدَا وَوَكَانَ لَا يَمِشِي بِہَا

وہ ایسا تھا کہ دشمنوں کے مساکن کو پامال کرتا مگر اپنے قوم کو

فَعَلَ الْمَدِيلَ مِنَ الْاَسْوِ دَلَحْنِہَا وَتَبَاہَا

خارشتی شیرون کا کام سمجھ کر مرنے اور انکی ہلاکت کے واسطے کہیں نہیں لیجا تا تھا۔

كَالْكُوكِبِ الدَّرِّي فِي سِيَاءٍ لَا يَخْفٰہَا

اوس کی پیشانی کو کب درسی اور درخشان کی طرح روشن تھی اور میں کسی طرح وہ چپ نہیں دیکھتا تھا

عَبَتْ الْاِغْرِبُ بِرَوْحِ كُلِّ مَنِيَّةٍ لِّعَتَاہَا

اگر اوسے لیکر منہ کے بل گر پڑا۔ سچ ہے ہر کسی کو موت اپنے نوشتہ تقدیر کے وقت آتی ہے

فَرَّتْ بَنُو اَسَدٍ فِرَا رَا الطَّيْرُ عَنْ اَنْرِبَاہَا

بنی اسد اپنے ارباب اور سرداروں سے ایسے بھاگے جیسے پرندہ اڑ جاتے ہیں۔

وَهُوَ اَنْزَا صَحَابُہُمْ كَالْفَارِ فِي اَذْنَابِہَا

اور ہوازن بھی جو ان کے اصحاب تھے چوہوں کی طرح ان کے عقب میں چلے گئے۔

۱۰۸ | قیس کا بنی خند کے محمد بن اسحاق نے یوم جلدہ کی کیفیت اور طرح بیان کی ہے

کچھ خوراک دینا اور انکا ایسی نہیں بیان کی جیسی ہم نے اوپر لکھی ہے۔ وہ کہتا ہے،
پراپر کی لڑائی کا ہونا کہ قیس کی طرف سے بنی خند کے لئے کچھ خوراک مقرر تھی۔

کہ بنی خندف کے ضغفا اور اراذل اسے کہا کرتے تھے۔ اور ان کے قبیلے
 اسے باری باری سے لیا کرتے تھے۔ یہ حق اون کے قبائل میں منتقل
 ہوتا رہتا تھا۔ ہوتے ہوتے یہ حق تمیم میں منتقل ہو گیا۔ اور اون کے بعد
 بنی عمرو بن تمیم میں چلا آیا۔ یہ لوگ خندف میں بہت ہی تھوڑے تھے۔ اور
 ذلیل تھے۔ قیس نے اونھیں خوراک دینے سے انکار کیا۔ اور دنیا موقوف
 کر دیا۔ اس واسطے تمیم جمع ہوئے اور دو عربوں سے اونہوں نے
 مخالفہ کیا۔ اور قیس کی طرف روانہ ہوئے۔ باقی قصہ اسی طرح ابن اسحاق
 نے بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے۔ اور گوکہ اس نے کسی
 بات میں اختلاف بھی کیا ہے۔ مگر وہ جھوٹی جھوٹی باتیں ہیں اون کے ذکر
 کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

۱۰۹۔ بحرن کے عربوں اسی لڑائی کے دن عامر بن الطفیل صحابی پیدا ہوئے
 میں مجوسیت کا پھیلنا۔ بن بعض علمائے بیان کیا ہے کہ بحرن کے بعض عرب
 اس زمانہ میں مجوسی ہو گئے تھے۔ اور زرارة بن عدس اور اس کے
 دو نو بیٹے حاجب اور لقیط اور اقرع بن حابس وغیرہ مجوسی تھے۔ اور لقیط
 نے اپنی بیٹی دختنوس سے نکاح کر لیا تھا۔ اور اسی مجوسیت کے سبب سے
 اس کا یہ فارسی نام رکھا تھا۔ اور جب وہ مارا گیا ہے تو اس وقت یہ
 دختنوس اس کے نکاح میں تھی۔ اس واسطے اس نے کہا ہی یالیت
 شعی عنک، دختنوس الابیات مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے
 کہ وہ اسکی عورت نہ تھی بلکہ اسکا شوہر عمر و تھا۔ واللہ اعلم

یوم ذات نکیف

۱۱۰ قریش اور بنی بکر کی بنی بکر بن عبد مناة بن کنانہ قریش سے لبض و عداوت تھے لڑائی حرم کی ولایت کے لئے تھے کیونکہ قصی نے انہیں اور خزاعہ کو مکہ سے نکال دیا تھا اور بنی بکر کی شکست۔ اور اسے قریش میں تقسیم کر دیا تھا۔ اور اس کے چار حصہ کئے اور اوسین گھر بنو اسے تھے۔ پھر جب عبد المطلب کا زمانہ آیا تو بنی بکر نے چاہا کہ قریش کو حرم سے نکال دیں۔ اور ان سے لڑ کر ان پر قابض ہو جائیں۔ اور اسی واسطے بنی بکر نے بنی الہون بن نزمیمہ کے اونٹ زبردستی چھین لئے اور انھیں ہنگال لے گئے تھے۔

پھر انہوں نے ادھر تو اپنے آدمی جمع کئے۔ اور ادھر قریش نے اپنے لوگوں کو فراہم کیا اور لڑائی کے لئے مستعد ہو گئے۔ اور عبد المطلب نے قریش اور احابش سے حلف کیا۔ بنی حارث بن عبد مناة اور بنی الہون بن خزیمہ بن مدرکہ اور بنی المصطلق جو خزاعہ والوں سے ہیں احابش کہلاتے ہیں۔ پھر قریش بنی بکر اور ان کے ساتھیوں کے مقابلہ کو گئے۔ ان کے سردار عبد المطلب تھے۔ ذات نکیف مقام میں رجو یلم کے پاس ہے۔ لڑائی ہوئی بنی بکر شکست کھا کر بھاگ گئے۔ اور بہت مارے گئے۔ اس کے بعد قریش نے وہ پھر کبھی نہیں لڑے ابن شعلہ الغہری نے اس باب میں کہا ہے۔

فَلِلَّهِ عِنا مِنْ اَيِّ مِرْ عَصَابَةٍ عَوْتُ عَمِّي يَوْمَ ذَاتِ نَكِيفٍ

اللہ! کہیں کسی شخص کی ایسی دوا کہیں بھی ہیں جس نے کوئی ایسی عوایت و ضلالت میں پڑے ہوے رک دیتے ہوں جیسے بکر ذات نکیف کی لڑائی میں پڑے تھے۔

اَنَا خَوَالِي ابْنَانَا وَنَسَائِنَا | فَكَانُوا النَّاضِيفَاءُ بِشَرِّ مُضَيِّفٍ

وہ ہمارے اپنا اور عورتوں کے پاس گئی۔ اور اپنی جانور بٹھائے۔ اور ہمارے ہاں بڑے گریہ ہی شریفوں کا ہاں ہو

۱۱۱ قارہ اور قارہ گئی | اس روز عبد بن السراج القاری نے جو قارہ میں سے تھا

قتادہ بن قیس کو جو بلع بن قیس کا بھائی تھا مار ڈالا۔ اور بلع کا نام مساحق تھا۔

کہتے ہیں اسی روز یہ مثل کہی گئی قَدْ أَنْصَفَ الْقَّاسِرَةُ مَنْ سَامَاهَا

(قارہ کے ساتھ اس شخص نے انصاف کیا۔ جس نے اون کے ساتھ تیر انداز ہوئی)

کی۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص قارہ میں سے اور ایک شخص نبی اسد سے اسپین

لڑنے کو کھڑے ہوئے۔ قاری نے اسدی سے کہا کہ چاہے تو مجھ سے

کشتی کر لے۔ اور چاہے تو مجھ سے مسابقت اور مرامۃ کر لے۔ اسدی نے

کہا میں مرامۃ یعنی تیر اندازی کرتا ہوں۔ قاری نہایت عمدہ تیر انداز ہوتے

تھے اس لئے قاری نے خوش ہو کر اس سے یہ الفاظ کہے۔ اور ہر ایک

تیر اپنے ترکش سے نکالا اور ایسا تاک کر مارا کہ جگر کے دار پار کر دیا، اور

قارہ ہون بن خزیمہ کی اولاد کو کہتے ہیں۔ اور وہ عضل بن الدیش کی اولاد

میں ہے (مگر صاحب تاج العروس نے لکھا ہے کہ قارہ عضل اور دیش کے

اولاد میں ہیں جو دونو ہون بن خزیمہ کے بیٹے ہیں۔ قارہ (عظیم الشان ٹیلہ)

ان کا نام ان کے اجتماع اور التفاف کے سبب سے ہوا ہے۔ ابن الشناخ چاہتا

تھا کہ انہیں بنی کمانہ اور قریش میں متفرق کرے۔ مگر یہ سب ایک ہی جگہ

مجموع رہے۔ اور اسی وجہ سے) اون میں کا ایک شخص کہتا ہے۔

دُعُونَا قَارَةً لَا تُفْرِوْنَا | فَتَجِفُّ مِثْلَ أَجْفَالِ الظِّلِّ

فَيْضٌ مِثْلُ أَجْمَالِ الظَّالِمِ

دُعُونَا قَارَةً لَا تُفْزِؤُنَا

ہمیں قارہ دینے عظیم الشان ٹیلہ کی طرح تھوڑا سا رشتہ دو۔ اور ہم پر زبردستی
مت کرو۔ کہ جس سے ہم شتر مرغوں کی طرح اپنی جگہ بھیڑ کر بھاگتے جاؤ گے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسی بے تک سبب سے انہیں قارہ کہنے لگے ہیں
پہلے ایام جاہلیت میں انہیں رماۃ السحق دے آئندہ کی تیلیوں میں
تیر مارنے والے کہتے تھے۔

بائے

